بسم اللہ الرحمن الرحیم

بفیضان نظر

قطب دوراں غوثِ زماں حضرت فقیہہِ اعظم خواجہ محمد نور اللہ نعیمی قادری اشرفی

قدس سرہ العزیز

نمازِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

از

مناظر اسلام

حضرت علامہ مولانا غلام مصطفٰے نوری صاحب

خطیب و مہتمم جامعہ شرقیہ رضویہ بیرون غلہ منڈی ساہیوال

ناشر: مکتبہ نوریہ جامعہ شرقیہ رضویہ بیرون غلہ منڈی ساہیوال فون 223587

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰه

سنتِ مصطفےٰ ﷺ کی روشنی میں نماز کے عنوان پر لکھی گئی منفرد کتاب

نمازِ نبوی ﷺ

از

مناظرِ اسلام حضرت علامہ مولانا

غلام مصطفےٰ نوری صاحب

خطیب و مہتمم جامعہ شرقیہ رضویہ بیرون غلہ منڈی ساہیوال

ناشر مکتبہ نوریہ جامعہ شرقیہ رضویہ بیرون غلہ منڈی ساہیوال فون. 223587

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولای صل و سلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

نام کتاب ---------- نماز نبوی ﷺ

تالیف ---------- مناظر اسلام غلام مصطفیٰ نوری صاحب

پروف ریڈنگ ---------- علامہ پروفیسر محمد انوار حنفی صاحب

کمپوزنگ ---------- محمد ندیم طیب انچارج کمپوٹر لیب جامعہ فریدیہ

ضخامت ---------- 353 صفحات

تاریخ ---------- نومبر 2002ء

باراول ---------- 2002ء تعداد ایک ہزار

باردوم ---------- 2003ء تعداد ایک ہزار

ہدیہ ---------- [redacted]وپے

ناشر ---------- مکتبہ نوریہ Mob: 0320-5594481

بااہتمام عبدالسمیع قادری رضوی۔ جامعہ شرقیہ رضویہ بیرون غلہ منڈی ساہیوال 223587

﴿معاونین﴾

جناب محمد فاروق الیکٹریشن — جناب محترم عبدالمجید صاحب آف کویت

جناب محترم محمد اسلم گھی والے — جناب محترم پروفیسر محمد شہباز صاحب گورنمنٹ کالج ساہیوال

چوہدری محمد رفیق بروکر صاحب — جناب محترم محمد یاسین چوہان صاحب

باؤ محمد صادق مرحوم محترم غلام مصطفیٰ آف اوکاڑہ — جناب ملک محمد ندیم صاحب۔ جناب محمد رمضان صاحب

جناب محترم محمد عمر ناگوری صاحب — عبدالجبار اینڈ سنز حرم گیٹ ملتان فون نمبر 547972

ملنے کے پتے

- ☆ دارالعلوم قادریہ نعیمیہ محلہ پیر اسلام حویلی لکھا فون 74917
- ☆ جامعہ شرقیہ رضویہ بیرون غلہ منڈی ساہیوال فون 223587
- ☆ مکتبہ نظامیہ جامعہ فریدیہ ساہیوال فون 66685
- ☆ مکتبہ مصباح القرآن مسعود ٹاؤن عارف روڈ ساہیوال فون 223515
- ☆ مکتبہ فریدیہ ہائی سٹریٹ ساہیوال
- ☆ مکتبہ امام احمد رضا جنوبی گیٹ غلہ منڈی ساہیوال
- ☆ مکتبہ نعیمیہ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ مؤلف

دین اسلام کے جملہ اراکین میں سے توحید و رسالت کی گواہی کے بعد جو شرف و مقام نماز کو حاصل ہے قرآن و حدیث اِس پر شاہد و ناطق ہیں۔ نماز، اللہ وحدہ لاشریک کی بارگاہِ مقدس کی بہترین حاضری ہے۔ قرب خداوندتعالیٰ کے حصول کا عظیم وسیلہ ہے۔ اور یقیناً نجات اخروی کی ضامن ہے، نماز، ایمان کی علامت ہے۔ اور مومن کی معراج ہے۔ قرآن و حدیث میں بار بار نماز کی ادائیگی کا حکم کیا گیا ہے۔ اور نماز ہر مسلمان مرد و عورت عاقل و بالغ پر فرض ہے۔ اور اِس کا عمداً ترک گناہ کبیرہ ہے۔ نماز کی ادائیگی کے لئے ضروری ہے۔ کہ نماز کے مسائل ضروریہ سے آگاہی ہو۔ یہ جو بندۂ ناچیز نے نا تمام سی کوشش کی ہے اِس کتاب نماز نبوی (ﷺ) میں آپ کو اِسی موضوع پر مسائل مع الدلائل ملیں گے۔ اگرچہ مجھے اپنی کم علمی کا اعتراف ہے لیکن میں نے کوشش کی ہے کہ مسائل ضروریہ مع اَدِلّہ بیان کروں۔

پھر بھی اگر کوئی کمی یا غلطی آپ اِس میں محسوس فرمائیں تو اُمید ہے کہ آپ میری کم علمی کی وجہ سے درگزر فرمائیں گے۔ اگر اس میں کوئی اچھی بات ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہے اگر کوئی غلطی ہے تو وہ میری طرف سے ہے۔ اور اس میں خاص روحانی توجہات اور فیضان کرم میرے مرشد و مربی منبع فیوض و برکات، فخر المشائخ زبد الاصفیا، نائب غوث الوریٰ حضرت خواجہ ابوالحقائق محمد رمضان محقق نوری قادری علیہ الرحمہ کی ہیں۔ جن کے روحانی فیض و کرم کی وجہ سے بندۂ ناچیز کو یہ سعادت نصیب ہوئی ہے اور میں ان جملہ احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اِس کی طباعت و اشاعت میں آخری مرحلہ تک میرے ساتھ مالی تعاون کیا، جو کہ اِس کتاب کی اشاعت کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ اِن تمام احباب کو اپنے خصوصی کرم سے مستفیض کرے۔ آمین۔ وصلی اللہ علی خیر خلقه سیّدنا محمد وآله واصحابه و بارک وسلم۔

احقر العباد: غلام مصطفیٰ نوری، قادری

marfat.com

فہرست

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
26	شرف انتساب	1
27	تقریظات	2
39	فرضیت نماز قرآن سے	3
40	فرضیت نماز حدیث سے	4
42	تارک نماز کیلئے وعید	5
44	بے نماز قیامت کے دن قارون کا ساتھی ہوگا	6
44	نمازیوں کیلئے بخشش کی نوید	7
45	نماز پڑھنے والوں کیلئے گناہوں کی معافی کی بشارت	8
45	نماز اعمال میں سے محبوب ترین ہے	9
46	نماز دین کا ستون ہے	10
46	روز محشر سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا	11
46	دس برس کے بچے کو مار کر نماز پڑھاؤ	12
47	اعضاء سجود کو آگ نہیں جلائی گی	13
47	نماز جنت کی کنجی ہے	14
47	نماز ایمان کی علامت ہے	15
47	نمازی کا ہر قدم پر گناہ معاف ہوتا ہے	16
48	نمازی اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے	17
48	نماز جہنم سے نجات دیتی ہے	18
48	تارک نماز کا دوزخ کے دروازہ پر نام لکھ دیا جاتا ہے	19
50	**طھارت کا بیان**	20

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
21	قضائے حاجت واستنجا کے آداب	51
22	بیت الخلاء میں جانے کی دعا	53
23	بیت الخلاء سے فارغ ہونے کی دعا	53
24	**وضو کا بیان**	53
25	فرائض وضو چار ہیں	54
26	سنن وضو	55
27	گردن کا مسح مستحب ہے	56
28	وضو کا طریقہ	57
29	کامل وضو کی برکات	57
30	وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا	58
31	تحیۃ الوضوء	58
32	نواقض وضو	58
33	موزوں پر مسح کرنا	60
34	مدت مسح	60
35	مسح کا طریقہ	61
36	**تیمم کا بیان**	61
37	تیمّم کا طریقہ	62
38	تیمّم کے دو فرائض ہیں	62
39	تیمّم کب جائز ہے	64
40	نماز جنازہ فوت ہوجانے کے ڈر سے تیمّم کرنا	65

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
41	تیمّم نماز کے آخر وقت میں کرے	65
42	کس چیز سے تیمّم جائز ہے	66
43	**غسل کا بیان**	66
44	غسل فرض کی قسمیں	66
45	احتلام سے مرد وعورت پر غسل واجب ہو جاتا ہے	69
46	مذی، ودی، منی کی تعریف اور حکم	70
47	جنبی کیلئے ناجائز کام	70
48	جنبی کیلئے جائز کام	72
49	غسل حیض	73
50	حیض کی مدت	73
51	حائضہ کیلئے ناجائز کام	74
52	حائضہ کیلئے جائز کام	75
53	مستحاضہ کی تعریف اور اس کا حکم	75
54	غسل نفاس	76
55	غسل فرض کے فرائض	77
56	غسل کی سنتیں اور اس کا طریقہ	78
57	عورتوں کا مینڈھیاں کھولنا ضروری نہیں	79
58	جو غسل مسنون ہیں	79
59	**اوقات نماز**	80
60	نماز فجر کا وقت	80

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
61	نماز فجر کا مستحب وقت	81
62	وقت ظہر	83
63	نماز ظہر کی ابتداء وانتہاء	84
64	نماز عصر کا وقت	84
65	نماز عصر کا مستحب وقت	84
66	نماز مغرب کا وقت	88
67	مغرب کا مستحب وقت	89
68	نماز عشاء کا وقت	89
69	وتر کا مستحب وقت	90
70	اوقات مکروہہ	90
71	**اذان کا بیان**	92
72	مؤذن کی فضیلت	92
73	اذان کے الفاظ	93
74	اذان میں ترجیع نہیں ہے	94
75	اقامت کے کلمات دو، دو بار کہے جائیں	95
76	فجر کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم	97
77	اذان کا جواب اور اس کی فضیلت	97
78	اذان کے بعد کی دعا اور اس کی فضیلت	98
79	آپ ﷺ کا نام سنکر انگوٹھے چومنا اور درود وسلام پڑھنا	98
80	محدث مکہ حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں	99

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
81	علامہ عبدالحی لکھنوی کا فتویٰ کہ یہ عمل مستحب ہے	103
82	علامہ ابن عابدین شامی سے	105
83	روح البیان سے	105
84	دیوبندی اشرف علی تھانوی سے	106
85	**اذان سے قبل اور بعد درود وسلام**	107
86	اہل ایمان کو درود وسلام کا حکم	107
87	اذان سے قبل حضرت بلال کا طریقہ	108
88	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا قبل الاذان شعر پڑھنا	109
89	اذان کے بعد درود شریف پڑھنا اور دعا مانگنا	110
90	فرض نمازوں کی تعداد رکعات	110
91	سنت موکدہ	111
92	سنت غیر موکدہ	111
93	مغرب کی جماعت سے پہلے نفل کے متعلق	112
94	سعید بن مسیب کا فرمان	114
95	ابراہیم نخعی کا فتوی	116
96	سعید بن مسیب کا فرمان	120
97	ان دو رکعتوں سے منع کر دیا	120
98	ایک حدیث مرفوع	121
99	ایک اور حدیث مرفوع	122
100	ایک اور حدیث مرفوع	124

marfat.com

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
127	**جماعت کے احکام**	101
128	جماعت کی کم سے کم تعداد	102
128	صفوں کی درستگی	103
129	امام کی ذمہ داری	104
129	مقتدی کی ذمہ داری	105
131	جماعت ہو رہی ہو تو آنے والا کیا کرے	106
131	فجر کی سنت کا حکم	107
131	صحابہ کرام کا طرز عمل	108
132	فجر کی سنتیں طلوع آفتاب کے بعد	109
133	مریض کی نماز	110
134	مسافر کی نماز	111
135	**نماز پڑھنے کا طریقہ**	112
138	نماز کی بیرونی شرطیں	113
139	ستر ڈھانپنا	114
139	مرد کا ستر فرض	115
140	ستر مسنون	116
140	عورت کا ستر	117
141	کپڑے پاک ہوں	118
142	جسم کا پاک ہونا	119
143	جگہ کا پاک ہونا	120

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
121	قبلہ رخ ہونا	143
122	نماز کا وقت ہونا	143
123	نیت کرنا	144
124	نماز کی اندرونی شرطیں	144
125	تکبیر تحریمہ	145
126	قیام کرنا	145
127	قرأت کرنا	146
128	رکوع کرنا	146
129	سجدہ کرنا	147
130	آخری قعدہ	147
131	قعدہ کی صورت	147
132	نماز کے واجبات	148
133	سجدۂ سہو کا بیان	149
134	**سجدہ سہو کا طریقہ**	149
135	نماز کی سنتیں	150
136	مستحبات نماز	151
137	مکروہات نماز	152
138	نماز کے مفسدات	153
139	**نماز وتر کا بیان**	154
140	نماز وتر کی فضیلت	154

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
141	وتر واجب ہیں	155
142	وتر کی قضاء لازم ہے	157
143	وتر تین رکعت ہیں	158
144	نماز وتر میں دعاء قنوت	161
145	نماز وتر میں رفع یدین	162
146	دعاء قنوت کے الفاظ	162
147	**فاتحہ خلف الامام**	163
148	قرأت قرآن کے وقت خاموشی کا حکم ہے	163
149	آیت کی تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے	164
150	اس کی تفسیر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے	164
151	تابعی حضرت عبید بن عمیر اور عطاء بن ابی رباح سے	165
152	حضرت امام مجاہد سے	166
153	حضرت امام مجاہد سے ایک اور روایت	166
154	سعید بن جبیر، ضحاک، ابراہیم	166
155	نخعی، قتادہ، شعبی	166
156	سدی وغیرہ سے	166
157	امام حسن بصری سے	167
158	امام زہری فرماتے ہیں	167
159	امام احمد بن حنبل سے	168
160	جناب ابو العالیہ سے	168

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
161	جناب عبداللہ بن عمر سے	168
162	تفسیر مدارک سے	169
163	مرفوع حدیث	171
164	ایک اور مرفوع حدیث	172
165	محمد بن یونس ثقہ راوی ہیں	173
166	ایک اور مرفوع حدیث	173
167	حجاج بن ارطاۃ ثقہ راوی ہیں	174
168	ایک اور مرفوع حدیث	175
169	امام بیہقی کا ایک اعتراض اور اس کا جواب	176
170	ایک اور مرفوع حدیث	178
171	راویوں کی توثیق	180
172	ایک اور مرفوع حدیث	181
173	ایک اور مرفوع حدیث	183
174	ایک اور مرفوع حدیث	185
175	راویوں کی توثیق	185
176	ایک اور سند سے	186
177	راویوں کی توثیق	186
178	ایک اور سند سے	187
179	راویوں کی توثیق	187
180	ایک اور مرفوع حدیث	188

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
181	ایک اور مرفوع حدیث	189
182	ایک اور مرفوع حدیث	190
183	**آثار صحابہ کرام** رضوان اللہ علیہم اجمعین	191
184	حضرت جابر بن عبداللہ صحابی کا فتویٰ	191
185	حضرت جابر کی دوسری حدیث	192
186	حضرت جابر کی تیسری حدیث	192
187	صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ	193
188	حضرت عبداللہ بن عمر کا دوسرا فتوی	194
189	حضرت ابن عمر کا اپنا عمل	194
190	حضرت زید بن ثابت کا فتویٰ	194
191	حضرت زید بن ثابت کا دوسرا فتوی	195
192	حضرت زید بن ثابت کا تیسرا فتوی	195
193	حضرت عبداللہ بن مسعود کا فرمان	196
194	حضرت ابو درداء کا فرمان	196
195	حضرت ابن عباس کا فرمان	197
196	حضرت عبداللہ بن عمر حضرت زید حضرت جابر کا فتوی	197
197	رکوع پالینے والے کی رکعت مکمل ہے	198
198	رکوع پالینے والے کی رکعت مکمل ہے	198
199	ابن مسعود کا فرمان	200
200	ایک مرفوع حدیث	200

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
201	آمین آہستہ کہنا	202
202	ایک مرفوع حدیث	203
203	ایک اور مرفوع حدیث	203
204	ایک اور مرفوع حدیث	203
205	ایک اور مرفوع حدیث	204
206	ایک اور مرفوع حدیث	204
207	عمل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین	205
208	حضرت عمر فاروق اعظم کا فرمان	205
209	آپ کا دوسرا فرمان	205
210	آپ کا تیسرا فرمان	206
211	ایک اور حدیث	206
212	حضرت ابن مسعود کا فرمان	207
213	ابراہیم نخعی کا فرمان	207
214	ابراہیم نخعی کا دوسرا فرمان	208
215	امام شافعی کا فرمان	208
216	سفیان ثوری کا فرمان	209
217	حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت	209
218	امام مالک کا فرمان	210
219	غیر مقلدین سے ایک سوال	211
220	نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا	213

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
221	حدیث علی المرتضی	213
222	امام احمد بن حنبل کا اپنے مسند کے بارے میں حکم	214
223	غیر مقلدین کا محدث علامہ قاضی شوکانی کیا کہتے ہیں	214
224	حدیث وائل بن حجر مرفوعا	215
225	ایک اور حدیث	218
226	ابو مجلز تابعی کا فرمان	218
227	حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ کا فرمان	219
228	حضرت علی المرتضی کا فرمان	219
229	حدیث علی، مسند زید کے حوالہ سے	220
230	**ترک رفع یدین**	222
231	امام ترمذی کا فرمان	222
232	امام مالک کا فرمان	223
233	امام نووی کی گواہی امام عبدالرحمٰن بن قاسم کی گواہی	223
234	ابن رشد مالکی کی گواہی	230
235	سفیان ثوری اور وکیع بھی ترک رفع یدین کے قائل	224
236	ابراہیم نخعی کا فرمان	224
237	امام شعبی سے ترک رفع یدین	224
238	حضرت علی اور حضرت ابن مسعود کے شاگرد سے	224
239	امام خیثمہ سے ترک رفع یدین	224
240	حضرت قیس سے ترک رفع یدین	224

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
241	ابن ابی لیلی سے ترک رفع یدین	225
242	جناب اسود اور علقمہ سے ترک رفع یدین	225
243	ابوبکر بن عیاش کی گواہی	225
244	ابن عمر سے ترک رفع یدین	225
245	جناب ابوبکر صدیقؓ سے ترک رفع یدین	225
246	جناب عمر فاروق سے ترک رفع یدین	225
247	حضرت علی المرتضی سے ترک رفع یدین	225
248	حضرت ابن مسعود سے ترک رفع یدین	226
249	نواب صدیق حسن غیر مقلد کی گواہی	226
250	**رفع یدین کی ممانعت**	228
251	مرفوع حدیث	228
252	دوسری سند سے	229
253	تیسری سند سے	230
254	چوتھی سند سے	230
255	پانچویں سند سے	231
256	چھٹی سند سے	232
257	ساتویں سند سے	232
258	ان احادیث پر تبصرہ	235
259	اعتراض نمبرا	234
260	اور اس کا جواب نمبرا	235

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
261	جواب نمبر۲	235
262	ایک اور اعتراض	241
263	اور اس کا جواب	241
264	ترک رفع یدین ایک اور حدیث مرفوع سے	242
265	ایک اور مرفوع حدیث	244
266	ایک اور مرفوع حدیث	245
267	ایک اور مرفوع حدیث	246
268	ایک اور سند سے	247
269	ایک اور سند سے	250
270	ایک اور حدیث مرفوع	252
271	ایک موقوف حدیث	253
272	ایک اور مرفوع حدیث	255
273	ایک اور مرفوع حدیث	256
274	ایک اور مرفوع حدیث	257
275	حضرت عمر فاروق اعظم کی موقوف حدیث	258
276	حدیث کی تصحیح	261
277	ایک اور سند سے	263
278	ابن ترکمانی کا ترجمہ	263
279	ابن عمر سے ترک رفع یدین	264
280	سند صحیح کیساتھ	265

marfat.com

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
265	ایک اور سند کیساتھ	281
267	ایک اور سند کے ساتھ	282
270	ترک رفع یدین حضرت علی سے	283
271	ایک اور سند سے	284
272	ترک رفع یدین جناب قیس سے	285
272	اصحاب علی اور اصحاب ابن مسعود سے ترک رفع یدین	286
273	ترک رفع ابن عباس سے مرفوع	287
274	حدیث سند جید کے ساتھ	288
275	ترک رفع یدین ابن مسعود سے	289
276	ترک رفع امام شعبی سے	290
277	ترک رفع یدین ابوبکر بن عیاش سے	291
277	ترک رفع یدین ابرہیم نخعی سے	292
278	ایک اور سند سے	293
278	ایک اور سند سے	294
279	حضرت عباد کی مرسل حدیث	295
279	اس مسئلہ پر غیر مقلدین سے ایک سوال	296
280	نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا	297
281	ذکر کی دو قسمیں ہیں	298
281	آیت نمبر ۱	299
282	آیت نمبر ۲	300

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
301	آیت نمبر ۳	283
302	ایک اور مرفوع حدیث	284
303	ایک اور مرفوع حدیث	285
304	ایک اور مرفوع حدیث	285
305	ایک اور مرفوع حدیث	286
306	ایک اور مرفوع حدیث	286
307	ایک اور مرفوع حدیث	287
308	ایک اور مرفوع حدیث	288
309	ایک اور مرفوع حدیث	288
310	ایک اور مرفوع حدیث	288
311	ایک اور مرفوع حدیث	289
312	ایک اور مرفوع حدیث	289
313	نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا	290
314	آیت نمبر ۱	290
315	آیت نمبر ۲	291
316	آیت نمبر ۳	291
317	ایک اور مرفوع حدیث	292
318	ایک اور مرفوع حدیث	292
319	ایک اور مرفوع حدیث	292
320	ایک اور مرفوع حدیث	293

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
321	ایک اور مرفوع حدیث	293
322	ایک اور مرفوع حدیث	293
323	ایک اور مرفوع حدیث	293
324	ایک اور مرفوع حدیث	294
325	ایک اور مرفوع حدیث	294
326	ایک اور مرفوع حدیث	294
327	ایک اور مرفوع حدیث	294
328	دعا مانگنے کا طریقہ	295
329	فرض نماز کے بعد دعا مانگنا	295
330	ایک اور مرفوع حدیث	295
331	فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا	295
332	ایک اور مرفوع حدیث	295
333	ایک اور مرفوع حدیث	296
334	امام کا منہ پھیر کر بیٹھنا	297
335	عورت اور مرد کی نماز میں فرق	298
336	ایک اور مرفوع حدیث	298
337	ایک اور مرفوع حدیث	299
338	فرمان مولیٰ علیؓ	299
339	حضرت عطاء کا فرمان	299
340	حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کا عمل	300

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
341	حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ کا فرمان	300
342	**نماز جمعہ کا بیان**	300
343	نماز جمعہ کے آداب	301
344	ایک اور مرفوع حدیث	301
345	جمعہ کی دو آذانیں	302
346	ایک اور مرفوع حدیث	302
347	نماز جمعہ کا وقت	303
348	دیہات میں جمعہ نہیں	303
349	جمعہ کی سنتیں	303
350	جمعہ کے دو خطبے	304
351	خطبہ کی اذان ممبر کے سامنے دی جائے	304
352	خطبہ عربی میں ہونا چاہیے	305
353	خطبہ مختصر ہونا چاہیے	305
354	خطبہ کے وقت نہ نماز جائز ہے نہ گفتگو	305
355	ایک اور مرفوع حدیث	306
356	ایک اور مرفوع حدیث	306
357	**نماز عیدین کا بیان**	306
358	عیدین کی زائد تکبیریں چھ ہیں	307
359	ایک اور مرفوع حدیث	307
360	ایک اور مرفوع حدیث	307

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
361	ایک اور مرفوع حدیث	308
362	عیدین سے متعلق ضروری احکام	308
363	**نماز تراویح کا بیان**	310
364	ایک حدیث	310
365	ایک اور حدیث	310
366	ایک اور حدیث	310
367	ایک اور حدیث	310
368	ایک اور حدیث	310
369	تراویح کی جماعت	311
370	تراویح بیس رکعت	311
371	ایک اور حدیث	312
372	ایک اور حدیث	312
373	ایک اور حدیث	313
374	ایک اور حدیث	313
375	ایک اور حدیث	313
376	ایک اور حدیث	314
377	ایک اور حدیث	314
378	ایک اور حدیث	314
379	ایک اور حدیث	314
380	ایک اور حدیث	315

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
381	ایک اور روایت	315
382	ایک اور روایت	315
383	ایک اور روایت	315
384	ایک اور روایت	315
385	ایک اور روایت	316
386	ایک اور روایت	316
387	ایک اور روایت	316
388	امام ترمذی کا فرمان	316
389	ابن عبدالبر کا فرمان	316
390	ابن رشد مالکی کا فرمان	316
391	ابن حجر عسقلانی کا فرمان	317
392	امام احمد بن حنبل سے	317
393	امام قسطلانی سے	317
394	امام نووی سے	317
395	الحاصل	317
396	**نماز جنازہ کا بیان**	318
397	نماز جنازہ کا طریقہ	318
398	نماز جنازہ کی دعائیں	318
399	نابالغ کی دعا	319
400	نماز جنازہ میں قرات نہیں ہے	319

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
401	ایک مرفوع حدیث	319
402	ایک موقوف حدیث	320
403	ایک اور موقوف حدیث	320
404	حضرت سالم تابعی کا قول	321
405	حضرت عطا تابعی کا فتویٰ	321
406	حضرت طاؤس تابعی کا فتویٰ	322
407	جناب مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کا عمل	322
408	امام شعبی اور امام نخعی علیہما الرحمہ کا فتویٰ	322
409	حضرت امام ابن سیرین علیہ الرحمہ کا فتویٰ	322
410	نماز جنازہ کی تکبیرات چار ہیں	323
411	ایک اور مرفوع حدیث	323
412	ایک اور مرفوع حدیث	323
413	ایک اور مرفوع حدیث	323
414	چار تکبیروں پر اجماع	324
415	امام میت کے سینہ کے برابر کھڑا ہو	325
416	نماز جنازہ میں رفع یدین پہلی بار کرنا چاہیے پھر نہیں	325
417	جنازہ اٹھانے کا طریقہ اور اس کی فضیلت	325
418	بعد نماز جنازہ دعا مانگنا	326
419	پہلی آیت اور اسکی تفسیر	327
420	دوسری آیت اور اسکی تشریح	329

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
421	تیسری آیت اور اسکی تشریح	331
422	چوتھی آیت اور اس کی تشریح	332
423	پانچویں آیت اور اسکی مختصر تشریح	332
424	چھٹی آیت اور اس کی تشریح	333
425	احادیث وآثار	334
426	حدیث نمبر ۱ مع تشریح	334
427	حدیث نمبر ۲	335
428	حدیث نمبر ۳	335
429	حدیث نمبر ۴	336
430	حدیث نمبر ۵	337
431	حدیث نمبر ۶	337
432	حدیث نمبر ۷	338
433	حدیث نمبر ۸	339
434	حدیث نمبر ۹	339
435	نماز تہجد کا بیان	340
436	نماز تہجد کا وقت	340
437	نمازِ چاشت	341
438	ایک حدیث	341
439	دوسری حدیث	341
440	صلوۃ الاوابین کا بیان	342

marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
441	تحیۃ الوضو کا بیان	342
442	تحیۃ المسجد کا بیان	342
443	صلوۃ التسبیح	342
444	نماز استخارہ	343
445	نماز کسوف وخسوف	344
446	آندھی مصیبت یا رنج کے وقت نماز پڑھنا	345
447	نماز استسقاء	345
448	نماز حاجت کا بیان	346
449	ایک اور نماز حاجت کا بیان	347
450	ایک اور نماز حاجت کا بیان	348
451	ماخذ ومراجع	350

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرف انتساب

بندۂ ناچیز اپنی اس سعی ناتمام کو نبی کریم رؤف الرحیم جان کائنات، اصل کائنات، سید الرسل، دانائے سبل حضور پر نور، شافع یوم النشور، رحمۃ للعالمین جناب حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ نامی اسم گرامی سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

جن کی نگاہ کرم کے طفیل ہمیں ایمان وایقان اوراسلام نصیب ہوا

گر قبول افتد زہے عز وشرف

حضور ﷺ کا ادنیٰ ساغلام

غلام مصطفےٰ نوری قادری اشرفی عفی عنہ

marfat.com

تقریظ

محقق العصر استاذ العلماء علامہ مولانا

مفتی **محمد خان قادری** مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ابدع الافلاک والارضین والصلوۃ والسلام علی من کان نبیا و آدم بین الماء والطین و علیٰ آلہ و صحبہ اجمعین

اللہ تعالیٰ نے شب معراج لامکاں پر بلا کر اپنے حبیب ﷺ کو امت کیلئے جو تحائف عطا فرمائے ان میں نماز نہایت اہم ہے۔ حضور سرور عالم نے اس کے مقام کو آشکار کرتے ہوئے فرمایا: الصلوۃ معراج المؤمنین (نماز مومن کی معراج ہے) یہ اہم عبادت ہے اس قدر اس کے بارے میں معلومات کا حصول ضروری ہے کیونکہ نمازی جب آداب و مسائل سے آگاہ ہوگا تو وہ اسے احسن انداز میں ادا کر سکے گا اور اگر آدمی اس کے شرائط وغیرہ کا علم نہیں رکھتا تو پھر نماز سے کما حقہ' وہ مستفید نہیں ہو سکتا۔ امت مسلمہ کی رہنمائی کیلئے ہر دور کے اہل علم نے نماز پر خوب لکھا ہمارے دور میں اردو زبان میں بہت کم تحریر ہے اگر کسی نے لکھا ہے تو وہ علمی و تحقیقی نہیں ہے۔ خصوصاً جن مسائل پر غیر مقلدین کے اختلاف ہیں ان پر اردو میں کام نہ ہونے کے برابر ہے لہذا ضرورت تھی کوئی صاحب مطالعہ اس پر توجہ دیں۔ بحمد اللہ اسی کمی کے ازالہ کی علامہ غلام مصطفےٰ نوری صاحب نے کوشش کی۔ میں نے چیدہ چیدہ مقامات دیکھے ہیں ماشاءاللہ خوب محنت ہے۔ مثلاً فاتحہ خلف الامام، رفع یدین، آمین بالجہر اور دعا بعد از نماز جنازہ پر بڑی تسلی بخش گفتگو کی ہے خصوصاً احادیث مبارکہ سے استدلال

marfat.com

اور ان پر وارد کردہ اعتراضات کے جوابات جو موصوف نے دیئے ہیں ۔ ان کے مطالعہ پر شاہد و عادل ہیں۔

ہمیں چاہیئے ہم اسے دل و جان سے پڑھیں اور اس میں بیان کردہ احکام کے مطابق نماز ادا کریں تا کہ ہم زیادہ سے زیادہ قرب الٰہی پا سکیں ۔ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ مولانا غلام مصطفٰے نوری صاحب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ مقدسہ میں قبولیت کا شرف عطا فرما کر اسے قبولیت عامہ نصیب فرمائے ۔ اور ہم سب کو اپنی بارگاہ اقدس کے آداب جاننے اور ان کے مطابق حاضری دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

احقر الانام

محمد خان قادری

کاروان اسلام ۲۰۵ شادمان لاہور

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تقریظ

مناظر اسلام شیخ الحدیث علامہ مولانا

پروفیسر **محمد انوار حنفی** صاحب مدظلہ العالی آف کوٹ رادھا کشن

نحمدهٗ و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم اما بعد

عبادات میں نماز ایک خصوصی اہمیت کی حامل عبادت ہے، مسلمان کیلئے نماز معراج ہے ۔ یہی وہ عبادت ہے جو کہ بندے کو اپنے مالک و خالق کی مقدس بارگاہ میں شرف باریابی عطا کرتی ہے ۔ نماز کے مسائل اور فضائل پر بہت سی کتب مختلف زبانوں میں پڑھنے کا موقع ملا لیکن ہر کتاب کے پڑھنے کے بعد کسی نہ کسی حوالہ سے تشنگی کا شکوہ

marfat.com

رہتا۔ کسی کتاب میں صرف مسائل کا ذکر ہوتا لیکن ان مسائل کے دلائل سے مؤلف صرف نظر کر جاتا ہے۔ کسی کتاب میں اختصار اس قدر ہوتا کہ مسائل پورے طور پر واضح نہ ہوتے۔ حتیٰ کہ بعض کتب میں تو بعض ضروری مسائل ہی ذکر نہ ہوتے۔

لیکن نماز نبوی ﷺ پڑھنے کے بعد کسی قسم کی کوئی تشنگی نہ عام مسائل کے لحاظ سے اور نہ اُن مسائل کے دلائل کے لحاظ سے پیش آتی ہے، کتاب پڑھنے کے بعد مصنف کی شخصیت کا ایک حسین خاکہ سامنے آتا ہے۔ ہڈسن (Hudson) اپنی کتاب A History of English Literature اے ہسٹری آف انگلش لٹریچر میں لکھتا ہے۔ "A writer puts himself in the pages of his book." ترجمہ: ایک مصنف اپنی ذات کو اپنی کتاب کے صفحات میں سمو دیتا ہے، چنانچہ اس کتاب کے پڑھنے کے بعد کتاب نماز نبوی ﷺ کے مؤلف کی شخصیت پر روشنی پڑتی ہے، مؤلف کتاب محدث ساہیوال شیخ التفسیر والحدیث حضرت علامہ مولانا غلام مصطفیٰ نوری صاحب مدظلہ العالی بیک وقت علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ، علم تقابل مسالک پر عبور رکھنے والے ہیں۔ نقد و جرح اور علم اسماء الرجال پر بھی دسترس کاملہ رکھتے ہیں پوری کتاب میں ایک بھی مسئلہ بغیر دلیل اور اصل مأخذ کے حوالہ کے بغیر بیان نہیں کیا گیا ہے۔

وہ مسائل جن کے بارے میں غیر مقلدین وغیرہ احناف سے اختلاف کرتے ہیں ان مسائل پر دلائل تو یہ کا انبار لگا دیا ہے۔ کتاب ہذا میں حضرت والا شان نے جامعیت کے پہلو کو کہیں بھی نظر انداز نہیں فرمایا ہے۔ چنانچہ یہ کتاب قرآن وسنت کے مطابق واقعتاً باسم مسمیٰ "نماز نبوی ﷺ" ہے۔

marfat.com

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مناظر اسلام، محدث ساہیوال شیخ التفسیر والحدیث حضرت علامہ مولانا غلام مصطفےٰ نوری قادری اشرفی صاحب مدظلہ العالی کی اس کتاب کو قبول عام اور ذخیرۂ آخرت فرمائے۔ آمین ثم آمین

خادم العلماء پروفیسر محمد انوار حنفی

کوٹ رادھا کشن ضلع قصور

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تقریظ

شرف اہلسنت مخدوم العلماء شیخ الحدیث والتفسیر علامہ مولانا

محمد عبد الحکیم شرف قادری صاحب زید مجدہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین

امابعد! دین اسلام جن پانچ ستونوں پر استوار ہے ان میں ایمان کے بعد نماز نہایت اہمیت کی حامل ہے، اس کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ظاہری حیات کے آخر میں جو ہدایات دیں ان میں سے ایک یہ تھی۔ **الصلوۃ وما ملکت ایمانکم** نماز کا خیال رکھنا اور اپنے غلاموں کا۔

یعنی بندے کا ایک تعلق اپنے مالک سے ہے اور ایک اپنے مملوک سے، سرکار دو عالم ﷺ نے تاکید فرمائی کہ ان دونوں تعلقات کو حسن وخوبی سے نبھانے کی کوشش کرنا کہ یہی معراج انسانیت ہے، ہمارے معاشرے میں نماز کو ہرگز وہ اہمیت نہیں دی جاتی جو اسے دی جانی چاہئے، نماز پڑھنے والے طبقے کو یہ کہہ کر پریشان کر دیا

marfat.com

جاتا ہے کہ تمہاری نماز تو نبی اکرم ﷺ کے ارشادات کے مطابق ہی نہیں، مولانا علامہ غلام مصطفےٰ نوری زید مجدہ امیر جماعت اہلسنت ساہیوال شہر، مہتمم دارالعلوم شرقیہ رضویہ وخطیب جامع مسجد شرقیہ رضویہ ساہیوال نے پیش نظر کتاب "نماز نبوی ﷺ" لکھ کر قرآن وحدیث کی روشنی میں نماز کی اہمیت اجاگر کی ہے نماز کا طریقہ بیان کیا ہے اور خاص طور پر وہ مسائل جن میں غیر مقلدین شکوک وشبہات پھیلاتے ہیں انہیں قرآن وحدیث کی روشنی میں اس طرح مدلل کیا ہے کہ قاری مطمئن ہو جائے اور مخالفین کے اعتراضات کے تسلی بخش جوابات دئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور عوام وخواص کیلئے باعث نفع واطمینان بنائے، آمین یارب العالمین

محمد عبدالحکیم شرف قادری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تقریظ

امام المناظرین رئیس العلماء حضرت علامہ

مولانا **عبد التواب صدیقی** صاحب مدظلہ العالی آف لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

اسلام میں نماز کی اہمیت اظہر من الشمس ہے اور افادیت مسلمہ ہے، نماز نہ پڑھنے والے کا کوئی عمل اللہ کی بارگاہ میں قبول نہیں۔

marfat.com

اور پھر نماز پڑھنے والے مختلف انداز سے نماز پڑھتے ہیں اور ان کے مختلف طرق آئمہ عظام کی طرف منسوب ہیں اور ہر امام دعویٰ کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان صلوا کما رأیتمونی اصلی کے مطابق ہماری نماز ہے امت مسلمہ میں ان اختلافات کا بڑا اضطراب پایا جاتا ہے۔ مولانا علامہ غلام مصطفیٰ نوری مدظلہ العالی نے اپنی کتاب میں ارا کین نماز پر احادیث مصطفویہ کی روشنی میں بہت اچھے دلائل دئے ہیں اور اپنی سعی جمیلہ کے ذریعے امت رسول ﷺ کو صلواۃ النبی کا ایک نقشہ پیش کرنے کی جدوجہد کی ہے۔

اب امت کو چاہئے کہ مولانا کی اس کتاب کو پڑھ کر اپنی نمازیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مطابق بنائیں۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے آمین بجاہ نبی الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

محمد عبدالتواب صدیقی

آستانہ عالیہ مناظر اسلام مولانا محمد عمر صدیقی اچھروی رحمۃ اللہ علیہ

لاہور

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

marfat.com

تقریظ

عالم جلیل، فاضل نبیل، حضرت علامہ مولانا

قاری **عبد الحق** صاحب مدظلہ العالی آف بنگلہ دیش

(ترجمہ بنگلہ دیشی)

الحمد للہ و نصلی علی رسولہ الکریم الامین اما بعد

نماز اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ نماز دین وایمان کا ستون ہے۔ نماز مومن کے لئے معراج ہے۔

زیر نظر کتاب بوساطت علامہ انوار حنفی صاحب وصول ہوئی، چیدہ چیدہ مقامات سے میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا۔ یہ کتاب فقہ حنفی کے مطابق نماز پڑھنے کے دلائل سے بھری ہوئی ہے۔

اس کتاب کے مصنف حضرت علامہ مولانا غلام مصطفٰے نوری اشرفی کے علمی کمالات کا علم شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا پروفیسر محمد انوار حنفی صاحب کے ذریعے سے ہوا۔

نماز نبوی ﷺ پڑھنے کے بعد یوں محسوس ہوا کہ حضرت علامہ محمد انوار حنفی صاحب نے جو علامہ نوری صاحب کے علمی محاسن کو بیان کیا ہے علامہ نوری صاحب کا مقام اس سے بھی بلند ہے۔

مصنف کتاب ہذا واقعتاً علم تفسیر، علم حدیث اور علم فقہ کا ایک بحر ذخار ہے۔ تمام کتاب، کتب احادیث وتفاسیر اور فقہ کے حوالوں سے مزین ہے یہ فقہ حنفی کی ایک عظیم خدمت ہے۔ اگر اس کتاب کا ترجمہ بنگلہ زبان میں ہو جائے تو ہمارے بنگالی

marfat.com

مسلمان بھائی اس کتاب سے خوب خوب مستفید ہوسکیں گے۔

اللہ تعالیٰ مصنف کی اس کتاب کو مقبول عام فرمائے اور اس پر اجر عطا فرمائے۔ آمین

خادم العلماء

قاری عبدالحق

جامعہ سروقیہ سینیئر مدرسہ شہر کوکس بازار بنگلہ دیش

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تقریظ

مخدوم اہلسنت، استاذ العلماء محقق ابن محقق شیخ الحدیث والتفسیر مفتی پیر علامہ
ابوالفیضان **محمد عبد الرحمن نوری** زید مجدہ الکریم
مہتمم وناظم اعلیٰ جامعہ قادریہ نعیمیہ محلہ پیر اسلام حویلی لکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدا و مصلیا

العزیز الشفیق فاضل جلیل، عالم نبیل، مناظر اہلسنت حضرت مولانا علامہ غلام مصطفیٰ نوری ایدہ اللہ تعالیٰ بتائیدہ العزیز کی تصنیف مسمّی "نماز نبوی ﷺ" کے مقامات شتّی سے سننے کا اتفاق ہوا۔

نہایت موجز ومختصر اور نماز کے مسائل لابدیہ پر حاوی ہونے کے ساتھ ساتھ براھین سے آراستہ ہے۔ مذہب حنفیہ کی ترجمان اور ہر مسئلہ احادیث و دلائل سے مؤید ومبرہن ہے۔

marfat.com

کمال یہ ہے کہ جرح وتعدیل سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ مذاہب باطلہ کے وجوہِ طرق باطلہ سے کشف استار کرتی ہے۔ سالہا سال سے ایسی کتاب کی جستجو کی جارہی تھی۔ عزیز شفیق وعلیق نے یہ کتاب لکھ کر تشنگانِ تحقیق کو سیراب کر دیا ہے۔ انہوں نے اس کتاب کے ذریعہ عوام وخواص کیلئے رہنمائی کرنے کے ساتھ ساتھ مذہب حنفیہ کے رقیبوں کے دلائل کا قلع قمع کر دیا ہے۔

عزیز فاضل علام زادہ اللہ علماً وفضلاً نے جس طرح تصنیف ہذا میں مذہب حقہ حنفیہ کے دلائل کی توثیق فرمائی ہے۔ یونہی باطل کے دلائل متون و اسانید کا اضطراب اور ضعف طرق کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ دلائل مذہب حق کی وجوہِ ترجیح عیاں فرما کر چار چاند لگا دیئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فاضل عزیز کے علم، فضل اور عمل میں برکت فرمائے۔ اور شریعت مطہرہ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احقر العباد

ابوالفیضان محمد عبدالرحمٰن نوری

مہتمم دارالعلوم قادریہ نعیمیہ (رجسٹرڈ) پیر اسلام حویلی لکھا

تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

marfat.com

تقریظ

استاذ العلماء مفتیٔ اعظم انگلینڈ علامہ

مولانا مفتی **عبد الرسول** منصور الازہری

65-Grove St. Redditch Worc-S B98 8DL U.K.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعض اہم کتب کے مصنف نوجوان عالم دین مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا غلام مصطفٰے نوری زید مجدہ' کی کتاب ''نماز نبوی ﷺ'' کو چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھنے کا موقع ملا۔

نماز سے متعلقہ تقریباً تمام اہم مسائل پر مشتمل یہ کتاب اس لحاظ سے علماء و عوام کیلئے زیادہ مفید ثابت ہوگی کہ اس میں فقہ حنفی کے مطابق طریقہ نماز کو احادیث مبارکہ سے مزین کیا گیا ہے۔ غیر مقلدین فرقہ وہابیہ کے بعض معمولات کا بطریق احسن رد بھی کر دیا گیا ہے۔ مثلاً اذان سے قبل صلوۃ و سلام، تقبیل ابہامین رفع یدین فاتحہ خلف الامام، زیر ناف ہاتھ باندھنا، آمین بالسّر بعد نماز جنازہ دعا وغیرہ کو پوری شرح و بسط سے بیان کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں متعلقات نماز مثلا طہارت، اذان، اوقات نماز کے علاوہ نماز عیدین، نماز جنازہ، نماز جمعہ، کسوف و خسوف اور استخارہ وغیرہ بھی شامل کتاب ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کے علم و قلم میں برکتیں فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و علیٰ آلہ وصحبہ وسلم

عبد الرسول منصور الازہری

ریڈچ برطانیہ

marfat.com

تقریظ

جامع معقول ومنقول،استاذ العلماء شیخ الحدیث علامہ مولانا
صاحبزادہ مفتی پیر **محمد مظہر فرید** شاہ صاحب
نائب مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال

فقہ اسلامی کے ماٗخذ ومصادر میں اگرچہ اجماع، قیاس، اقوال صحابہ، مصالح مرسلہ، عرف وعادت، ذرائع اور استصحاب کی ایک نمایاں حیثیت ہے۔ لیکن قرآن و سنت کی کلیدی حیثیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

قرآن مقدس تو قطعی الثبوت ہونے کی وجہ سے صاحبان عقل وخرد کی تحقیقات وتدقیقات کیلئے کچھ زیادہ باعث آزمائش نہ بن سکا لیکن تمام روایات کے قطعی الثبوت اور قطعی الدلالۃ نہ ہو سکنے کی وجہ سے یہ گوشہ ان اصحاب کی مختلف تعبیرات کا محمل بنا۔ اور علمی مذاق رکھنے والے ملت اسلامیہ کے جلیل القدر افراد نے اپنے اپنے علم وفن اور استعداد کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ فکری استعداد کا تفاوت مختلف فیہ نتائج پر منتج ہوا۔ جس کے باعث عبادات ومعاملات میں مختلف فکریں سامنے آگئیں۔

صحیح افکار کو غیر صحیح سے امتیاز دینا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ علماء ذی وقار نے اصول فقہ، اصول حدیث، اسماء الرجال جیسے عظیم فنون کو چراغ شب تاریک کے طور استعمال فرما کر امت مسلمہ کو فکری انگیخت عطا کی۔

مناظر اسلام حضرت العلام مولانا محمد غلام مصطفیٰ نوری قادری اشرفی مدظلہ العالی کی پیش نظر کتاب ''نماز نبوی ﷺ'' ایسی ہی ایک عظیم کوشش ہے۔ آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے قرآن وسنت کی روشنی میں حضور نبی

marfat.com

کریم ﷺ کے طریقہ نماز کو واضح کرنے کی لائق صد ستائش و تکریم کوشش کی ہے۔ دعا ہے کہ رب ذوالجلال حضرت مؤلف کی دیگر تالیفات کی طرح اسے بھی مقبولیت عامہ عطا فرمائے اور ملت اسلامیہ کو استفادہ کی توفیق بخشے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

مظہر فرید شاہ

جامعہ فریدیہ ساہیوال

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

حامدا و مصلیا:

فرضیت نماز

فرضیت نماز کے متعلق رب العالمین وحدہٗ لا شریک کا فرمان ہے ۔وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ: (پ ا ع ۵) ترجمہ: اور تم نماز قائم کرو۔ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (پ۱۶ ع ۱۰) اور میری یاد کیلئے نماز قائم کرو۔ ایک اور آیت مبارکہ میں فرمایا: وَأْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیھا :اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود بھی اس پر کاربند ہو جا۔ ایک اور جگہ یوں ارشاد ربانی ہوتا ہے: اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَ قُرْآنَ الْفَجْرِ ۔یعنی نماز کو قائم کر سورج ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی چھا جانے تک اور فجر میں قرآن خوانی کو بھی لازم پکڑ۔ تو قرآن پاک کی اس آیت مبارکہ سے پانچوں نمازوں کی فرضیت ثابت ہوتی ہے کیونکہ سورج ڈھلنے سے لے کر رات چھا جانے تک چاروں نمازوں کے اوقات ہیں: ۱۔ظہر ۲۔عصر ۳۔مغرب ۴۔عشاء اور قرآن الفجر میں فجر کی نماز آ گئی لہذا پانچوں نمازیں اس ایک ہی آیت سے ثابت ہیں۔

marfat.com

فرضیت نماز حدیث سے

جناب ابن شہاب کہتے ہیں مجھے ابن حزم نے بتلایا کہ حضرت ابن عباس اور ابوحبہ انصاری رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پھر مجھے یہاں تک معراج کرائی گئی کہ میں ایک اونچے ہموار میدان میں پہنچ گیا، جہاں مجھے قلموں کی آواز صاف سنائی دیتی تھی۔ ابن حزم اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں میں انہیں لے کر لوٹ آیا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے گزرا تو انہوں نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے تو میں نے فرمایا پچاس نمازیں۔ انہوں نے عرض کی اپنے رب کے پاس دوبارہ جائیں اس لئے کہ آپ کی امت ان کی طاقت نہیں رکھے گی میں لوٹ کر گیا تو اللہ تعالیٰ نے آدھی نمازیں معاف فرمادیں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو انہوں نے کہا کہ اپنے رب کے پاس ایک بار اور جائیں کیونکہ آپ کی امت ان کی طاقت نہیں رکھے گی۔

میں پھر لوٹ گیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا یہی پانچ ہیں اور یہی پچاس ہیں۔ میرا قول تبدیل نہیں ہوتا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر مراجعت کا مشورہ دیا میں نے کہا اب تو مجھے اپنے رب سے شرم آنے لگی ہے۔ الخ

(بخاری شریف ص ۵۱، ج ا بقدر الحاجۃ)

اس حدیث نبوی ﷺ میں پانچ نمازوں کی فرضیت کا حکم صراحتاً مذکور ہے۔

marfat.com

حدیث مبارکہ

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ (رضی اللہ عنہ) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

(رواہ احمد وابوداؤد، زجاجۃ المصابیح ص ۱۴۳)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔

تو معلوم یہ ہوا کہ پانچ نمازیں فرض ہیں اوران کی فرضیت قرآن وحدیث سے روز روشن کی طرح واضح ہے جونماز کی فرضیت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ ملت اسلامیہ سے خارج ہے ایک اور حدیث میں فرمایا گیا۔ کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

۱۔توحیدورسالت کی گواہی دینا ۲۔نماز قائم کرنا ۳۔زکوۃ ادا کرنا

۴۔رمضان المبارک کے روزے رکھنا

۵۔صاحب استطاعت کیلئے بیت اللہ شریف کا حج کرنا۔

نماز کودین کا ستون فرمایا گیا ہے۔دین کی بنیاد کہا گیا ہے تو جس چیز کی بنیاد ہی قائم نہ ہوگی باقی عمارت کا تو سوال ہی پیدانہیں ہوتا۔تو ثابت یہ ہوا کہ فرضیت نماز کا منکر کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے اور تارک نماز گناہ کبیرہ کا مرتکب، سخت ترین گنہگار عذاب الٰہی کا مستحق، بے شمار وعیدیں قرآن وحدیث میں بے نماز کیلئے وارد ہیں۔

marfat.com

تارک نماز کیلئے وعید

عَنْ اَنَسٍ (رضی اللہ عنہ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ جِھَارًا ،

(رواہ الطبرانی فی الاوسط۔ بحوالہ زجاجۃ المصابیح ص ۱۴۳)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی وہ بلاشبہ ظاہر و باہر کافر ہو گیا: اعاذنا اللہ منہا اگر اس حدیث پاک کو تہدید پر بھی محمول کرلیا جائے تو بھی بے نماز آدمی بخشش کے وعدہ الٰہی سے خارج ہے) واللہ اعلم بالصواب

حدیث پاک

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ

(مسلم شریف ص ۶۱، ج ۱۔ مشکوۃ صہ ۵۸)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ اور کفر کو ملانے والی چیز نماز چھوڑنا ہے: یعنی نماز دین اسلام کا اتنا اہم شعار ہے کہ اسکے ترک کر دینے سے آدمی کفر کی سرحد سے جا ملتا ہے۔ (نعوذ باللہ من ترک الصلوۃ)

اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک نے ارشاد فرمایا:

(۱) فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِھِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا۔ (سورہ مریم پارہ ۱۹)

marfat.com

ترجمہ: پھر ان کے بعد ایسے ناخلف جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات کی پیروی کی پس وہ ضرور ڈالے جائیں گے، غی میں (جہنم میں)

قیامت کے دن جہنمی لوگ اپنے جہنم میں جانے کی وجوہ بیان کرتے ہوئے کہیں گے۔

(۲) لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ (سورۃ مدثر)

ترجمہ: کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے

ایک اور مقام پر نماز میں سستی کرنے کو نفاق کی علامت قرار دیا۔

(۳) اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ یُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى. (سورۃ النساء آیت ۱۴۲ پارہ ۴)

ترجمہ: بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو بھارے جی سے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

(۴) وَاَقِیْمُو الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ (سورۃ الروم)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

اس سے معلوم ہوا کہ ترک نماز سے کفر و شرک میں گرفتار ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ قرآن مجید کے انہیں مضامین اور ہدایات کو حکمت نبوی ﷺ اور سنت نبوی ﷺ میں مختلف عنوانوں سے پیش کیا گیا ہے۔

marfat.com

بے نماز قیامت کے دن قارون اور فرعون کا ساتھی ہوگا

حدیث: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ انَّهُ ذَكَرَ امْرَ الصَّلٰوةِ يَوْماً فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوراً وَ بُرْهَاناً وَ نَجَاةً اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهُ نُوراً وَلَا بُرْهَاناً وَلَا نَجَاةً وَ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ اُبَيِّ ابْنِ خَلْفٍ. (مشکوۃ ص ۵۸، مسند احمد، مسند دارمی)

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ نے ایک دن نماز کا تذکرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز اہتمام سے ادا کرے تو وہ نماز قیامت کے دن اس کیلئے نور اور اس کے ایمان کی دلیل اور ذریعہ نجات بنے گی اور جس نے نماز کی حفاظت نہ کی تو وہ نماز اس کیلئے نہ نور بنے گی، نہ برہان بنے گی، نہ ذریعہ نجات۔ اور وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

بے نماز شخص کتنا سخت گنہگار ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر کتنا غضب ناک ہے کہ وہ شخص قارون و فرعون کا ساتھی ہوگا۔ نعوذ باللہ

نمازیوں کیلئے بخشش کی نوید

(۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے:

ترجمہ پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں جس نے ان کیلئے اچھا وضو کیا اور ان کو وقت پر ادا کیا اور ان کا رکوع اور خشوع مکمل کیا ایسے

marfat.com

شخص کیلئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے بخش دیں گے اور جس نے ایسا نہیں کیا اس کیلئے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا بخش دے گا اور چاہے گا تو عذاب دیگا۔ (ابوداؤد ص ۶۷ ج ۱۔ مشکوۃ ۵۸۔ مسند امام احمد)

نماز پڑھنے والوں کیلئے گناہوں کی معافی کی بشارت

(۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بتلاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر جاری ہو جس میں وہ روزانہ پانچ دفعہ غسل کرے تو کیا اس کے جسم پر میل کچیل رہ جائیگا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا۔ کہ اس کے میل سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پس یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔ (بخاری ص ۷۶ ج ۱ باب الصلوات الخمس، مشکوۃ ۵۷)

حدیث مبارکہ:

(۱۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہیں جو اُن کے درمیان ہوں جبکہ کبائر سے بچا جائے۔ (صحیح مسلم شریف)

نماز اعمال میں سے محبوب ترین ہے

(۱۱) حدیث نبوی ﷺ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے، فرمایا وقت

marfat.com

کے اندر نماز، میں نے عرض کی پھر کیا، فرمایا۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا میں نے عرض کی پھر کیا، فرمایا راہ خدا میں جہاد کرنا۔ (صحیح بخاری جلد اول باب فضل الصلوۃ لوقتہا۔ صفحہ ۸۷۹ تفہیم البخاری مترجم جلد اول مطبوعہ جامعہ سراجیہ رسولیہ رضویہ فیصل آباد)

نماز دین کا ستون ہے

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ اسلام میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب کیا چیز ہے، فرمایا وقت میں نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں نماز دین کا ستون ہے۔ (بیہقی)

روز محشر سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ خائب وخاسر ہوا۔ (طبرانی اوسط)

دس برس کے بچے کو مار کر نماز پڑھاؤ

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم دو اور دس برس کے ہو جائیں تو مار کے پڑھاؤ۔ (ابوداؤد شریف)

marfat.com

اعضاءِ سجود کو جہنم کی آگ نہیں جلائے گی

حدیث شریف

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو مسلمان جہنم میں جائے گا (اللہ تعالیٰ پناہ دے) اس کے پورے بدن کو آگ لگ جائیگی، سوائے اعضائے وضو کے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا کھانا آگ پر حرام کر دیا ہے۔

(ابوداؤ، ابن ماجہ شریف)

نماز جنت کی کنجی ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے۔ (صحیح مسلم شریف)

نماز ایمان کی علامت ہے

منیۃ المصلی میں ہے کہ ارشاد فرمایا ہر شے کیلئے ایک علامت ہوتی ہے ایمان کی علامت نماز ہے۔ (بہار شریعت ص ۵، حصہ سوم)

نمازی کا ہر قدم پر گناہ معاف ہوتا ہے

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں طہارت، وضو اور غسل کر کے فرض ادا کرنے کیلئے مسجد کو جاتا ہے تو ایک قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم شریف)

marfat.com

نمازی اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ شام تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے، دوسری روایت میں ہے تو اللہ کا ذمہ نہ توڑو، جو اللہ کا ذمہ توڑے گا اللہ تعالیٰ اسے اوندھا کر کے دوزخ میں ڈال دیگا۔ (طبرانی شریف)

نماز جہنم سے نجات دیتی ہے

خطیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے چالیس دن نماز فجر و عشاء باجماعت پڑھی اس کو اللہ تعالیٰ دو برائتیں عطا فرمائے گا ایک نار سے دوسری نفاق سے۔

تارک نماز کا دوزخ کے دروازہ پر نام

امام ابو نعیم نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے قصداً نماز چھوڑی جہنم کے دروازہ پر اسکا نام لکھ دیا جاتا ہے۔

کتاب وسنت میں نماز کے بے شمار فضائل ومناقب موجود ہیں۔ اور تارک، نماز کیلئے بے شمار وعیدیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نماز باجماعت کی توفیق عطا فرمائے، آمین:

ہر مکلّف یعنی عاقل، بالغ پر نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر اور جو قصداً چھوڑے اگرچہ ایک ہی وقت کی ہو وہ فاسق ہے اور جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے۔ بلکہ آئمہ ثلاثہ یعنی امام مالک، امام

marfat.com

شافعی، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک سلطان اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔ (درمختار بحوالہ بہار شریعت ص ۸ جلد سوم)

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک تارک نماز کو قید کیا جائے حتی کے وہ نماز پڑھنے لگے۔ (کتاب الصلوۃ از امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ)

نماز ادا کرنے کیلئے طہارت ضروری ہے اس لئے اب طہارت کا بیان شروع ہوتا ہے۔

marfat.com

طہارت کا بیان

اسلام نے طہارت کو ضروری قرار دیا ہے، حتیٰ کہ طہارت کو نصف ایمان سے تعبیر کیا گیا ہے اسلام میں طہارت و نظافت اور پاکیزگی و صفائی کی بہت بڑی اہمیت ہے اور طہارت اختیار کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تعریف بیان فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ ۔ (سورہ بقرہ)

ترجمہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور طہارت حاصل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

مدینہ منورہ کے قریب مسجد قبا میں رہنے والے اہل ایمان کی تعریف و توصیف میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَہَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ ۔ (سورہ توبہ)

ترجمہ: اس میں ایسے مرد ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

حدیث شریف

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے،

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلطُّہُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ ۔

(مسلم ص ۱۱۸ ج ۱ ۔ مشکوۃ ۳۸)

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ طہارت ایمان کا ایک حصہ ہے ایک اور مرفوع حدیث اس طرح آتی ہے۔

marfat.com

اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ (ترمذی شریف ص ۱۹۰)

کہ طہارت نصف ایمان ہے، شریعت اسلامیہ نے طہارت و پاکیزگی اور صفائی کے اہتمام کے پیش نظر استنجاء، وضو، غسل، لباس، مکان کی طہارت کے متعلق تفصیلاً ہدایات دی ہیں۔

قضائے حاجت واستنجا کے آداب

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوْا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا. (بخاری شریف ص ۵۷، مسلم، مشکوۃ ص ۴۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم قضائے حاجت کیلئے جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پشت کرو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک قضائے حاجت کیلئے جائے تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرے اور نہ پشت کرے۔

(ابوداؤد ص ۳، ج ۱۔ نسائی، ابن ماجہ، مسند امام احمد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ یَرْفَعْ ثَوْبَهٗ حَتّٰی یَدْنُوْ مِنَ الْاَرْضِ.

(ابوداؤد ص ۴ ج ۱۔ ترمذی، دارمی، مشکوۃ ص ۴۲)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اپنا کپڑا انہیں اُٹھاتے تھے یہاں تک کہ زمین کے قریب ہوتے۔

marfat.com

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے: کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا کہ ہم پاخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ کریں یا دائیں ہاتھ سے استنجا کریں۔ یا تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجا کریں یا گوبر یا ہڈی سے استنجا کریں۔ (مسلم ص ۱۳۰ ج ۱۔ مشکوٰۃ ص ۴۲)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے: رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص قضائے حاجت کیلئے جائے تو اپنی شرمگاہ کو اپنے دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔

(بخاری ص ۲۷ ج ۱۔ مسلم، مشکوٰۃ ص ۴۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص قضائے حاجت کیلئے جائے تو چاہئے کہ پردہ کرلے۔

(ابوداؤد، مشکوٰۃ ص ۴۳)

حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص سوراخ میں ہرگز پیشاب نہ کرے۔

(نسائی، ابوداؤد، مشکوٰۃ ۴۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی کھڑے ہو کر پیشاب کرے۔ (بیہقی ص ۱۰۲، ج ۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پانی سے استنجا کرتے تھے۔ (بخاری ص ۲۷، ج ۱)

marfat.com

بیت الخلاء میں جانے کی دعا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

(ابوداؤد، مشکوۃ ص ۴۳)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کیلئے جائے تو یہ دعا پڑھے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ : میں خبیث جنوں اور جنیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں۔

بیت الخلاء سے فارغ ہونے کی دعا

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَکَ :(ترمذی ص ۳ ج ۱۔ مشکوۃ ۴۳، ابن ماجہ، دارمی)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے غفرانک اے اللہ میں تیری مغفرت کا طلبگار ہوں۔

وضو کا بیان

شریعت اسلامیہ کا ہر ہر عمل اپنی جگہ بہت اہم ہے، وضو کی اہمیت کا اندازہ اس سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ وضو کئے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی بلکہ ایسا کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اور وضو کی فضیلت کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ نمازی کے اعضاء وضو قیامت کے دن چمک رہے ہوں گے۔

marfat.com

وضو بارگاہ خداوندی میں حاضری دینے اور نماز پڑھنے کا لازمی ادب ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ ۔

(مسلم شریف ص ۱۱۹، ج ا۔ مشکوۃ ۴۰)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں ہوتی۔

امیر المؤمنین، امام المتقین داماد رسول خلیفہ راشد جناب مولا علی حیدر کرار شیر خدا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ .

(ابوداؤد ص ۱۰، ج ا۔ ابن ماجہ، دارمی، مشکوۃ ص ۴۰)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کی کنجی طہارت ہے، حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں کہ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور خیانت کے مال میں سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

(مسلم شریف وجوب الطہارت)

فرائض وضو چار ہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، يَٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۔ (پارہ ۶ سورہ مائدہ)

ترجمہ: اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔

(۱) پیشانی سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو

marfat.com

تک دھونا۔

(۲) کہنیوں سمیت ہاتھوں کو دھونا۔

(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

(۴) ٹخنوں سمیت پاؤں دھونا

وضو کرتے وقت ان چار فرائض کا اہتمام ضروری ہے ورنہ وضو درست نہ ہوگا

سنن وضو

۱۔ نیت کرنا

۲۔تسمیہ:

وضو کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنی چاہئے۔

۳۔ مسواک کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا اگر مجھے امت کے مشقت میں پڑ جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں ضرور انہیں حکم دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کیا کریں۔ **(مسلم شریف باب السواک)**

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مسواک منہ کو پاک صاف کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب ہے۔ **(نسائی شریف)**

نوٹ: روزہ کی حالت میں بھی مسواک کرنا سنت ہے۔

حضرت عمرو بن ربعیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بے شمار دفعہ رسول اللہ ﷺ کو روزہ کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔

(ترندی ما جاء فی السواک للصائم)

marfat.com

۴۔ تین بار ھاتھ دھونا

جب حضرت امیر المؤمنین، امام المتقین حضرت عثمان بن عفان ذو النورین رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو وضو کر کے دکھلایا تو آپ نے شروع میں تین بار ہاتھوں کو دھویا (مسلم شریف)

۵۔ تین دفعہ کلی کرنا

۶۔ تین دفعہ ناک میں پانی ڈالنا

۷۔ اعضاء وضو کو تین، تین بار دھونا

۸۔ داڑھی کا خلال کرنا

۹۔ انگلیوں کا خلال کرنا

۱۰۔ دائیں اعضاء کو پہلے دھونا

۱۱۔ اعضاء کو مل کر اہتمام سے دھونا

۱۲۔ ترتیب اور پے در پے وضو کرنا

۱۳۔ کانوں کا مسح کرنا

۱۴۔ گردن کا مسح کرنا مستحب ھے

سر اور کانوں کا مسح کر لینے کے بعد اسی پانی سے گردن کا مسح کرنا۔

حضرت موسیٰ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے گردن سمیت سر کا مسح کیا وہ قیامت کے دن گردن میں بیڑیاں پہنانے سے بچ گیا۔ علامہ ابن حجر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ موقوف حدیث مرفوع حدیث کے حکم میں ہے چونکہ ظاہر ہے کہ ایسی بات اپنی طرف سے تو نہیں کہی جاسکتی۔

marfat.com

(التلخیص الحبیر ص۹۲ ج۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِيَدَيْهِ عَلٰى عُنُقِهٖ وُقِيَ الْغُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

(نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار ص۱۸۰، ج۱)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن کا مسح کیا، قیامت کے دن گردن میں زنجیر سے بچ گیا اور یہ حدیث صحیح ہے۔

وضو کا طریقہ

امیر المؤمنین، خلیفہ راشد، حضرت عثمان بن عفان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا تو تین دفعہ اپنی دونوں ہتھیلیاں دھوئیں پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا، پھر تین دفعہ اپنا چہرہ دھویا، پھر تین دفعہ کہنی سمیت اپنا دایاں بازو دھویا، پھر اسی طرح اپنا بایاں بازو دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر تین دفعہ ٹخنوں سمیت اپنا دایاں پاؤں دھویا، پھر اسی طرح اپنا بایاں پاؤں دھویا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(مسلم شریف ص۱۲۰ ج۱ باب صفۃ الوضوء)

کامل وضو کی برکات

حضرت عثمان بن عفان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص احسن طریقے سے وضو کرے اس کے جسم سے اس

marfat.com

کے گناہ نکل جاتے ہیں۔ (مسلم ص ۱۲۵، ج ا۔ مشکوۃ ص ۳۸)

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا

امیر المؤمنین امام المتقین خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے جو وضو کرے اور خوب اہتمام سے کرے پھر یہ کلمات کہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ یقیناً اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جائیں گے جس میں سے چاہے داخل ہو۔

(مسلم باب الذکر المستحب عقب الوضوء)

تحیۃ الوضوء

وضو کے بعد اگر وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعتیں تحیۃ الوضوء کے طور پر ادا کرے ۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بھی وضو کرے اور خوب اچھی طرح وضو کرے پھر ظاہر و باطن کی مکمل توجہ وانہماک کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرے یقیناً اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔

(مسلم شریف باب الذکر المستحب عقب الوضوء)

نواقض وضو

یعنی وضو توڑنے والی چیزوں کے بیان میں ۔ پاخانہ، پیشاب، ودی، مذی، منی، کیڑا، پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں وضو جاتا رہے گا۔ مرد یا عورت کے پیچھے سے ہوا خارج ہوئی وضو جاتا رہا۔

marfat.com

خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل بہا اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وضو جاتا رہا۔ اگر صرف چمکا یا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون اُبھر یا چمک جاتا ہے یا خلال کیا یا مسواک کی یا انگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی اس پر خون کا اثر پایا یا ناک میں انگلی ڈالی اس پر خون کی سرخی آگئی مگر وہ بہنے کے قابل نہ تھا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

پھوڑا یا پھنسی نچوڑنے سے خون بہا، اگرچہ ایسا ہو کہ نہ نچوڑتا تو نہ بہتا پھر بھی وضو جاتا رہا۔ آنکھ، کان، ناف، پستان وغیرہا میں دانہ یا ناسور یا کوئی بیماری ہو ان وجوہ سے جو آنسو یا پانی بہے وضو توڑ دے گا۔ منہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے وضو توڑ دے گا ورنہ نہیں۔ منہ بھر قے کھانے یا پانی یا صفرا کی وضو توڑ دیتی ہے۔

سو جانے سے وضو جاتا رہتا ہے بشرطیکہ دونوں سرین خوب نہ جمے ہوں اور نہ ایسی ہیئت پر سویا ہو جو غافل ہو کر نیند آنے کو مانع ہو مثلاً اکڑوں بیٹھ کر یا چت یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر یا ایک کہنی پر تکیہ لگا کر یا بیٹھ کر سویا مگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا، کہ ایک یا دونوں سرین اُٹھے ہوے ہیں یا چار زانو ہے اور سر رانوں پر یا پنڈلیوں پر ہے یا جس طرح عورتیں سجدہ کرتی ہیں اسی ہیئت پر سو گیا ان سب صورتوں میں وضو جاتا رہا۔

بے ہوشی، جنون، غشی اور اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں ناقض وضو ہیں۔ بالغ کا قہقہہ یعنی آواز سے ہنسی آئی کہ آس پاس والے سنیں اگر جاگنے میں رکوع سجدہ والی نماز میں ہو وضو ٹوٹ جائیگا اور نماز فاسد ہو جائے گی، اگر نماز کے اندر سوتے میں یا نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت میں قہقہہ لگایا تو وضو نہیں جائیگا وہ نماز یا سجدہ فاسد

marfat.com

ہے۔ (بہارشریعت حصہ دوم ص ۱۸ تا ۲۱)

زیادہ تفصیل کیلئے بہار شریعت حصہ دوم کا مطالعہ کیجئے۔نکسیر ناقض وضو ہے خون استحاضہ ناقض وضو ہے۔

موزوں پر مسح کرنا

چمڑے کے وہ موزے جن میں پاؤں ٹخنوں تک چھپے رہیں یا وہ اونی سوتی جرابیں جن پر چمڑا لگایا گیا ہو وہ جرابیں جو چمڑے کی طرح سخت و موٹے کپڑے کی ہوں تو اسلاف محدثین وفقہاء امت نے ان کو بھی موزوں کے حکم میں شمار کیا ہے ان پر مسح کرنا جائز ہے۔

حدیث پاک: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو وضو کرایا آپ نے وضو کے دوران موزوں پر مسح کیا حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے یہ موزے باوضو حالت میں پہنے تھے۔ (بخاری و مسلم)

حدیث پاک: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ مَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ ۔ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اقدس ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا۔

مدت مسح

مسافر کیلئے مسح کی مدت تین دن تین راتیں ہے اور مقیم کیلئے ایک دن ایک رات ہے۔

حدیث پاک: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر

marfat.com

کیلئے مسح کی مدت تین دن تین راتیں مقرر فرمائی اور مقیم کیلئے ایک دن ایک رات۔

(مسلم شریف التوقیت المسح علی الخفین)

مسح کا طریقہ

ہاتھ کی انگلیاں پانی سے بھگو کر تین تین انگلیاں پاؤں کے پنجے پر رکھ کر اوپر کی طرف کھینچے۔

حدیث مبارک: جناب حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دینی مسائل کی بنیاد صرف عقل پر ہوتی تو موزے کا زیریں حصہ بالائی حصہ کی نسبت مسح کیلئے زیادہ موزوں تھا حالانکہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ موزوں کے بالائی حصہ پر مسح فرمایا کرتے تھے۔ (ابوداؤد شریف)

اونی، سوتی، نائیلون وغیرہ کی جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔

تیمّم کا بیان

سورۂ مائدہ میں ارشاد فرمایا:

وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ (سورہ مائدہ آیت نمبر ۶)

ترجمہ: اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی رفع حاجت سے آئے یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو، پس پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو پس اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو۔

marfat.com

تیمّم کا طریقہ

تیمّم کی نیت کر کے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر انہیں جھاڑ دے اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ (بائیں ہتھیلی دائیں ہاتھ اور دائیں ہتھیلی بائیں پر اس طرح ملے کہ بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے نیچے رکھ کر انہیں کھینچتا اور ملتا ہوا کہنی تک لے جائے پھر اس کی ہتھیلی کو کلائی کے اوپر کھینچتا ہوا انگلیوں تک لے آئے پھر دائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں بائیں ہاتھ کی انگلیوں کے نیچے رکھ کر بدستور کھینچتا ہوا کہنی تک لائے پھر اس کی ہتھیلی اوپر کر کے کھینچتا ہوا انگلیوں تک آئے پھر انگلیوں میں خلال اس طرح کرے کہ انگلیوں کے مابین کوئی جگہ خالی نہ رہے۔) اور پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر اگر انگوٹھی پہنی ہو تو اس کے نیچے بھی ہاتھ پھیرنا ضروری ہے چونکہ اگر بال برابر جگہ بھی یونہی چھوٹ گئی تو تیمّم صحیح نہ ہوگا۔

تیمّم کے دو فرائض ہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آیا کہنے لگا کہ مجھے غسل جنابت کی حاجت ہوگئی تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح ہاتھ مار اور خود دونوں ہاتھ زمین پر مار کر چہرہ کا مسح کیا۔ پھر دونوں ہاتھ مار کر کہنیوں سمیت ہاتھوں کا مسح کیا۔ (بیہقی)

معلوم ہوا کہ تیمّم میں دو فرض ہیں۔

حدیث مبارک :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ

marfat.com

اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَۃٌ لِلْوَجْہِ وَضَرْبَۃٌ لِلْیَدَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ۔

(دار قطنی ص ۱۸۰، ج ۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تیمم میں دو ضربیں ہیں ۔ایک ضرب چہرہ کے لئے اور ایک ضرب کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کیلئے ہے۔

حدیث مبارک :عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَۃٌ لِلْوَجْہِ وَ ضَرْبَۃٌ لِلذِّرَاعَیْنِ ۔ (دار قطنی ص ۱۸۱، ج ۱)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تیمم میں ایک ضرب چہرہ کیلئے ہے اور ایک ضرب کہنیوں سمیت دونوں بازؤوں کیلئے ہے۔

حدیث مبارک :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ تَیَمُّمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ضَرْبَتَیْنِ ضَرْبَۃً لِلْوَجْہِ وَ ضَرْبَۃٌ لِلْیَدَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ۔

(جامع المسانید ص ۲۳۳، ج ۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا تیمم دو ضربیں تھا ایک ضرب چہرہ کیلئے اور دوسری ضرب کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کیلئے۔

فرمان مولا علی رضی اللہ عنہ: عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَۃٌ لِلْوَجْہِ وَ ضَرْبَۃٌ لِلذِّرَاعَیْنِ ۔

(مسند امام زید ص ۷۷)

marfat.com

ترجمہ: جناب امیر المؤمنین حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔کہ تیمّم میں دو ضربیں ہیں ایک ضرب چہرہ کیلئے ہے اور ایک ضرب کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کیلئے ہے۔

حدیث مبارک :(ترجمہ پر اہی اکتفا کیا جاتا ہے)

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے تیمّم کے بارے میں سوال کیا آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور ان سے ہاتھوں اور چہرے کا مسح کیا پھر دوسری بار دونوں ہاتھ مارے اور ان سے دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔ (شرح معانی الآثار للطحاوی ص ۸۱ ج ۱)

حدیث مبارک :

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور ان سے چہرہ کا مسح کیا پھر دوبارہ دونوں ہاتھ مارے اور ان سے کہنیوں سمیت دونوں کا مسح کیا۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ ص ۱۵۱، ج ۱)

تیمّم کب جائز ہے

جب ایک میل سفر شرعی کی حد تک پانی نہ ملے یا پانی پر قادر نہ ہو سکے یا ایسی بیماری ہے جو مس پانی سے بڑھے گی یا ہلاکت کا خوف ہو تو ایسی صورتوں میں تیمّم کرنا جائز ہے اور جب بھی پانی پر قادر ہو جائیگا تیمّم ٹوٹ جائیگا اور ہر وہ چیز تیمّم کو توڑنے والی ہے جو غسل یا وضو کو توڑنے والی ہے۔

marfat.com

نماز جنازہ فوت ہو جانے کے ڈر سے تیمّم کرنا

حدیث مبارک :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ وَّھُوَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ فَتَیَمَّمَ وَصَلّٰی عَلَیْھَا . (دار قطنی ،زجاجۃ المصابیح ص ۱۴۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ان کے پاس ایک جنازہ لایا گیا جب کہ وہ بے وضو تھے تو انہوں نے تیمّم کر کے اس کی نماز پڑھا دی۔

حدیث مبارک :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا جَآءَ تِ الْجَنَازَۃُ وَاَنْتَ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ فَتَیَمَّمْ . (زجاجۃ المصابیح ص ۱۴۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تیرے پاس جنازہ آجائے اور تو بے وضو ہو تو تیمم کر لیا کر۔

تیمّم نماز کے آخر وقت میں کرے

کیونکہ وقت نماز میں پانی مل جانے کی امید ہوتی ہے اس لئے نماز کو آخر وقت تک مؤخر کر کے پڑھنا چاہئے یہ حکم پانی نہ پانے والے کیلئے ہے لیکن جو شخص پانی پر قادر نہ ہو اس کیلئے تاخیر کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

حدیث مبارک :عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِذَا لَمْ یَجِدِ الْمَآءَ فَلْیُؤَخِّرِ التَّیَمُّمَ اِلَی الْوَقْتِ الْاٰخِرِ ، (زجاجۃ المصابیح ص ۱۴۹)

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب پانی نہ ملے تو تیمّم کو آخر وقت تک مؤخر کرے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

marfat.com

کس چیز سے تیمّم جائز ہے

تیمّم اس چیز سے ہوسکتا ہے جو جنس زمین سے ہواور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمّم جائز نہیں، جس مٹی سے تیمّم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے جس چیز پر نجاست گری اور سوکھ گئی اس سے تیمّم نہیں کر سکتے۔اگر چہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمّم جائز ہے۔ریت، چونا، سرمہ، ہڑتال، گندھک، مردہ سنگ، گیرو پتھر، زبرجد، فیروزہ عقیق، زمرد، وغیرہ جواہر سے تیمّم جائز ہے اگر چہ ان پر غبار نہ ہو۔ جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جاتی ہے جیسے لکڑی، گھاس وغیرہ یا پگھل جاتی یا نرم ہو جاتی ہے جیسے چاندی، سونا، تانبا، پیتل، لوہا وغیرہ دھاتیں وہ زمین کی جنس سے نہیں ہیں۔ان سے تیمّم جائز نہیں ہاں یہ دھاتیں اگر کان سے نکال کر پگھلائی نہ گئیں کہ ان پر مٹی کے اجزاء ہنوز باقی ہیں تو ان سے تیمّم جائز ہے۔بھیگی مٹی سے تیمّم جائز ہے جبکہ مٹی غالب ہو۔ (بہار شریعت ص ۵۴،۵۵ ج ۱)

غسل کا بیان

غسل سے مراد سارے جسم کا دھونا ہے۔

غسل فرض کی قسمیں :

غسل فرض کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔غسل جنابت ۲۔غسل حیض ۳۔غسل نفاس

• جنابت کی پھر دو قسمیں ہیں:

marfat.com

۱۔ جنابت بالجماع ۲۔ جنابت بالانزال

جب مرد و عورت جماع کریں تو وہ جنبی ہو جاتے ہیں، یعنی ان پر غسل واجب ہو جاتا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں حکم ہے، وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا۔ اگر تم جنبی ہو چکے ہو تو خوب طہارت حاصل کرو۔ (یعنی غسل کرو) جماع کی صورت میں انزال کا ہونا بھی شرط نہیں صرف حشفہ کا غائب ہو جانا کافی ہے جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے۔

حدیث نبوی ﷺ: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ. بخاری و مسلم و مسند احمد وَ زَادَ مُسْلِمٌ وَ اَحْمَدُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مرد جب عورت کی چار شاخوں (یعنی دو ہاتھوں، دو پاؤں) کے درمیان بیٹھے اور اس کے ساتھ جدوجہد کرے تو بے شک غسل واجب ہو گیا۔

تو معلوم ہوا کہ جماع میں وجوب غسل کیلئے انزال شرط نہیں صرف اس جدوجہد میں مصروف ہو جانا شرط ہے جسے احناف کثرہم اللہ نے غیوبت حشفہ سے تعبیر کیا ہے جیسا کہ دوسری روایت میں وضاحت موجود ہے۔

حدیث نبوی ﷺ: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ اَیُوْجِبُ الْمَاءَ اِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ اِذَا الْتَقَی الْخِتَانَانِ وَ غَابَتِ الْحَشَفَةُ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ اَنْزَلَ اَوْلَمْ یُنْزِلْ.

(رواہ طبرانی فی الاوسط بحوالہ زجاجۃ المصابیح ص ۱۱۲، ج ۱)

marfat.com

ترجمہ: جناب عمرو بن شعیب اپنے باپ سے پھر اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا غسل بغیر انزال بھی واجب ہو جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں جب حشفہ غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو گیا، انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

حدیث نبوی ﷺ: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

(مسند احمد، ترمذی، مسلم ص ۱۷۴۔ ج ۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب مرد اس کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھا پھر شرمگاہ چھوگئی تو غسل واجب ہو گیا۔

اس حدیث پاک میں صرف چھو جانے کا ذکر ہے لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی کی ایک دوسری روایت میں مرد کے محل ختنہ کا عورت کی شرمگاہ میں سے گزر جانیکی صراحت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ. (ترمذی ص ۱۴)

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب مرد کا حشفہ عورت کی شرمگاہ میں سے گزر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے

اس سے معلوم ہوا کہ صرف شرمگاہوں کے چھو جانے سے اگرچہ وضو ٹوٹ

marfat.com

جاتا ہے لیکن غسل واجب نہیں ہوتا جب تک حشفہ غائب نہ ہو جائے البتہ جماع کے علاوہ باقی صورت میں انزال شرط ہے، احتلام میں بھی اور استمناء میں بھی۔

جنابت بالانزال:

جب مرد وعورت کی منی شہوت کے ساتھ خارج ہو جائے اور عضو ڈھیلا پڑ جائے خواہ جماع کی صورت میں یا اس کے علاوہ کسی غیر طبعی صورت میں تو بھی غسل واجب ہو جاتا ہے۔

حدیث نبوی ﷺ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ. (مسلم شریف ص ۱۷۵)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ پانی سے پانی واجب ہو جاتا ہے۔ (یعنی جب انزال ہو جائے تو پانی کا استعمال یعنی غسل ضروری ہو جاتا ہے)

احتلام سے مرد وعورت پر غسل واجب ہو جاتا ہے

صرف ترجمہ پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جو اپنے کپڑے پر تری دیکھتا ہے لیکن اسے احتلام یاد نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا وہ غسل کرے اور ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا ہے جسے احتلام کا شک ہے لیکن کپڑوں پر تری نہیں پاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس پر کوئی غسل نہیں۔ (ترمذی ص ۱۴، ج ۱)

marfat.com

مذی، ودی، منی کی تعریف اور حکم

جناب قتادہ رضی اللہ عنہ اور جناب عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ تین چیزیں ہیں۔ (۱) منی (۲) مذی (۳) ودی

منی: منی تو ایسا پانی ہے جو کود کر نکلتا ہے اور اس کے اندر شہوت ہوتی ہے اور اسی سے بچہ پیدا ہوتا ہے پس اس میں تو غسل ہے۔

مذی: مذی تو ایسا پانی ہے جو اس وقت نکلتا ہے جب مرد اپنی بیوی سے کھیلتا ہے پس اس میں استنجاء اور وضو ہے۔

ودی: ودی تو وہ قطرات ہیں جو پیشاب کے ساتھ یا اس کے بعد نکلتے ہیں اس میں بھی استنجاء اور وضو ہے۔ (نصب الرایہ ص ۹۴)

جنبی کیلئے ناجائز کام

☆ قرآن پاک کو چھونا

☆ قرآن پاک کا پڑھنا

☆ مسجد میں داخل ہونا

☆ نماز پڑھنا، کیونکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے، لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ (یعنی بے وضو اور بے غسل آدمی اسے ہاتھ نہ لگائیں یا اسے صرف باطہارت لوگ ہاتھ لگائیں)

حدیث شریف: جناب عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کیلئے کتاب لکھی اس میں یہ حکم تھا کہ قرآن پاک کو صرف طاہر اور باوضو

marfat.com

شخص ہی ہاتھ لگائے۔ (مؤطا امام مالک ص ۱۸۵)

حدیث شریف: وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَحْجُبُہٗ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ اِلَّا الْجَنَابَۃُ.

(نصب الرایہ ص ۱۱۴، مشکوۃ ص ۴۹، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابوداؤد)

ترجمہ: جناب حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو قرآن کریم پڑھنے سے جنابت کے سوا کوئی چیز نہیں روکتی تھی۔

ان احادیث سے واضح ہوا کہ جنبی آدمی نہ تو قرآن مجید کو چھو سکتا ہے۔ اور نہ ہی پڑھ سکتا ہے لیکن بے وضو آدمی قرآن مجید کو چھو تو نہیں سکتا مگر زبانی تلاوت کر سکتا ہے۔ جناب حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ چار آدمی قرآن کریم نہیں پڑھ سکتے (یعنی پوری آیت) یا اس کی مثل،

(۱) جنبی

(۲) پیشاب یا پاخانہ کرنیوالا

(۳) جو شخص جماع میں مصروف ہو

(۴) اور جو آدمی حمام میں ننگا نہا رہا ہو۔

لیکن اگر ایک آیت سے کم ہو الگ الگ حروف ہوں تو پڑھنا جائز ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ یَقْرَءُ الْجُنُبُ مِنَ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا وَّاحِدًا. (جامع المسانید ص ۲۴۷)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

marfat.com

فرمایا کہ جنبی آدمی قرآن کریم میں سے ایک حرف پڑھ سکتا ہے)

جنبی کیلئے جائز کام

جنبی کیلئے غسل سے پہلے کھانا، پینا، سونا اور دوبارہ جماع کرنا جائز ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ اگر فوراً نہانا نہ چاہتا ہو تو ان کاموں سے پہلے وضو کرلے جیسے کے احادیث میں موجود ہے۔

حدیث نبوی ﷺ: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصِيْبُ مِنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَنَامُ وَلَا يَمُسُّ مَآءً فَاِنْ اسْتَيْقَظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ عَادَ وَاغْتَسَلَ.

(مؤطاامام محمد ص ۷۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات سے صحبت کر کے سو جاتے تھے اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے تھے پھر اگر آخر رات میں بیدار ہو جاتے تو پھر صحبت کرتے اور اس کے بعد غسل فرماتے۔

حدیث نبوی ﷺ: عَنْ عَائِشَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا) قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ كَفَّيْهِ (طحاوی شریف ص ۹۰)

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں جب کھانے پینے کا ارادہ فرماتے تو پہلے ہاتھ دھو لیتے:

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بغیر وضو اور غسل کھانا پینا، سونا، جماع کرنا جائز ہے۔ ہاں اس حالت میں وضو کر کے کھانا، پینا، سونا جماع کرنا زیادہ بہتر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

marfat.com

غسل حیض

حیض وہ خون ہے جو جوان اور تندرست عورت کے رحم سے چند دن ہر ماہ خارج ہوتا ہے۔ خون حیض کے رنگ مختلف ہوتے ہیں لیکن جب تک رطوبت بالکل سفید نہ آنے لگے اسے حیض ہی کہیں گے، خواہ اس کا رنگ سرخ ہو یا سیاہ، زرد یا مٹیالہ یا کوئی اور: جیسا کہ اس روایت میں موجود ہے۔

روایت : جناب علقمہ اپنی والدہ مرجانہ سے روایت کرتے ہیں جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی تھیں۔ وہ کہتی ہیں کہ عورتیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس وہ ڈبیاں بھیجا کرتی تھیں جن میں کرسف ہوتے تھے جن پر زرد رنگ کا خون حیض لگا ہوتا تھا وہ آپ سے نماز کے متعلق پوچھا کرتی تھیں آپ ان سے فرماتیں ابھی جلدی نہ کرو جب تک کہ چونے جیسا سفید رنگ نہ دیکھ لو، اس سے آپ کی مراد حیض سے پاک ہونا ہوتی تھی۔

حیض کی مدت

حیض کم از کم تین دن رات اور زیادہ سے زیادہ دس دن تک ہوتا ہے اگر تین دن سے کم ہو تو بھی حیض نہیں اور اگر دس دن سے زیادہ ہو تو وہ بھی حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے جیسا کہ روایت میں موجود ہے۔

حدیث نبوی ﷺ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَقَلُّ مَا یَکُوْنُ مِنَ الْحَیْضِ لِلْجَارِیَۃِ الْبِکْرِ وَ الثَّیِّبِ الثَّلَاثُ وَاَکْثَرُ مَا یَکُوْنُ الْمَحِیْضُ عَشَرَۃَ اَیَّامٍ فَاِذَا رَاَتْ اَکْثَرَ مِنْ عَشَرِ اَیَّامٍ فَھِیَ مُسْتَحَاضَۃٌ۔

marfat.com

(دار قطنی ص ۲۹۹، ج ۱۔ مستدلات حنفیہ ص ۳۴، زجاجۃ المصابیح ص ۱۵۳)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا، کنواری لڑکی اور شادی شدہ عورت کیلئے کم از کم حیض تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے پس جب اس سے بڑھ جائے تو وہ عورت مستحاضہ ہو گی۔

حائضہ کیلئے ناجائز کام

۱۔ حائضہ نماز نہیں پڑھ سکتی بلکہ اسے نماز معاف ہے۔

۲۔ حائضہ عورت قرآن کریم کو چھو نہیں سکتی۔

۳۔ حائضہ عورت قرآن مجید کی تلاوت بھی نہیں کر سکتی جیسا کہ حدیث پاک میں موجود ہے۔

حدیث نبوی ﷺ: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَقْرَءِ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَیْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ ۔ (ترمذی ص ۱۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حائضہ اور جنبی قرآن مجید نہ پڑھیں۔

۴۔ حائضہ عورت مسجد میں داخل نہیں ہو سکتی اور بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کر سکتی کیونکہ وہ بھی مسجد میں ہوتا ہے۔

۵۔ حائضہ جماع نہیں کروا سکتی۔

۶۔ حائضہ روزہ نہیں رکھ سکتی، لیکن بعد میں اس کی قضا ضرور کرے گی۔

marfat.com

حائضہ کیلئے جائز کام

۱۔ حائضہ عورت ایام حیض کے چھوڑے ہوئے روزے پاک ہونیکی صورت میں رکھے گی لیکن نماز بالکل معاف ہے اسے قضا نہیں پڑھے گی۔

۲۔ حائضہ عورت سے اس کا خاوند ناف اور گھٹنوں کی درمیانی جگہ چھوڑ کر باقی تمام جسم سے ہر طرح فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔

مستحاضہ کی تعریف اور اس کا حکم

مستحاضہ وہ عورت ہے جسے تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ ماہواری خون آتا ہو یا چالیس دن سے اوپر نفاس جاری رہتا ہو۔

مستحاضہ کا حکم یہ ہے کہ جب اس کے ایام عادت یا کل ایام حیض گزر جائیں تو ایک دفعہ غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے اور پھر ہر نماز کے شروع وقت میں وضو کر کے اس کے آخر وقت تک جتنی چاہے نمازیں پڑھتی رہے۔ خواہ فرض ہوں یا نفل، لیکن جب وقت ختم ہوگا تو اس کا وضو بھی رخصت ہو جائے گا پھر اگلے وقت کیلئے صرف نیا وضو کرے غسل کرنے کی ضرورت نہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے

حدیث نبوی ﷺ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ، قَالَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلاً وَّاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّاءُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ. (زجاجۃ المصابیح ص ۱۵۸)

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے مستحاضہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

marfat.com

اسے کہو کہ اپنے ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر ایک ہی دفعہ غسل کر کے آئندہ ہر نماز کے وقت وضو کرتی رہے۔

غسل نفاس

نفاس اس خون کو کہتے ہیں جو بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کو مقررہ ایام میں آتا ہے۔ نفاس کے زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہوتے ہیں لیکن کم کی کوئی حد نہیں ہے۔ اگر زچہ کو چالیس دن سے زیادہ خون جاری رہے تو وہ بھی مستحاضہ بن جاتی ہے، نفاس کا حکم یہ ہے کہ جب ایام عادت گزر جائیں اور خون بند ہو جائے تو عورت پر غسل فرض ہو جاتا ہے اور اگر چالیس دن پر بند ہو تو تب بھی غسل فرض ہے لیکن اگر چالیس دن کے بعد بھی خون جاری رہے تو ایک دفعہ غسل کر کے مستحاضہ کی طرح نماز پڑھنی شروع کر دے البتہ ایام نفاس کی نمازیں اسے معاف ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں موجود ہے۔

حدیث نبوی ﷺ: جناب مسہ ازدیہ کہتی ہیں کہ میں نے حج کیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ملی اور میں نے عرض کیا اے ام المومنین، سمرہ بن جندب عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ ایام نفاس کی نمازیں قضا کریں آپ نے فرمایا وہ قضا نہ کریں نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات چالیس دن تک نفاس میں بیٹھا کرتی تھیں آپ انہیں زمانہ نفاس کی نمازیں قضا کرنے کا حکم نہیں فرماتے تھے۔

(ابوداؤد شریف ص ۴۳)

marfat.com

غسل فرض کے فرائض

غسل کے تین فرض ہیں۔

۱۔ کلی کرنا

کہ منہ کے ہر پرزے گوشے ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر اُگل دینے کو کلی کہتے ہیں اگر چہ زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک نہ پہنچے یوں غسل نہ ہوگا، داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں زبان کی لہر کروٹ میں حلق کے کنارے تک پانی بہے، اور اگر دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں میں کوئی ایسی چیز جو پانی بہنے سے روکے جمی ہو تو اس کا چھڑانا ضروری ہے اگر چھڑانے میں ضرر اور حرج نہ ہو۔ اگر چھڑانے میں تکلیف ہو تو معاف ہے۔

۲۔ ناک میں پانی ڈالنا،

یعنی دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم جگہ ہے دھلنا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائے بال برابر جگہ بھی دھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا، ناک کے اندر رینٹھ سوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔

۳۔ تمام ظاہر بدن کا دھونا

اس طرح کہ سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک ایک بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے اگر رہ گئی تو غسل نہ ہوگا، اگر غسل ہی نہ ہوگا تو عبادت کس طرح صحیح ہوگی ایسے شخص کی عبادت قبول نہیں ہوتی، جسم میں کچھ مقام ایسے بھی ہیں جب تک اچھے طریقے سے کوشش کر کے پانی نہ پہنچایا جائے وہاں پانی نہیں پہنچتا مثلاً

marfat.com

بھوؤں اور مونچھوں اور داڑھی کے بال کا جڑ سے نوک تک اور ران کے نیچے کی کھال کا دھلنا، کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا مونہہ، کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائے، ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے منہ اُٹھائے نہ دھلے گا، بغلیں بے ہاتھ اُٹھائے نہ دھلیں گی، بازو کا ہر پہلو، پیٹھ کا ہر ذرہ، پیٹ کی بلٹیں اُٹھا کر دھوئیں، ناف کو انگلی ڈال کر دھوئیں جبکہ پانی بہنے میں شک ہو، جسم کا ہر رونگٹا جڑ سے نوک تک، ران اور پیڑو کا جوڑ، ران اور پنڈلی کا جوڑ جب بیٹھ کر نہائیں، دونوں سرین کے ملنے کی جگہ خصوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں، رانوں کی گولائی، پنڈلیوں کی کروٹیں، ذکر اور انثیین کے ملنے کی سطحیں بے جدا کئے نہ دھلیں گی، انثیین کی سطح زیریں جوڑ تک، انثیین کے نیچے جگہ جڑ تک، جس کا ختنہ نہ ہوا ہو اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے، (بہار شریعت ص ۲۷، ۲۸ ج ۱)

مسئلہ: عورتیں جو نیل پالش لگاتی ہیں یعنی ناخنوں پر روغن لگاتی ہیں جب تک یہ روغن ناخنوں سے اتار کر غسل نہ کریں گی غسل نہ ہوگا، اسی طرح وضو میں بھی ہے۔

غسل کی سنتیں اور اس کا طریقہ

۱۔ غسل کی نیت کر کے دونوں ہاتھ دھونا

۲۔ استنجاء کرنا

۳۔ ظاہری نجاست کا دھونا

۴۔ وضو کرنا

۵۔ سارے جسم پر تین دفعہ پانی بہانا

۶۔ پاک جگہ کھڑے ہو کر پاؤں دھونا، ان تمام کا ذکر اس حدیث میں موجود ہے

marfat.com

حدیث نبوی ﷺ : حضرت میمونہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے غسل جنابت کیلئے پانی رکھا تو آپ نے دو یا تین مرتبہ ہاتھ مبارک دھوئے پھر آپ نے اپنے ہاتھ برتن میں ڈال دیئے پھر اپنی فرج پر پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے اسے دھویا پھر اپنے بائیں ہاتھ کو زمین پر مار کر خوب رگڑا پھر نماز والا وضو فرمایا پھر اپنے سر پہ تین لپ بھر کر پانی ڈالا پھر اپنے باقی جسم (مبارک) کو دھویا پھر اس جگہ سے ہٹ گئے اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے پھر میں رومال لے کر آئی تو آپ ﷺ نے اسے واپس کر دیا۔ (مسلم شریف ص ۱۴۷)

اس روایت میں غسل مسنون کا طریقہ موجود ہے۔

عورتوں کا مینڈھیاں کھولنا ضروری نہیں

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورت جب غسل جنابت کرے تو اپنے بال نہ کھولے لیکن ان کی جڑوں میں پانی ڈال کر اُن کو تر کرے۔

(زجاجۃ المصابیح ص ۱۱۴، ج ۱)

جو غسل مسنون ہیں

☆ جمعۃ المبارک کیلئے

☆ عیدین کیلئے

☆ وقوف عرفہ کیلئے

☆ احرام باندھنے کیلئے (واللہ اعلم بالصواب)

فائدہ: بعض لوگ لاعلمی کی بنا پر یہ خیال کرتے ہیں کہ غسل کے وقت چونکہ انسان

marfat.com

ننگا ہوتا ہے اس لئے اس کا وضو نہیں ہو سکتا لہذا بعد الغسل اسے دوبارہ وضو کرنا چاہئے مگر یہ خیال غلط ہے بلکہ غسل سے پہلے کا کیا ہوا وضو باقی رہتا ہے، جب تک نواقض وضو سے کوئی چیز نہ پائی جائے جیسا کہ اس حدیث شریف میں وضاحت ہے۔

حدیث نبوی ﷺ : عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّاءُ بَعْدَ الْغُسْلِ، (مشکوۃ ۴۱)

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔

اوقات نماز

رب کائنات نے ارشاد فرمایا، اِنَّ الصَّلٰوۃَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا (سورۃ النساء) ترجمہ: بے شک نماز مومنین پر فرض ہے جس کا وقت مقرر ہے تو ہر نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا ضروری ہے۔

نماز فجر کا وقت

نماز فجر کا وقت طلوع صبح صادق سے لیکر طلوع شمس تک ہے۔

حدیث نبوی ﷺ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے،

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ . (ترمذی ص ۲۲ ج ۱، مسند امام احمد بن حنبل)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کا فرمان اقدس ہے کہ صبح کے وقت کی ابتداء صبح صادق کے طلوع کا وقت ہے اور اس کی انتہا سورج طلوع ہونے تک ہے۔

marfat.com

نماز فجر کا مستحب وقت

نماز فجر کا مستحب وقت اسفار ہے۔ اسفار سے مراد یہ ہے صبح کا اُجالا خوب پھیل جائے۔

حدیث نبوی ﷺ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے۔
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ ۔ (ترمذی ص ۲۲ ج ۱، ابوداؤد ص ۴۷ ج ۱)

ترجمہ: حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ صبح کی نماز اسفار میں ادا کرو، کیونکہ اس میں زیادہ اجر وثواب ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری شرح بخاری ص ۴۵، ج ۲ پر فرماتے ہیں۔ وصححہ غیر واحد کہ بہت سے محدثین نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

حدیث نبوی ﷺ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اَسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ ۔ (نسائی ص ۹۴، ج ۱)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس قدر تم اسفار میں نماز ادا کرو گے اس قدر اجر وثواب زیادہ ہوگا۔

حدیث نبوی ﷺ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے،
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ عَلَی الْفِطْرَةِ مَا اَسْفَرُوْا بِصَلٰوةِ الْفَجْرِ ، (طبرانی اوسط، مسند بزار، بحوالہ کنز العمال ص ۱۴۹، ج ۴)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت فطرت پر ہمیشہ قائم رہے گی جب تک کہ وہ صبح کی نماز اسفار میں ادا کرتی رہے گی۔

marfat.com

حدیث نبوی ﷺ : عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ نَوِّرْ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُبْصِرَ الْقَوْمُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِمْ مِنَ الْاَسْفَارِ . (رواه ابن ابی حاتم وابن عدی، والطیالسی، واسحاق وابن ابی شیبہ والطبرانی واسنادہ حسن، آثار السنن ص ۵۸)

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ صبح کی نماز کو روشنی میں پڑھو یہاں تک کہ لوگ روشنی کی وجہ سے اپنے تیر اندازی کے نشانے کو دیکھنے لگیں،

حدیث : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُسْفِرُ بِصَلٰوةِ الْغَدَاةِ ،، (معجم طبرانی کبیر ص ۲۵۸، ج ا)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی نماز خوب اُجالا کر کے پڑھتے تھے۔

حدیث : عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لِمُؤَذِّنِهِ اَسْفِرْ اَسْفِرْ يَعْنِيْ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ ، (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۲۱، ج ا۔ طحاوی شریف ص ۱۲۳، ج ا۔ مصنف عبدالرزاق ص ۵۶۹)

ترجمہ: حضرت علی بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا آپ اپنے مؤذن سے کہہ رہے تھے کہ خوب اُجالا کر، خوب اجالا کر مراد یہ تھی کہ صبح کی نماز اُجالے میں پڑھو۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اجْتَمَعَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ (ﷺ) عَلٰى شَيْءٍ مَا اجْتَمَعُوْا عَلَى التَّنْوِيْرِ بِالْفَجْرِ ، (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۲۲، ج ا۔ طحاوی

شریف ص ۱۲۶).

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا کسی چیز پر اتنا اتفاق رائے نہیں ہے جتنا اتفاق نماز فجر کے روشنی میں پڑھنے پر ہے۔

ان احادیث و آثار سے معلوم ہوا کہ فجر کی نماز خوب اُجالے میں پڑھنا افضل ہے اور زیادہ اجر کا باعث ہے اگرچہ غلس یعنی اندھیرے میں پڑھنا جائز ہے لیکن زیادہ افضل اسفار فجر میں ہی ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

وقت ظہر

ظہر کی نماز گرمیوں میں ٹھنڈے وقت پڑھنا چاہئے جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ میں موجود ہے۔

حدیث نبوی ﷺ: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ. (نسائی ص ۵۸ ج ۱)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز گرمی میں ٹھنڈے وقت میں پڑھتے تھے اور سردی میں جلد پڑھ لیتے تھے۔

حدیث نبوی ﷺ: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. (بخاری شریف ص ۷۷ ج ۱)

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے بھاپ سے ہوتی ہے،

ان احادیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ گرمیوں میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت

marfat.com

میں پڑھنی چاہیے جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اور سردیوں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنی چاہیے۔

نماز ظہر کی ابتداء وانتہاء

نماز ظہر کا وقت زوال شمس سے لیکر دو مثل سایہ تک ہے، جیسا کہ حدیث میں موجود ہے، حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی موقوف حدیث میں ہے۔

صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثْلَکَ وَالْعَصْرَ اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثْلَیْکَ

(موطا امام مالک ص ۵ باب وقوت الصلوۃ)

ترجمہ: ظہر کی نماز پڑھ جب تیرا سایہ تیرے مساوی ہو اور عصر کی نماز پڑھ جب تیرا سایہ دوگنا ہو۔

نماز عصر کا وقت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے،

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ وَيَسْقُطْ قَرْنُهَا الْاَوَّلُ، (مسلم شریف ص ۲۲۳ ج ۱)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نماز عصر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک کہ سورج زرد نہ پڑ جائے اور اس کا پہلا کنارہ غروب ہونے لگے۔

نماز عصر کا مستحب وقت

نماز عصر کا مستحب وقت اصفرار شمس سے پہلے تک ہے جیسا کہ روایات شاہد ہیں، حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے۔

marfat.com

حدیث نبوی ﷺ : قَالَ قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِیْنَةَ فَکَانَ یُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَادَامَتِ الشَّمْسُ بَیْضَاءَ نَقِیَّةً؟

(ابوداؤد ص ۶۵ ج ۱ باب فی صلوۃ العصر۔ ابن ماجہ شریف)

ترجمہ: حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم مدینہ منورہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نماز عصر تاخیر سے ادا فرماتے تھے، جب تک سورج صاف سفید رہتا۔

حدیث نبوی ﷺ : حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَأْمُرُ بِتَاخِیْرِ الْعَصْرِ .

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ نماز عصر کی تاخیر کا حکم دیا کرتے تھے۔

(مسند امام احمد۔ دار قطنی ص ۳۴۵، ج ۱، بیہقی، طبرانی)

فرمان سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ :

خلیفہ راشد امیر المومنین، امام المتقین انتخاب رسول مراد مصطفیٰ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمایا،

صَلِّ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ نَقِیَّةٌ قَبْلَ اَنْ تَدْخُلَهَا صُفْرَةٌ .

(موطا امام مالک ص ۵)

ترجمہ: نماز عصر سورج میں زردی آنے سے قبل اس وقت ادا کرو جب کہ سورج سفید ہو۔

عمل صحابی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز عصر تاخیر سے ادا کرتے تھے جیسا

marfat.com

کہ اس روایت میں موجود ہے۔ "اِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ یُؤَخِّرُ الْعَصْرَ" (طبرانی کبیر)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عصر کی نماز تاخیر سے ادا فرماتے تھے۔

حدیث نبوی ﷺ: عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ الْکُوْفَۃِ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بِالْعَصْرِ وَ شَیْخٌ جَالِسٌ فَلَامَہٗ وَقَالَ اَنَّ اَبِیْ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَامُرُ بِتَاخِیْرِ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ فَسَأَلْتُ عَنْہُ فَقَالُوْا ھٰذَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ.

(رواہ الدارقطنی ص ۲۴۴، ج ۱۔ زجاجۃ المصابیح ص ۱۷۲)

ترجمہ: جناب عبدالرحمٰن بن نافع سے روایت ہے کہ میں کوفہ کی جامع مسجد میں داخل ہوا تو موذن نے عصر کی اذان پڑھی وہاں ایک بزرگ تشریف فرما تھے انہوں نے موذن کو ملامت کی اور کہا میرے والد نے مجھے بتلایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اس نماز کی تاخیر کا حکم فرمایا کرتے تھے میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہیں، تو لوگوں نے کہا یہ عبداللہ بن رافع بن خدیج ہیں۔

اثر علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ:

وَعَنْ زِیَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ النَّخْعِیِّ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا مَعَ عَلِیٍّ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) فِی الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اَلصَّلٰوۃُ فَقَالَ اِجْلِسْ فَجَلَسَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ لَہٗ ذٰلِکَ فَقَالَ عَلِیٌّ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) ھٰذَا الْکَلْبُ یُعَلِّمُنَا الصَّلٰوۃَ فَقَامَ عَلِیٌّ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) فَصَلّٰی بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ کُنَّا فِیْہِ جُلُوْسًا فَجَثَوْنَا الرُّکَبَ لِنُزُوْلِ

marfat.com

الشَّمْسِ لِلغُرُوْبِ نَتَرَاهَا،

(زجاجۃ المصابیح ص ۱۷۳، ج ۱۔ مستدرک حاکم، دارقطنی ص ۳۴۴، ج ۱)

ترجمہ: جناب زیاد بن عبداللہ نخعی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جامع مسجد (کوفہ) میں بیٹھے تھے کہ مؤذن آگیا اور کہنے لگا نماز، نماز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹھ جا وہ بیٹھ گیا اور پھر دوبارہ وہی بات کہنے لگا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غصہ سے فرمایا، یہ کتا ہمیں نماز کی تعلیم دیتا ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اُٹھے اور ہمیں عصر کی نماز پڑھائی، پھر ہم لوٹ کر اپنے اس مقام پر آئے جہاں پہلے بیٹھے ہوئے تھے تو ہم گھٹنوں کے بل ہو کر ایک دوسرے کو سورج غروب کیلئے جھکتا ہوا دکھا رہے تھے۔ (اس کی سند میں عبداللہ بن رافع ہے جس کو دارقطنی نے کہا ہے کہ یہ راوی قوی نہیں ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ یہ جرح مبہم ہے مفسر نہیں ہے اور جرح مبہم غیر مفسر قبول نہیں ہے جبکہ غیر مقلدین کا محدث علامہ ارشاد الحق اثری نے توضیح الکلام کتاب میں کہا ہے کہ۔ پھر امام دارقطنی کے الفاظ ہیں لیس بالقوی، جس میں درجہ کاملہ کی نفی ہے جو اس کے صدوق ہونے کے منافی نہیں توضیح الکلام ص ۳۱۲، نیز ص ۱۶۸ پر لکھتے ہیں کہ لیس بالقوی کا لفظ صدوق کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ نیز صفحہ ۱۶۹ پر لکھتے ہیں کہ بحوالہ علامہ عبدالحی لکھنوی صاحب کہ راوی پر صرف لیس بالقوی کی جرح کا ہونا اس کی حدیث کے حسن ہونے کے منافی نہیں اگرچہ وہ صحیح نہیں۔ تاہم حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے امام ابن سعد کی طرف سے عبداللہ بن رافع بن خدیج کی توثیق بھی نقل کی ہے، قال ابن سعد، عبداللہ بن رافع، ثقہ قلیل الحدیث وذکرہ ابن حبان فی الثقات، لسان المیزان ص ۲۸۴، ادارہ تالیفات اشرفیہ

marfat.com

ملتان ؛ یعنی امام ابن سعد نے کہا کہ یہ راوی ثقہ ہے اگرچہ قلیل الحدیث ہے اور امام ابن حبان نے اس کو ثقات میں داخل کیا ہے۔

اثرِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ : عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِیْ مِقْدَارِ لَیْلَتَیْنِ مِنَ الْھِلَالِ،

(جامع المسانید ص ۲۹۴، ج ۱ اخرجہ الحافظ طلحہ بن محمد فی مسندہ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عصر اس وقت پڑھا کرتے تھے جب کہ سورج اس مقام پر ہوتا جہاں دوسری رات کا چاند ہوتا ہے، دوسری رات کا چاند یقیناً اسی جگہ پر ہوتا ہے جہاں زردی چھانے سے پہلے سورج ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ اس وقت تک تاخیر عصر مستحب ہے۔

نماز مغرب کا وقت

نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب سے لے کر غروب شفق تک ہے، امام الائمہ سرتاج محدثین امام الفقہاء، سراج امت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد مغربی اُفق پر دکھائی دیتی ہے۔

حدیث نبوی ﷺ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِیْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَاَنَّ آخِرَ وَقْتِھَا حِیْنَ یَغِیْبُ الْاُفُقُ۔

(ترمذی ص ۲۲، ج ۱۔ مسند امام احمد)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مغرب کا اول وقت غروب شمس ہے اور اس کا آخری وقت اُفق (یعنی شفق) کا غائب ہونا ہے۔

marfat.com

مغرب کا مستحب وقت

مغرب کی نماز ہمیشہ غروب آفتاب کے فورا بعد ادا کرنا مستحب ہے، جیسا کہ یہ مضمون کئی احادیث میں موجود ہے، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے۔

حدیث نبوی ﷺ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَیْرٍ اَوْ قَالَ عَلَی الْفِطْرَۃِ مَا لَمْ یُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ. (ابوداؤد ص ۶۶ ج ا۔ مشکوۃ ص ۶۱)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت بھلائی پر قائم رہے گی یا فرمایا فطرت پر قائم رہے گی جب تک مغرب میں تاخیر نہیں کرے گی،

حدیث نبوی ﷺ: عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ صَلٰوۃُ الْمَغْرِبِ مَعَ سُقُوْطِ الشَّمْسِ بَادِرُوْہَا طُلُوْعَ النَّجْمِ. (زجاجۃ المصابیح ۱۷۳، ج ا۔ طبرانی کبیر، دارقطنی۔ مسند احمد)

ترجمہ: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نماز مغرب غروب شمس کے متصل ہی پڑھا کرو ستارے نکلنے سے پہلے اس میں جلدی کیا کرو۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ نماز مغرب کو اول وقت میں پڑھنا ہی مستحب ہے

نماز عشاء کا وقت

نماز عشاء کا اول وقت اگرچہ غروب شفق کے فوراً بعد شروع ہو جاتا ہے لیکن مستحب وقت ایک تہائی رات گزرنے پر ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں ہے۔

marfat.com

حدیث نبوی ﷺ: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یُؤَخِّرُوا الْعِشَآءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِهٖ. (ترمذی ص۲۳، ج۱۔ مسند امام احمد۔ مشکوۃ ص ۶۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑ جانے کا احساس نہ ہوتا تو انہیں حکم دیتا کہ عشاء کو تہائی رات بلکہ نصف رات تک مؤخر کر کے پڑھا کرو۔

وتروں کا مستحب وقت

وتروں کا مستحب وقت تہجد کے بعد طلوع فجر سے پہلے ہے، جسے خوف ہو کہ آخر رات میں بیدار ہو کر وتر نہیں پڑھ سکے گا اسے چاہئے کہ وہ شروع رات میں ہی پڑھ لے اور جسے امید ہو کہ آخر رات اٹھ جائے گا تو اسے پچھلی رات ہی پڑھنے چاہئے ،جیسا کہ روایات میں ہے۔

حدیث نبوی ﷺ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے خوف ہو کہ آخر رات کو نہیں اُٹھ سکے گا وہ شروع رات میں وتر پڑھ لے اور جسے آخر رات اٹھ جانے کی امید ہو وہ اخیر رات ہی وتر پڑھے۔ (مسلم شریف ص ۲۷۸)

اوقات مکروہہ

☆ طلوع

☆ غروب

marfat.com

☆ نصف النہار

ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا یوہیں سجدہ تلاوت وسجدہ سہو بھی ناجائز ہے۔البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگر چہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا، طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے جس کی مقدار کنارہ چمکنے سے ۲۰ منٹ تک ہے، اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے ڈوبنے تک غروب ہے۔ یہ وقت بھی ۲۰ منٹ ہے، نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی یعنی آفتاب ڈھلکنے تک ہے جس کو ضحوہ کبری کہتے ہیں، یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک آج جو وقت ہے اس کے برابر، برابر دو حصے کریں۔ پہلے حصہ کے ختم پر ابتدائے نصف النہار شرعی ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک وقت استوا ممانعت ہر نماز ہے۔

(عالم گیریہ، درمختار، فتاوئی رضویہ، بحوالہ بہار شریعت ص ۱۵، ج ۱ حصہ سوم)

ان اوقات میں قضا نماز ناجائز ہے اور اگر قضا نماز شروع کر لی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت غیر مکروہ میں پڑھے۔ (بہار شریعت ص ۱۶، ج ۱ حصہ سوم)

فجر کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک نوافل پڑھنا مکروہ ہے البتہ فوت شدہ نماز کی قضاء پڑھ سکتے ہیں۔ طلوع آفتاب سے اس کے بلند ہونے تک یہ تقریباً بیس منٹ کا وقت ہے اس دوران نوافل پڑھنا مکروہ ہے حتیٰ کہ فرض نماز کی قضا بھی جائز نہیں، زوال کے وقت بھی نوافل و فرائض پڑھنا مکروہ ہے، عصر کی نماز کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

marfat.com

اذان کا بیان

اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک نے ارشاد فرمایا، وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا وَّ لَعِبًا، ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ۔(سورالمائدہ)

ترجمہ: اور جب تم نماز کیلئے اذان دیتے ہو تو وہ (کافر) اسے ہنسی اور کھیل بناتے ہیں یہ اس وجہ سے کہ وہ لوگ بے عقل ہیں۔

اس آیہ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اذان کا ادب واحترام لازم ہے، اذان میں اللہ تعالیٰ کی توحید، عظمت، کبریائی کا بیان ہے۔ اذان میں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت مبارکہ کا بیان ہے۔

اذان میں کامیابی فلاح کی دعوت کا اعلان ہے، اذان میں نماز کی طرف بلایا جاتا ہے، ان تمام چیزوں کا ذکر بصورت اذان دن رات میں پانچ دفعہ اعلان کیا جاتا ہے، سعادت مند حضرات یہ اعلان سماعت کرنے کے بعد اسے عملی جامہ پہنانے میں مصروف ہو جاتے ہیں اور دین و دنیا کی نعمتیں اور خیر و برکات حاصل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق خیر عطا فرمائے۔ آمین

مؤذن کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَلَا شَیْءٌ اِلَّا شَھِدَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔ (بخاری ص ۸۶، ج ا۔ مشکوۃ ص ۶۴)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں

marfat.com

تک جن اور انسان اور جو چیز بھی اس کی آواز سنتی ہے وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دے گی۔

حدیث پاک:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا کُتِبَ لَہٗ بَرَآءَۃٌ مِّنَ النَّارِ، (ترمذی ص۲۹ ج۱۔ مشکوۃ ص۲۵)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ثواب کیلئے سات سال اذان دی اس کیلئے آگ سے نجات لکھ دی گئی ہے۔

اذان کے الفاظ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے۔ کہ خواب میں فرشتہ نے اذان کی اس طرح تعلیم دی۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جب میں نے صبح کی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا تھا

marfat.com

آپ ﷺ کو عرض کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا یہ خواب حق ہے ان شاء اللہ تم بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے ہو کر ان کو ان کلمات کی تلقین کرو جو تم نے دیکھے ہیں وہ اذان دیں کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز ہیں تو میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ کی تلقین کرنے لگا اور وہ اذان دیتے گئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں یہ آواز سنی تو وہ جلدی میں اپنی چادر کھینچتے ہوئے نکلے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے بے شک میں نے ویسے خواب دیکھا جیسے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو سکھلایا گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "فللہ الحمد" (ابوداؤد شریف ص ۷۹ ج ۱ باب کیف الاذان، مسند امام احمد ص ۴۳ ج ۴، ابن ماجہ، صحیح بن خزیمہ، صحیح ابن حبان، بیہقی، نصب الرایہ۔

ان تمام کتابوں میں یہ حدیث سند صحیح کے ساتھ مروی ہے۔

اذان میں ترجیع نہیں ہے

اذان میں ترجیع کا مطلب یہ ہے کہ شہادت کے کلمات پہلے دو، دو مرتبہ درمیانی آواز میں کہے جائیں پھر ان کو زیادہ بلند آواز سے دو، دو مرتبہ کہا جائے مذکورہ حدیث شریف سے واضح ہوتا ہے کہ اذان میں ترجیع نہیں ہے۔

ایک اور حدیث

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "اِنَّمَا کَانَ الْاَذَانُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ" (ابوداؤد ص ۸۳ ج ۱، نسائی

marfat.com

ص ۱۰۳ ج ۱، صحیح ابن خزیمہ دار قطنی، نصب الرایہ میں ہے اس کی سند صحیح ہے۔

ترجمہ: کہ رسول اللہ ﷺ کے مقدس عہد میں اذان کے دو، دو کلمے تھے یہ حدیث بھی عدم ترجیع پر صریح ہے۔

اقامت کے کلمات دو، دو بار کہے جائیں

حدیث شریف:

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو اذان کے انیس (۱۹) کلمات سکھائے اور اقامت کے سترہ (۱۷)۔

(ترمذی شریف ص ۴۸، ج ۱۔ نسائی ص ۷۳، ج ۱)

حدیث شریف:

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اذان کے انیس (۱۹) کلمات تعلیم کیے اور اقامت کے ۱۷ سترہ۔ اذان کے کلمات تو ذکر کر دیئے گئے ہیں اقامت کے ۱۷ کلمات اسطرح ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

marfat.com

(ابن ماجہ ص ۵۲، ابوداؤد شریف ص ۷۳)

حدیث شریف:

عبدالعزیز بن رفیع نے کہا۔ سَمِعْتُ اَبَا مَحْذُوْرَۃَ یُؤَذِّنُ مَثْنٰی مَثْنٰی وَ یُقِیْمُ مَثْنٰی مَثْنٰی، (طحاوی شریف ص ۹۵ ج ۱)

ترجمہ: کہ میں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو سنا وہ اذان میں دو، دو دفعہ کلمات کہتے تھے، اور اقامت میں بھی اسی طرح دو، دو کلمات:

اسی طرح حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی کلمات اقامت دو، دو مرتبہ مروی ہیں دیکھئے۔ (مصنف عبدالرزاق ص ۴۶۲، ج ۱۔ طحاوی ص ۹۴، ج ۱)

اسی طرح حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے بھی اقامت کے کلمات دو، دو مرتبہ مروی ہیں۔ دیکھئے (طحاوی شریف ص ۹۵، ج ۱)

اسی طرح اقامت کے دو، دو مرتبہ کلمات حضرت علی شیر خدا حیدر کرار رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہیں دیکھئے، (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۰۶ ج ۱)

اسی طرح اقامت کے دو، دو مرتبہ کلمات حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہما کے شاگردوں سے بھی مروی ہیں۔ دیکھئے

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۰۶، ج ۱)

اسی طرح دو، دو کلمات اقامت، حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ اور حضرت ابو العالیہ سے بھی مروی ہیں دیکھئے (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۴۰۶، ج ۱)

marfat.com

فجر کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کا اضافہ

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے آپ کو اذان کی تعلیم دی اور فرمایا

ترجمہ: اگر صبح کی نماز ہو تو (اذان کے آخر میں) کہو، اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ. لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(ابوداؤد ص ۷۹، ج ا باب کیف الاذان)

حدیث شریف:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

یہ بات سنت ہے کہ جب مؤذن صبح کی اذان میں حی علی الفلاح کہے تو اس کے بعد الصلوۃ خیر من النوم کہے۔

(دار قطنی ص ۲۴۳، ج ا۔ ادارہ نشر السنہ ملتان۔ صحیح ابن خزیمہ)

اذان کا جواب اور اس کی فضیلت

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر (اس کے جواب میں) تم کہو اللہ اکبر اللہ اکبر۔ پھر مؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ تو جواب دینے والا کہے، اشہد ان لا الہ الا اللہ، پھر مؤذن کہے اشہد ان محمد رسول اللہ تو جواب دینے والا کہے اشہد ان محمد رسول اللہ پھر مؤذن کہے، حی علی الصلوۃ تو جواب دینے والا کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ، پھر مؤذن کہے حی علی الفلاح تو جواب دینے والا کہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ، پھر مؤذن کہے اللہ اکبر

marfat.com

اللہ اکبر تو جواب دینے والا کہے، اللہ اکبر اللہ اکبر پھر مؤذن کہے لا الہ الا اللہ تو جواب دینے والا کہے، لا الہ الا اللہ اور یہ کہنا دل سے ہو (اخلاص سے ہو) جواب دینے والا جنت میں جائے گا۔ (مسلم شریف ص ۱۶۴، ج ۱۔ مشکوۃ ص ۶۵)

اذان کے بعد کی دعا اور اس کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَآءَ " اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ آتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

(بخاری شریف ص ۸۶، ج ۱ باب الدعاء عند النداء)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اذان سنتے وقت یہ دعا کرے اے اللہ، اس دعوت کامل اور نماز قائمہ دائمہ کے رب محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انکو مقام محمود پر سرفراز فرما جس کا آپ نے وعدہ فرمایا ہے قیامت کے دن اس شخص کیلئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

نوٹ: بیہقی شریف کی ایک روایت میں مذکورہ دعا کے آخر میں، اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادُ کا اضافہ بھی ہے۔

آپ ﷺ کا نام سنکر انگوٹھے چومنا اور درود وسلام پڑھنا

حضور پُرنور شافع یوم النشور، صاحب لولاک ﷺ کا نام پاک اذان میں سنتے وقت انگوٹھے یا انگشتان شہادت چوم کر آنکھوں سے لگانا قطعاً جائز جس کے جواز

marfat.com

پر مقام تبرع میں دلائل کثیر، قائم اور خود اگر کوئی دلیل خاص نہ ہوتی تو منع پر شرع سے دلیل نہ ہونا ہی جواز کیلئے دلیل کافی ہے۔ جو نا جائز بتائے ثبوت دینا اس کے ذمہ ہے۔ کہ قائل جواز متمسک باصل ہے اور متمسک باصل محتاج دلیل نہیں۔

(منیر العین ص ۱۴۱ از۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

استاذ المحدثین، امام المحققین، شہنشاہ فقاہت جامع فضل وکمال مشرب فیض وکرم ناشر رشد و ہدایت امام اجل امام کبیر غوث وقت، قطب زماں فقیہ اعظم حضرت خواجہ ابو الخیر محمد نور اللہ نعیمی قادری رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ نوریہ شریف صفحہ ۲۰۳ جلد ا پر فرماتے ہیں، انگوٹھوں کا چومنا اصل میں کم از کم مباح ضرور ہے، کہ شرع مطہر سے اس کی ممانعت نہیں آئی اور جب نیت تعظیم محبوب اعظم ﷺ سے چومے جاتے ہیں تو مستحب وعبادت بن جاتا ہے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ انما الاعمال بالنیات صحیح بخاری شریف کی پہلی حدیث یہی ہے۔ (یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے) پھر ص ۲۰۴ پر فرماتے ہیں، تو جو قول فعل تعظیم پر دال ہوگا وہ کم از کم جائز و مستحسن ضرور ہوگا لہذا فتح القدیر ص ۹۴، ج ۳۔ فتاویٰ عالمگیری ص ۳۸۲، ج ا میں ہے کل ما کان ادخل فی الادب والاجلال کان حسنا پس تقبیل ابہامین (یعنی انگوٹھوں کا چومنا) جو دال بر تعظیم ہے ضرور جائز و مستحسن ہوئی، ملخصا بقدر الحاجہ)

محدث مکہ، مفتی مکہ حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

ترجمہ پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

" دونوں شہادت کی انگلیوں کے پوروں سے انہیں چومنے کے بعد آنکھوں

marfat.com

کا مسح کرنا جس وقت مؤذن اشہد ان محمد رسول اللہ کہے تو سننے والا ، اشہد ان محمد عبدہٗ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا۔ کہے اور یہ فعل کرے، اسے دیلمی نے فردوس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو یہ کام کرے اس کیلئے میری شفاعت حلال ہوگئی، سخاوی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں

فائدہ:

(باعتبار صحت وقوت حدیث کی تین قسمیں ہیں، ۱۔صحیح ۲۔حسن ۳۔ضعیف محدثین کی اصطلاح میں صحیح حدیث سب سے اعلی درجہ کی حدیث ہے اس کے بعد حدیث حسن اور اس کے بعد حدیث ضعیف۔ محدثین جب یہ فرمائیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے تو اس کا وہ مطلب نہیں جو منکرین تقبیل ابہامین بیان کرتے ہیں بلکہ اس میں صرف درجہ صحیح کی حدیث کی نفی ہے اور صحیح کی نفی سے درجہ حسن کی یا ضعیف کی نفی نہیں ہوتی جیسا کہ محدث مکہ امام اجل ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے موضوعات کبیر میں وضاحت کی ہے، قلت لایلزم من عدم صحتہ نفی وجود حسنہ وضعفہ۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ صحت کی نفی سے حدیث حسن یا ضعیف کی نفی نہیں ہوتی۔ مترجم موضوعات کبیر ص ۱۱۸) اور شیخ احمد الرداد نے اسے اپنی کتاب موجبات الرحمہ میں روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں اور سند بھی منقطع ہے اور وہ یہ روایت خضر علیہ السلام سے کرتے ہیں اور اس مضمون میں جتنی بھی روایات مروی ہیں کوئی بھی صحیح نہیں۔ (امام سخاوی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کی صحت نفی کی ہے نہ کہ درجہ حسن کی یا ضعیف کی۔ تو یہ حدیث حسن ہے حد درجہ ضعیف تو ضعیف حدیث بھی

marfat.com

فضائل و مناقب میں معتبر ہے جیسا کہ ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ والضعیف یعمل بہ فی فضائل الاعمال اتفاقا ،مترجم موضوعات کبیر ص ۳۴۸ ، اور ضعیف حدیث پر بالاتفاق فضائل میں عمل کیا جائے گا ، اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ یہ حدیث حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک موقوف ہے تو ملا علی قاری فرماتے ہیں ان موقوف الصحابہ حجۃ عندنا ۔ مترجم ملا علی قاری ص ۲۱۸ ، یعنی وہ حدیث جو صحابہ تک موقوف ہو ہمارے نزدیک حجت ہے ۔) ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ قول ثابت ہو گیا تو عمل کیلئے کافی ہے کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑلو۔

(مترجم موضوعات کبیر ملا علی قاری ص ۳۴۹،۳۸)

علامہ سید احمد طحطاوی علیہ الرحمہ کا فرمان

آپ فرماتے ہیں ، ذکر کیا ہے قہستانی نے کنز العباد سے:

اَنَّہٗ یُسْتَحَبُّ اَنْ یَقُوْلَ عِنْدَ سِمَاعِ الْاُوْلٰی مِنَ الشَّھَادَتَیْنِ لِلنَّبِیِّ ﷺ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، وَعِنْدَ سِمَاعِ الثَّانِیَۃِ ، قُرَّتْ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ ، بَعْدَ وَضْعِ اِبْھَامَیْہِ عَلٰی عَیْنَیْہِ ، فَاِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ قَائِدًا لَّہٗ فِی الْجَنَّۃِ ، وَذَکَرَ الدَّیْلِمِیُّ فِی الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَرْفُوْعًا ، مَنْ مَسَحَ الْعَیْنَ بِبَاطِنِ اَنْمُلَۃِ السَّبَّابَتَیْنِ بَعْدَ تَقْبِیْلِھِمَا عِنْدَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا حَلَّتْ لَہٗ

marfat.com

شَفَاعَتِیْ ، وَكَذَا رُوِیَ عَنِ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِمِثْلِهٖ يُعْمَلُ فِی الْفَضَائِلِ . (حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح ص ۱۶۵)

ترجمہ: مستحب ہے پہلی شہادت کے وقت صلی اللہ علیک یا رسول اللہ کہنا اور دوسری شہادت کے وقت قرت عینی بک یا رسول اللہ (یعنی اے اللہ تعالیٰ کے رسول آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں) پھر یہ کہنا اے اللہ نفع دے مجھے سمع اور بصر کے ساتھ دونوں انگوٹھے آنکھوں پر رکھنے کے بعد پس بے شک آپ ﷺ اس کو (یعنی اس عمل کے کرنے والے کو) جنت میں لے جائیں گے،اور ذکر کیا دیلمی نے فردوس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ، کہ جس نے شہادت کی انگلیوں کے پورے چوم کر آنکھوں پر رکھے جس وقت مؤذن کہے، اشھد ان محمد رسول اللہ ، اور یہ کہے اشھد ان محمد اعبدہ رسولہ رضیت باللہ ربا، یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے عبد خاص اور اس کے سچے رسول ہیں اور میں راضی ہوا اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور جناب محمد مصطفےٰ ﷺ کے نبی ہونے پر۔تو اس کیلئے میری شفاعت حلال ہے اور اسی طرح حضرت خضر علیہ السلام سے بھی روایت کی گئی ہے اور اس کی مثل فضائل میں عمل کیا جائیگا۔دیکھئے جناب اس عبارت میں علامہ سید احمد طحطاوی علیہ الرحمہ نے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھنا اور درود پڑھنا اس فعل کو مستحب لکھا ہے،اور اس عمل کے کرنے والے کو حضور ﷺ جنت میں لے جائیں گے اور یہ کہ اس پر آپ کی شفاعت حلال ہے اور یہ کہ اس طرح کی ایک روایت حضرت خضر علیہ السلام سے بھی روایت کی گئی ہے اور یہ کہ اس طرح کی روایت پر فضائل میں عمل کیا جائیگا۔

marfat.com

دیو بندیوں اور وہابیوں غیر مقلدوں کے ممدوح علامہ عبدالحی لکھنوی کا فتویٰ کہ یہ عمل مستحب ہے

علامہ عبدالحی لکھنوی صاحب سے سوال ہوا، حضور سرور عالم ﷺ کا نام اذان یا غیر اذان میں سن کر انگوٹھے چومنا کیسا ہے۔

جواب: بعض فقہاء کے نزدیک مستحب ہے جامع الرموز میں ہے اِعْلَمْ انّہ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُّقَالَ عِنْدَ سِمَاعِ الْاَوَّلِ مِنَ الشَّهَادَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعِنْدَ سِمَاعِ الثَّانِيَةِ قُرَّةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثم قَالَ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَ بَعْدَ وَضْعِ ظُفْرِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ فَاِنَّهٗ ﷺ يَكُوْنُ قَائِدًا لَهٗ اِلَى الْجَنَّةِ كَذَا فِي كَنْزِ الْعِبَادِ۔

ترجمہ: جاننا چاہئے کہ (اذان میں پہلی شہادت کو سن کر صلی اللہ علیک یا رسول اللہ اور دوسری کو سن کر قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اور پھر اللہم متعنی بالسمع والبصر کہنا مستحب ہے اس کے بعد دونوں ہاتھوں کے دونوں ناخنوں کو آنکھوں پر رکھے پس آنحضرت ﷺ اس شخص کو جنت میں لیجائیں گے ایسا ہی کنز العباد میں ہے۔

(مجموعہ فتاویٰ عبدالحی ص ۱۸۹ ج ۱ کتاب الصلوۃ)

قارئین کرام! دیکھئے عبارت کتنی صاف، واضح ہے کہ علامہ عبدالحی لکھنوی نے فقہاء کرام کی زبانی اس عمل مبارک کو مستحب قرار دیا ہے اور اس کے کرنے والے کیلئے جنت کی بشارت کا ذکر کیا ہے، دیوبندی اور غیر مقلدین سے یہ سوال ہے کہ بتاؤ علامہ عبدالحی لکھنوی اس عمل کو مستحب کہنے کے بعد تمہارے نزدیک کیا ہیں، اگر ہمت ہے تو بیان کرو۔

marfat.com

دیوبندیوں کے ایک اور علامہ عبدالشکور لکھنوی کا فتویٰ

دیوبندی علامہ عبدالشکور صاحب لکھتے ہیں، اذان سننے والے کو مستحب ہے کہ پہلی مرتبہ اشہدان محمد رسول اللہ سنے تو یہ بھی کہے، صلی اللہ علیک یارسول اللہ اور جب دوسری مرتبہ سنے تو اپنے دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں کے ناخنوں کو آنکھ پر رکھ کر کہے، قُرَّۃُ عَینِی بِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِی بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ۔

(جامع الرموز، کنز العباد۔ علم الفقہ ص ۱۵۹، حصہ دوم)

اس فتویٰ میں بھی دیوبندی مسلک کے جید عالم نے انگوٹھے چومنے کے عمل کو مستحب قرار دیا ہے اور یہ کتاب یعنی جس کا حوالہ ابھی ذکر ہوا ہے یعنی علم الفقہ کا یہ وہ کتاب ہے جس پر دیوبندیوں کے مفسر قرآن، محدث علامہ مفتی محمد شفیع کی تقریظ موجود ہے۔

تو معلوم یہ ہوا کہ آپ ﷺ کا نام اقدس اذان اور غیر اذان میں سن کر انگوٹھے یا دونوں شہادت کی انگلیاں چوم کر آنکھوں پر لگانے کے بعد درود شریف پڑھنا یہ مستحب عمل ہے۔

جو حضرات اس مبارک عمل کو گمراہی، بدعت سیئہ کہتے ہیں وہ حضرات متشدد، متعصب ہیں ان کو اپنے اس غلط فیصلے پر نظر ثانی کرنی چاہئے اور محبت کے ساتھ نام اقدس چومنے والوں کو بدعتی کہنے سے باز رہنا چاہئے۔

marfat.com

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ کا عقیدہ

فقہ حنفی کی مشہور کتاب شامی شریف میں علامہ ابن عابدین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ۔ وَاعْلَمْ اَنَّهٗ یستحب ان یقال عند سماع الاولیٰ من الشهادة صلی اللہ علیک یا رسول اللہ و عند الثانیه منها قرة عینی بک یارسول اللہ ثم یقال اللھم متعنی بالسمع و البصر بعد وضع ظفری الابهامین علی العینین فانه ﷺ یکون له قائدا الی الجنة.

(شامی شریف ص ۳۷۰ ج ۱ مطبوعہ مصر)

ترجمہ: جان لو بیشک اذان کی پہلی شہادت کے سننے پر صلی اللہ علیک یارسول اللہ اور دوسری شہادت کے سننے پر قرة عینی بک یارسول اللہ کہنا مستحب ہے پھر اپنے انگوٹھوں کے ناخن چوم کر اپنی آنکھوں پر رکھے اور کہے اللھم متعنی بالسمع والبصر تو حضور اکرم ﷺ ایسا کرنے والے کو اپنے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔

عمدة المفسرین حضرت علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ کا فرمان تفسیر روح البیان میں

عمدة المفسرین حضرت علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ اپنی شہرہ آفاق تفسیر روح البیان میں روایت نقل فرماتے ہیں۔

ترجمہ پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں جناب حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی ملاقات کا اشتیاق ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ وہ تمہاری پشت سے

marfat.com

آخری زمانے میں ظہور فرمائیں گے، تو حضرت آدم علیہ السلام نے آپ کی ملاقات کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے دائیں ہاتھ کے کلمے کی انگلی میں نور محمدی ﷺ چمکایا تو اس نور نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھی اسی واسطے اس انگلی کا نام کلمے کی انگلی ہوا، جیسا کہ روض الفائق میں ہے یا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک ﷺ کے جمال مبارک کو حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں آئینہ کی طرح ظاہر فرمایا، تو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر آنکھوں پر پھیرا، پس یہ سنت ان کی اولاد میں جاری ہوئی، پھر جب جبریل علیہ السلام نے نبی پاک ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا، جو شخص اذان میں میرا نام سنے اور اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوم کر اپنی آنکھوں پر ملے تو وہ کبھی اندھا نہ ہوگا۔

(تفسیر روح البیان ص ۲۲۹ ج ۷ مطبوعہ بیروت)

دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کا فیصلہ

تھانوی صاحب اپنی کتاب بوادر النوادر میں اسی مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے آخر میں کہتے ہیں اگر صحت بدینہ (حفاظت چشم) کی نیت سے کیا جاوے وہ ایک قسم کی طبی تدبیر ہے وہ فی نفسہ جائز ہے۔ (بوادر النوادر ص ۴۰۹)

چلو تھانوی صاحب نے یہ تو مانا کہ یہ عمل یعنی نام اقدس ﷺ سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھنا، حفاظت چشم کیلئے ایک طبی تدبیر ہے۔

marfat.com

اذان سے قبل اور بعد درود وسلام پڑھنا

اذان سے قبل اور بعد درود وسلام پڑھنا جائز ومستحب ومستحسن ہے، شرع شریف میں منع پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

اذان سے قبل درود وسلام پڑھنا ہرگز ہرگز جزوِ اذان انہیں بنتا اسی طرح بعد الاذان بھی درود وسلام پڑھنا جزوِ اذان نہیں بنتا۔ سب مسلمان جانتے ہیں کہ اذان اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے اور لا الہ الا اللہ پر ختم ہوتی ہے جو لوگ اسے منع کرتے ہیں ہرگز ان کے پاس قرآن وحدیث سے اس کے منع پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

اہل ایمان کو درود وسلام کا حکم

يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْماً ۔ پارہ ۲۲ رکوع ۴

ترجمہ: اے ایمان والو تم بھی اس نبی ﷺ پر درود اور سلام خوب بھیجو۔

یہ آیت مطلق وعام ہے اس میں کسی قسم کی تقیید وتخصیص نہیں ہے یعنی یہ نہیں فرمایا گیا کہ بس فلاں وقت میں ہی پڑھا کرو، یا فلاں وقت میں درود وسلام نہ پڑھا کرو، بلکہ مطلق رکھا تا کہ تمام ممکن اوقات کو شامل رہے اسی لئے حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ اَنَّہٗ تَعَالٰی لَمْ یُوَقِّتْ ذٰلِکَ لِیَشْمَلَ سَائِرَ الْاَوْقَاتِ ،

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اس امر صلوۃ کا وقت معین نہیں کیا تا کہ تمام اوقات کو شامل رہے

(شرح شفا ملا علی قاری ص ۴۴۷، ج ۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں ہے، فِیْ صَلٰوتِکُمْ وَمَسَاجِدِکُمْ وَفِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ ،جلاء الافہام ص ۲۵۲) ترجمہ: یعنی

marfat.com

اپنی نمازوں اور مسجدوں اور ہر مقام میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھو ،لہذا مطلقاً یہ جگہ اور ہر وقت میں نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھنا جس میں اذان کا مقام وقت بھی داخل ہے کلام الٰہی عزوجل سے ماموروثابت ہے۔

اذان سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا طریقہ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ بنی نجار کی ایک صحابیہ خاتون فرماتی ہیں کہ میرا گھر مسجد پاک کے اردگرد والے اونچے مکانوں سے تھا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس پر صبح کی اذان کہتے تھے، صبح صادق سے پہلے آتے اور اس کی چھت پر بیٹھ کر وقت کا انتظار کرتے جب صبح صادق ہو جاتی تو کھڑے ہو کر کہتے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُکَ وَاَسْتَعِیْنُکَ عَلٰی قُرَیْشٍ اَنْ یُقِیْمُوْا دِیْنَکَ ثُمَّ یُؤَذِّنُ قَالَتْ وَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُہٗ تَرَکَ ھٰذِہٖ الْکَلِمَاتِ لَیْلَۃً وَّاحِدَۃً ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے قریش پر مدد چاہتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں پھر اذان کہتے تھے فرماتی ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم میں نہیں جانتی کہ انہوں نے ان کلمات کو کسی رات چھوڑا ہو۔ (ابوداؤد شریف ص ۷۷ ج ۱)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمیشہ اذان سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے اللہ تعالیٰ سے استعانت کرتے اور لوگوں کی ہدایت کیلئے دعا کرتے تھے۔ پھر اذان کہتے تھے جو لوگ کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سے پہلے کچھ نہیں ہوتا تھا وہ یا تو عدم علم کی بنا پر کہتے ہوں گے یا پھر تعصب کی بنا پر یا پھر جان بوجھ کر کذب بیانی کرتے ہیں۔ تو اذان سے قبل حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا دعا مانگنا ثابت ہوا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنا ثابت ہوا۔ تو درود شریف بھی تو بہترین دعا ہے لہذا

marfat.com

اس کی کون سی ممانعت ہے، روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ اذان سے قبل اور بعد درودوسلام پڑھنا جائزو مستحسن ہے "

ایک حدیث شریف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کُلُّ کَلَامٍ لَا یُذْکَرُ اللّٰہُ فِیْہِ وَیُبْدَأُ بِہٖ وَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَھُوَ اَقْطَعُ

یعنی ہر کلام جس میں اللہ تعالیٰ عزوجل کے ذکر اور مجھ پر درود شریف سے ابتداء نہ ہو وہ برکت سے خالی ہے۔ (جلاء الافہام لابن قیم ص ۲۶۱، نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار ص ۸ ج ۱ بالفاظ متقاربہ، کنز العمال، جامع صغیر للسیوطی ص ۹۱ ج ۲)

تو اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ ہر اچھے کلام سے قبل، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور نبی اکرم ﷺ پر درودوسلام پڑھنا باعث برکت ہے۔ تو جو لوگ اذان سے قبل درودوسلام کو منع کرتے ہیں کیا وہ اذان کو اچھا کام نہیں سمجھتے۔ جب اذان یقیناً اچھا کلام ہے خوبصورت کلام ہے بہترین کلام ہے تو اس سے قبل درودوسلام کیوں منع ہوا بلکہ باعث برکت ثابت ہوا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا قبل الاذان شعر پڑھنا

قَالَ اَخْبَرَنَا عَفَّانُ مِنْ مُسْلِمٍ وَ عَارِمٍ قَالَا: اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَۃَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ اَنَّ بِلَالاً صَعِدَ لِیُؤَذِّنَ وَھُوَ یَقُوْلُ:

مَالِ بِلَالاً ثَکِلَتْہُ اُمُّہٗ   وَابْتَلَّ مِنْ نَضْحِ دَمٍ جَبِیْنُہٗ

(طبقات ابن سعد صفحہ ۱۲۵ تذکرہ حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: کیا ہوا بلال کو گم پائے اس کی ماں اسکو، اور تر ہوئی بہنے والے خون سے اسکی پیشانی

marfat.com

اس مسئلہ پر راقم الحروف کے پیر و مرشد استاذ العلماء مخدوم المشائخ پیر طریقت، رہبر شریعت، ولی کامل امام اجل سیدی و مرشدی غوثی و مربی خواجہ ابوالحقائق محمد رمضان محقق نوری قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مفصل رسالہ موجود ہے۔ (بنام اذان سے قبل اور بعد درود و سلام) میں نے اسی رسالہ مبارکہ سے چند اقتباسات پیش کئے ہیں زیادہ تفصیل درکار ہو تو اس فقیر سے یہ رسالہ طلب فرمائیے)

اذان کے بعد درود شریف پڑھنا اور دعا مانگنا

حدیث نبوی ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اِذَا سَمِعۡتُمُ الۡمُؤَذِّنَ فَقُوۡلُوۡا مِثۡلَ مَا يَقُوۡلُ ثُمَّ صَلُّوۡا عَلَیَّ الخ (مسلم شریف صہ۱۶۶ ج ۱)

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو موَذن کہتا ہے پھر مجھ پر تم درود شریف پڑھو اس لئے کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگو الخ (بقدر الحاجۃ)

تو جب اذان کے بعد پڑھنا درود شریف کا ثابت ہوا تو پہلے کون سی ممانعت ہے۔

تعداد رکعات

فرض نمازوں کی تعداد رکعات

فجر دو رکعات ، ظہر چار رکعات ، عصر چار رکعات ، مغرب تین

marfat.com

رکعات،عشاء چار رکعت ہیں۔

سنت مؤکدہ

پانچ نمازوں میں سنن مؤکدہ بارہ رکعتیں ہیں، ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس نے دن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھیں، چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔ (ترمذی شریف ص ۵۶ ج ۱)

سنت غیر مؤکدہ

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نماز ظہر کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے، ترمذی ص ۵۷ ج ۱، ابوداؤد ص ۱۹۶۔ ظاہر ہے کہ ظہر کے بعد دو رکعت تو سنت مؤکدہ ہوتی ہیں جیسا کہ حدیث گزاری ہے، (اور بقیہ جو بچی ہیں وہ سنت غیر مؤکدہ ہوئی) یعنی نماز نفل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ "اللہ تعالی اس بندے پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعت پڑھی"۔

(ترمذی ص ۵۷ ج ۱۔ ابوداؤد ص ۹۶ ج ۱)

مکحول کی روایت میں مغرب کے بعد دو سنت مؤکدہ کو شامل کر کے کل چار رکعات کا تذکرہ ہے۔ (مشکوۃ ص ۱۰۵ ج ۱) ظاہر ہے کہ بعد والی دو سنت غیر مؤکدہ ہیں

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جب بھی عشاء پڑھ کر میرے پاس تشریف لائے تو آنے کے بعد چار رکعات یا چھ رکعات پڑھیں۔ (ابوداؤد شریف ص ۲۰۱، ج ۱)

marfat.com

مغرب کی اذان کے بعد اور جماعت سے پہلے نفل کے متعلق

امام المحدثین، امام ابو داؤد علیہ الرحمہ اپنی سند ثقہ کے ساتھ حدیث بیان فرماتے ہیں۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ شُعَیْبٍ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ مَا رَأَیْتُ اَحَدًا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّیْھَا۔

(بقدر الحاجۃ ابوداؤد شریف ص ۱۸۹، ج ا مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان)

ترجمہ: بحذف سند: جناب طاؤس نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا مغرب کی نماز سے قبل دو رکعتوں کے متعلق تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں میں نے کسی کو بھی یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس سند کے تمام راوی ثقہ ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

پہلے راوی خود امام ابو داؤد علیہ الرحمہ ہیں جو بالاتفاق ثقہ ثبت حجت اور امام جلیل ہیں۔ دوسرے راوی: محمد بن بشار البصری الحافظ بندار ہیں۔ امام ذہبی کہتے ہیں ثقہ صدوق، کہ یہ راوی ثقہ ہے اور سچا ہے،

ذہبی کہتے ہیں قلت قد احتج بہ اصحاب الصحاح کلھم وھو حجۃ بلا ریب کہ میں کہتا ہوں اس راوی کے ساتھ ان تمام نے حجت پکڑی ہے جنہوں نے اپنی کتابوں میں صحت کا التزام کیا ہے اور یہ راوی بلا شک وشبہ حجت ہے، ابو حاتم نے کہا صدوق ہے یعنی سچا ہے امام عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے کثیر الحدیث ہے، ابن خزیمہ نے کہا کہ اپنے وقت

marfat.com

کا امام تھا علم و اخیار میں۔ (میزان الاعتدال ص ۴۹۰، ج ۳ مطبوعہ مکتبہ الاثریہ سانگلہ ہل)

دوسرا راوی ہے محمد بن جعفر :

امام ذہبی ان کو احد الاثبات المتقنین کہتے ہیں خاص کر شعبہ کی روایت میں یحییٰ بن معین نے کہا کہ کَانَ غُنْدُرُ اَصَحَّ النَّاسِ کِتَاباً کہ غندر راوی کی کتاب سب لوگوں سے زیادہ صحیح ہے یہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہ رکھتے تھے۔ قال ابن مھدی : غندر فی شعبة اثبت منی ۔ابن مہدی نے کہا کہ غندر، شعبہ کی روایت میں مجھ سے بھی زیادہ ثبت ہے، (میزان الاعتدال ص ۵۰۲، ج ۳) حدیث مذکورہ کو شندر نے شعبہ سے ہی روایت کیا ہے۔

تیسرے راوی امام شعبہ ہیں جو کہ بالاتفاق ثقہ ثبت اور امام جلیل ہیں۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے تہذیب التہذیب ص ۴۹۸ تا ۵۰۳ ج ۲ مطبوعہ بیروت لبنان)

چوتھے راوی: ابوشعیب ہیں یحییٰ بن معین نے فرمایا کہ اصل میں شعیب نام ہے۔

(ابوداؤد شریف ص ۱۸۹، ج ۱)

پورا نام اس طرح ہے، شعیب بن الحجاب الازدی المعولی ابوصالح البصری ہے۔

قَالَ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ : ثِقَةٌ امام احمد علیہ الرحمہ اور امام نسائی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ راوی ثقہ ھے ۔ قَالَ اَبْنُ سَعْدٍ ، کَانَ ثِقَةً وَلَهٗ اَحَادِیْثُ : امام ابن سعد نے فرمایا کہ یہ راوی ثقہ ہے۔امام ابن حجر نے کہا کہ قلت وذکرہ ابن حبان فی الثقات کہ میں کہتا ہوں کہ ابن حبان نے اس راوی کو کتاب الثقات میں داخل کیا ہے۔ (تہذیب التہذیب ص ۵۰۵ ج ۲ مطبوعہ بیرون لبنان)

marfat.com

پانچویں راوی جناب طاؤس ہیں یہ بھی بالاتفاق ثقہ ثبت راوی ہی۔
پورانام اس طرح ہے طاؤس بن کیسان الیمانی ابوعبدالرحمٰن الجندی۔
جناب عطا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں (آپ نے فرمایا) میں طاؤس کو جنتی خیال کرتا ہوں ابن معین نے کہا کہ یہ راوی ثقہ ہے اسی طرح ابو زرعہ نے بھی کہا ہے۔ابن حبان نے کہا کہ یہ سردار تابعین میں سے ہیں۔انہوں نے چالیس حج کئے ہیں اور یہ راوی مستجاب الدعوۃ تھے۔

(تہذیب التہذیب ص۹،۱۰ مطبوعہ بیروت لبنان)

چھٹے راوی جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ جلیل القدر عظیم الشان صحابی رسول ہیں۔الغرض اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں اور یہ حدیث صحیح ہے، جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ نبوی ﷺ کا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا ہے کہ زمانہ رسالت مآب ﷺ میں۔میں نے کسی کو بھی یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

جلیل القدر تابعی حضرت سعید بن مسیب کا فرمان

امام بخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ ونسائی کے استاذ الحدیث امام ابوبکر ابن ابی شیبہ اپنے مصنف میں سند ثقہ کے ساتھ روایت فرماتے ہیں۔

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَا رَأَيْتُ فَقِيْهًا يُصَلِّيْ قَبْلَ الْمَغْرِبِ اِلَّا سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ

،(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۵۷، ج۲ مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

ترجمہ: بحذف سند: جناب سعید بن میسب نے فرمایا کہ میں نے کسی فقیہ کو مغرب کی نماز سے قبل یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے حضرت سعد بن ابی وقاص

marfat.com

رضی اللہ عنہ کے اس سند کے بھی تمام راوی ثقہ ہیں ۔ امام ابو بکر ابن ابی شیبہ سے امام بخاری علیہ الرحمہ نے تیس حدیثیں صحیح بخاری میں روایت کی ہیں اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں پندرہ سو سے زائد حدیثیں روایت کی ہیں یہ راوی بھی ثقہ ثبت ہیں تفصیل کیلئے دیکھئے (تہذیب التہذیب)

اس سند کے دوسرے راوی جناب وکیع بن جراح ہیں جو بالاتفاق ثقہ ثبت حجت ہیں، اور بخاری شریف میں بکثرت موجود ہیں ۔ امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا کہ عبداللہ بن احمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے وکیع سے بڑا عالم اور بڑا حافظ نہیں دیکھا اور فرماتے تھے کہ وکیع حافظ ہے حافظ ہے اور عبدالرحمٰن بن مہدی سے بڑا حافظ ہے ۔ (تہذیب التہذیب ص ۸۱، ۸۲ ج ٦ مطبوعہ بیروت لبنان)

تیسرے راوی: سعید بن ابی عروبہ ہیں جو کہ ثقہ ہیں اور صحیح الحدیث ہیں اور رجال مسلم سے ہیں امام ذہبی علیہ الرحمہ ان کو امام اہل البصرہ فی زمانہ کہتے ہین یعنی ابن ابی عروبہ اپنے زمانہ مین اہل بصرہ کے امام ہیں امام ابوعوانہ نے کہا کہ لم یکن فی ذلک الوقت احفظ من سعید بن ابی عروبہ کہ ان کے وقت میں ان سے بڑا کوئی حافظ نہیں تھا۔ قَالَ ابْنُ عَدِیٍّ: سَعِیْدُ بْنُ اَبِی عَرُوْبَۃَ مِنَ الثِّقَاتِ ابن عدی نے کہا کہ سعید بن ابی عروبہ ثقہ راویوں میں سے ہے۔ ملخصاً۔ (میزان الاعتدال ص ۱۵۲، ۱۵۳ ج ۲)

ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ قَالَ ابْنُ مَعِیْنٍ وَالنَّسَائِیُّ ثِقَۃٌ امام ابن معین اور نسائی نے کہا کہ یہ راوی ثقہ ہے ۔ وقال ابوزرعۃ ، ثقہ، امام ابوزرعہ نے کہا کہ یہ راوی ثقہ مامون ہے ۔ ابن ابی خیثمہ نے کہا کہ سعید بن ابی عروبہ قتادہ کی روایت میں سب لوگوں سے زیادہ مثبت ہے۔ (یہ روایت بھی قتادہ سے ہی ہے)

marfat.com

ابوداؤد طیالسی کہتے ہیں کہ قتادہ کے شاگردوں میں سب سے بڑا حافظ ہے۔

(تہذیب التہذیب ص۳۲۳ ج۲ مطبوعہ بیروت لبنان)

اس سند کے چوتھے راوی قتادہ بن دعامہ ہیں یہ ثقہ راوی ہیں۔

اثرم نے کہا کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا فرماتے تھے کہ قتادہ اہل بصرہ میں سب سے بڑا حافظ ہے ابن معین نے کہا ثقہ ہیں۔ ابوزرعہ نے کہا کہ حسن کے شاگردوں میں سے زیادہ علم والا ہے۔ قال ابن سعد: کان ثقۃ مامونا حجۃ فی الحدیث: امام ابن سعد نے کہا کہ قتادہ ثقہ مامون ہے حدیث میں حجت ہے۔ ملخصا۔

(تہذیب التہذیب ص۵۴۱،۵۴۲ ج۴ مطبوعہ بیروت لبنان)

اس سند کے پانچویں راوی جناب سعید بن مسیّب ہیں جو کہ جلیل القدر عظیم المرتبت تابعی ہیں بالاتفاق ثقہ ثبت حجت ہیں۔

جناب سعید بن مسیّب کا یہ فرمان دور تابعین کی خوب وضاحت فرماتا ہے کہ دور تابعین میں کوئی، ان دو رکعتوں کو ادا نہ کرتا تھا۔ پھر آپ نے یہ فرمایا کہ میں نے کسی فقیہ کو یہ دو رکعتیں ادا کرتے نہ دیکھا، اور بڑی مشہور صحیح حدیث ہے کہ حضور انور اقدس اطہر ﷺ نے فرمایا۔ فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد ، کہ ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے بھی زیادہ، بھاری ہے۔

جلیل القدر تابعی حضرت ابراھیم نخعی علیہ الرحمہ کا فتویٰ

حضرت امام الائمہ سید المحدثین والفقہاء امام جلیل امام اجل جناب محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمہ اپنی سند ثقہ کے ساتھ روایت فرماتے ہیں۔

marfat.com

اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ ، سَأَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَنَهَانِيْ عَنْهَا، وَقَالَ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَاَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يُصَلُّوْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهٖ نَأْخُذُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَا صَلٰوةَ عَلٰى جَنَازَةٍ وَلَا غَيْرِهَا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔ (کتاب الآثار امام محمد ص ۱۹۲، مطبوعہ الرحیم اکیڈمی کراچی)

ترجمہ: بحذف سند: جناب حماد فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم (نخعی) علیہ الرحمہ سے مغرب کی نماز سے قبل نماز (نفل) پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ بے شک نبی پاک ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قبل نماز مغرب یہ نماز (نفل) نہیں پڑھی۔ امام محمد علیہ الرحمہ اس کے بعد فرماتے ہیں ہم اسی کے ساتھ دلیل پکڑتے ہیں، جب سورج غروب ہو جائے تو نہ تو جنازہ پر نماز پڑھی جا سکتی ہے اور نہ کوئی نماز۔ جب تک کہ مغرب کی نماز نہ ادا کر لی گئی ہو اور یہی قول امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔

اس سند کے بھی تمام رواۃ ثقہ ہیں۔

پہلے راوی امام محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمہ ہیں جو کہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید اور حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کے استاذ الحدیث والفقہ ہیں۔ ممدوح وہابیہ علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں۔ کہ امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا میں جب آپ سے قرآن پڑھتے سنتا ہوں تو یوں معلوم ہوتا ہے قرآن آپ کی زبان میں نازل ہو رہا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ میں نے آپ سے بڑا عقلمند نہیں دیکھا آپ دل و نگاہ کو بھر دیتے تھے۔ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے دریافت کیا گیا یہ باریک مسائل

marfat.com

آپ نے کہاں سے حاصل کئے ہیں آپ نے فرمایا حضرت محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کی کتب سے۔ (البدایہ والنہایہ مترجم مطبوعہ نفیس اکیڈمی ص ۶۹۳، ج ۱۰)

امام جرح وتعدیل علامہ ذہبی علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہ احمد بن عطیہ نے کہا میں نے ابوعبید سے سنا کہتے تھے کہ میں نے محمد بن حسن شیبانی سے کتاب اللہ کا بڑا عالم نہیں دیکھا، امام شافعی نے فرمایا میں نے آپ سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا، ربیع نے کہا میں نے امام شافعی سے سنا آپ نے فرمایا میں نے امام محمد بن حسن سے ایک اونٹ کا بوجھ علم حاصل کیا ہے۔ یحییٰ بن معین نے کہا میں نے آپ سے آپ کی کتاب جامع صغیر لکھی ہے۔

(ملخصاً مناقب الامام ابی حنیفۃ وصاحبیہ للذہبی علیہ الرحمہ ص ۵۱ تا ۵۵)

اس سند کے دوسرے راوی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جو کہ امام المسلمین اور امام الآئمہ اور امام اعظم کے لقب سے ملقب ہیں۔ امت میں کروڑوں کی تعداد میں آپ کے مقلدین ہیں جن میں کئی محدثین، فقہاء، مفسرین اور بے شمار اولیاء کرام شامل ہیں۔ آپ جلیل القدر امام کبیر الشان ہیں بڑے بڑے اماموں نے مستقل آپ کی شان میں کتابیں لکھی ہیں اور آپ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

امام جرح وتعدیل علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ آپ کَانَ اِمَاماً وَرِعاً عَالِماً عَامِلاً مُتَعَبِّداً کَبِیْرُ الشَّأنِ کہ آپ امام متقی عالم عامل عبادت گزار اور بہت بڑی شان والے ہیں۔ یزید بن ہارون سے پوچھا گیا کہ امام ثوریؒ بڑے فقیہہ ہیں یا امام ابوحنیفہ۔ تو آپ نے فرمایا امام ابوحنیفہ بڑے فقیہہ ہیں۔

امام عبداللہ بن مبارک نے فرمایا۔ ابوحنیفۃ افقہ الناس کہ آپ سب لوگوں سے بڑے

marfat.com

فقیہہ ہیں۔ قَالَ الشَّافِعِیُّ اَلنَّاسُ عِیَالٌ فِیَ الْفِقْهِ عَلٰی اَبِی حَنِیْفَةَ . یعنی امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ سب لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے محتاج ہیں۔ یزید بن ہارون نے کہا میں نے آپ سے بڑا پرہیز گار اور عقل مند نہیں دیکھا۔ امام ابن معین سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ لاباس بہ لم یکن یتہم۔ کوئی حرج نہیں انہیں کبھی تہمت نہیں لگائی گئی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ اَنَّ اَبَا حَنِیْفَةَ کَانَ اِمَامًا۔ آپ نے فرمایا اللہ رحمت کرے بے شک ابوحنیفہ امام ہیں امام ذہبی آخر میں فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مناقب پر ایک علیحدہ جز بھی لکھی ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ ص ۱۲۶، ۱۲۷ ج ۱)

اس سند کے تیسرے راوی جناب حماد بن ابی سلیمان ہیں۔ یہ بھی ثقہ ہیں، علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ آئمہ فقہاء میں سے ایک امام ہیں۔ آپ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے اور آپ نے فقہ ابراہیم نخعی سے حاصل کی ہے ابن عدی نے کہا کہ لاباس بہ یعنی اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں قال ابن معین ثقۃ امام ابن معین نے کہا کہ یہ راوی ثقہ ہے۔ قال ابوحاتم صدوق امام ابوحاتم نے کہا کہ یہ راوی سچا ہے۔

(میزان الاعتدال ص ۵۹۵ ج ۱)

امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں صدوق فقیہ یہ راوی سچا اور فقیہہ ہے۔

(تقریب التہذیب ص ۲۳۸ ج ۱)

اس سند کے چوتھے راوی جناب ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ ہیں جو کہ بالاتفاق ثقہ ہیں، امام جرح وتعدیل علامہ ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

کہ آپ عراق کے فقیہہ ہیں۔ کَانَ مِنَ الْعُلَمَآءِ الْاَخْلَاصِ ، آپ

marfat.com

صاحب خلوص علماء میں سے ہیں۔ جناب امام اعمش نے فرمایا۔ کان ابراھیم صیر فیافی الحدیث کہ آپ حدیث کو بڑا پرکھنے والے تھے، امام شعبی علیہ الرحمہ کو جب آپ کے وصال کی اطلاع ہوئی تو کہنے لگے ابراہیم نخعی نے اپنے بعد کوئی اپنا مثل نہیں چھوڑا۔

جناب عبد الملک بن ابی سلیمان نے کہا کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے، تَسْتَفْتُوْنِیْ وَفِیْکُمْ اِبْرَاهِیْمُ النَّخْعِیُّ۔ کہ تم مجھ سے مسائل پوچھتے ہو حالانکہ تم میں ابراہیم نخعی موجود ہیں۔

(ملخصاً تذکرۃ الحفاظ ص ۵۹ ج ۱)

تو قارئین کرام آپ نے دیکھا کہ اس سند کے بھی تمام راوی ثقہ ثبت ہیں جناب ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ جو کہ جلیل القدر تابعی ہیں آپ نے اپنے شاگرد رشید جناب حماد بن ابی سلیمان علیہ الرحمہ کو مغرب کی نماز سے قبل نوافل سے منع کیا پھر وضاحت فرمادی کہ نبی پاک ﷺ اور جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، جناب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مغرب سے قبل یہ دو رکعتیں ادا نہیں فرمائیں۔

حدیث کے جلیل القدر امام جناب سفیان ثوری علیہ الرحمہ بھی حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ کے اس قول پر عمل کرتے تھے، دیکھئے سنن کبریٰ بیہقی ص ۴۷۴، ج ۲ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

جناب سعید بن مسیب کا فرمان

کہ ان دو رکعتوں سے منع کر دیا گیا تھا۔

امام جلیل، امام اجل حضرت امام طحاوی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں۔

marfat.com

حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ كَامِلٍ ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ كَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ ، فَقَالَ كَانَ يَنْهَى عَنْهَا وَلَمْ أُدْرِكْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْهَا غَيْرُ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

(شرح مشکل الآثار ص۲۷۶، ج۲ مطبوعہ بیروت لبنان)

ترجمہ: بحذف سند۔ جناب قتادہ نے کہا میں نے سعید بن میتب کو عرض کی کہ جناب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مغرب سے قبل دو رکعت پڑھتے تھے، تو آپ نے فرمایا کہ انہیں اس سے منع کر دیا گیا تھا اور میں نے اصحاب رسول ﷺ میں سے کسی ایک ایسے صحابی کو بھی نہیں پایا جو یہ نماز پڑھتا ہو۔ سوائے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے۔ جناب سعید بن میتب کبار تابعین میں سے ہیں جن کی بے شمار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ملاقات ثابت ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ میں نے جتنے صحابہ بھی پائے ہیں، ان میں سے کوئی ایک بھی یہ نماز نہیں پڑھتا تھا، اس لئے کہ انہیں اس نماز سے منع کر دیا گیا تھا، اس سند کے تمام راوی ثقہ ہیں اور یہ حدیث صحیح ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ اس سند کے پہلے راوی جناب امام طحاوی ہیں جو کہ نہایت، ثقہ ترین، امام الحدیث ہیں۔ امام جرح و تعدیل علامہ ذہبی لکھتے ہیں۔

الطَّحَاوِيُّ الْإِمَامُ الْحَافِظُ صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ الْبَدِيْعَةِ أَبُوْ جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامَةَ کہ طحاوی امام حافظ اور بہترین تصانیف والے ہیں پورا نام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ ہے۔ قَالَ ابْنُ يُوْنُسَ وُلِدَ سَنَةَ وَثَلَاثِيْنَ وَ

marfat.com

مِأَتَيْنِ وَ كَانَ ثِقَةً ثَبْتاً فَقِيهاً عَاقِلاً لَمْ يَخْلُفْ مِثْلَهُ ـ

(تذکرۃ الحفاظ ص ۲۱، ج ۳ مطبوعہ بیروت لبنان)

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں امام طحاوی مفید تصنیفات اور قیمتی فوائد کے مالک ہیں، یہ حدیث کی روایت میں ثقہ ثبت اور بڑے حفاظ حدیث میں سے ایک ہیں۔

(البدایہ والنہایہ مترجم ص ۴۲۱، ج ۱۱ مطبوعہ نفیس اکیڈمی)

محمد بن اسحاق الندیم نے فہرست میں کہا کہ طحاوی اپنے زمانے کے امام یکتا ہیں۔

(لسان المیزان ص ۲۷۶، ۲۷۷ ج ۱)

یہ ہیں امام طحاوی جو کہ جلیل القدر اور عظیم المرتبت امام الحدیث جنہوں نے مذکورہ روایت کو اپنی ثقہ سند کے ساتھ روایت کیا ہے اس سند کے باقی تمام روات ثقہ ہیں

ہوسکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ بات آجائے کہ بعض روایات میں مغرب کی جماعت سے قبل اور اذان کے بعد دو رکعتوں کا ذکر آتا ہے تو اس کے متعلق یہ گزارش ہے کہ انہیں روایات میں یہ بھی مذکور ہے کہ انہیں سنت بنانا مکروہ ہے دوسری بات یہ ہے کہ جب یہ دو رکعتیں نہ تو نبی پاک ﷺ نے ادا کی ہیں اور نہ ہی خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ادا کی ہیں تو پھر غیر مقلدین حضرات ان دو رکعتوں پر کیوں زور صرف کرتے ہیں جبکہ ایک حدیث میں ان دو رکعتوں کی ممانعت بھی موجود ہے حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

امام دار قطنی اپنی سند کے ساتھ یہ حدیث بیان فرماتے ہیں۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ غُلَيْبٍ نَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ نَا حَيَّانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

marfat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ عِنْدَ كُلِّ اَذَانَيْنِ رَكْعَتَيْنِ مَا خَلَا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ

(سنن دار قطنی ص ۲۶۰، مطبوعہ ادارہ نشر السنہ ملتان)

ترجمہ بحذف سند، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بے شک ہر دو اذانوں کے مابین دو رکعتیں ہیں، سوائے مغرب کی نماز کے۔

لو جناب مرفوع صحیح حدیث سے نماز مغرب سے قبل اور اذان کے بعد دو رکعتوں کی اس حدیث میں ممانعت موجود ہے۔ ہر دو اذان سے مراد، اذان و اقامت ہیں یعنی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں ہیں مگر مغرب کی نماز میں ایسا نہیں ہے۔ تو جب ان کی ممانعت موجود ہے تو پھر ان کا ادا کرنا ثواب کیسے ہو سکتا ہے، اور اس پر اجر کی امید رکھنا کتنا لغو ہے۔

اعتراض

اس کی سند میں ایک راوی حیان بن عبداللہ جس کو امام فلاس نے کذاب کہا ہے، اس لئے امام ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے، لہذا یہ روایت موضوع، من گھڑت ہے۔

جواب

اس کا یہ ہے کہ جلیل القدر اماموں نے ابن جوزی کا رد کیا ہے، کیونکہ ابن الجوزی کو اس روایت کے بارے میں وہم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ فلاس نے جس کو کذاب کہا ہے واقعی وہ راوی حیان بن عبداللہ ہے مگر اس سند میں حیان بن عبید اللہ ہے جو کہ ثقہ راوی ہے، اس لئے امام ابن الجوزی کا اس کو موضوعات میں شمار کرنا یہ ان کا اپنا وہم ہے، اس راوی کے متعلق غیر مقلدین کے محدث شمس الحق عظیم آبادی کا تبصرہ ملاحظہ

marfat.com

فرمائیں۔ شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد لکھتا ہے

حَیَّانُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ، وَھُوَ رَجُلٌ مَّشْھُوْرٌ مِنْ اَھْلِ الْبَصْرَۃِ لَا بَاْسَ بِہٖ قَالَ اَبُوْ حَاتِمٌ صَدُوْقٌ، وَقَالَ اِسْحَاقُ بْنُ رَاھُوَیْہِ کَانَ رَجُلٌ صَدُوْقٌ وَ ذَکَرَہٗ ابْنُ حِبَّانُ فِی الثِّقَاتِ، التعلیق المغنی علی.

(سنن دار قطنی ص ۳۶۰، ج ۱ ملخصاً مطبوعہ ادارہ نشر السنہ)

ترجمہ: حیان بن عبید اللہ وہ اہل بصرہ میں سے مشہور آدمی ہے۔ اور اس کی روایت میں کوئی ڈر نہیں ابو حاتم نے کہا کہ یہ سچا آدمی ہے اور اسحاق بن راہو یہ نے فرمایا کہ یہ شخص سچا ہے اور ابن حیان نے اس کو ثقات میں داخل کیا ہے

(التعلیق المغنی علی سنن الدار قطنی ص ۳۶۰ ج ۱ مطبوعہ نشر السنہ ملتان)

تو جب یہ راوی ثقہ، سچا ہے اور اس کی قبول حدیث میں کوئی ڈر بھی نہیں تو پھر یہ روایت موضوع کیسے ہو سکتی ہے تعصب اور ضد کا کوئی علاج نہیں۔

اسی حدیث کو امام جلیل امام طحاوی علیہ الرحمہ نے شرح مشکل الآثار میں اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ امام طحاوی فرماتے ہیں۔

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ غُلَیْبٍ بْنِ سَعِیْدِ الْاَزْدِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاؤُدَ الْحَرَّانِیُّ اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا حَیَّانُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بُرَیْدَۃَ الْاَسْلَمِیُّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَّ عِنْدَ کُلِّ صَلَاۃٍ رَکْعَتَیْنِ مَا خَلَا صَلَاۃَ الْمَغْرِبِ.

(شرح مشکل الآثار للطحاوی ص ۲۷۱، ج ۲ مطبوعہ بیروت لبنان)

ترجمہ: بحذف سند حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

marfat.com

: بے شک ہر نماز کے وقت دو رکعتیں ہیں سوائے مغرب کی نماز کے۔

اس روایت میں بھی مغرب سے قبل دو رکعت کی ممانعت واضح ہے۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب الآلی المصنوعہ کے صفحہ۱۴ جلد۲ مطبوعہ عباس بن احمد الباز مکۃ المکرمہ پر حدیث مذکورہ نقل کرنے کے بعد ابن الجوزی کا رد کرتے ہیں اور فرماتے ہیں ،فلاس نے جس کو کذاب کہا ہے وہ حیان بن عبداللہ ہے ،لیکن حدیث مذکورہ کی سند میں جو راوی ہے وہ حیان بن عبید اللہ ہے اس کو ابو حاتم نے کہا ہے کہ یہ سچا آدمی ہے اسحاق بن راہویہ نے کہا کہ سچا ہے اور ابن حبان نے اس کو ثقات میں داخل کیا ہے ،تو جب حدیث صحیح سے ان دو رکعتوں کی ممانعت ہے تو پھر یہ بات واضح ہوگئی کہ جن روایات میں ان دو رکعتوں کی رخصت ہے وہ ممانعت سے پہلے کی ہے اسی لئے جلیل القدر امام علامہ ابن شاہین اپنی کتاب الناسخ والمنسوخ میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی جو ممانعت والی حدیث ہے اس کو رخصت والی احادیث کا ناسخ قرار دیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

امام ابن شاہین نے پہلے یہ باب باندھا ہے حدیث آخر فی الرکعتین قبل المغرب کہ مغرب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا۔ اس باب کے تحت وہ احادیث لائے جن میں ان دو رکعتوں کی رخصت ہے ،اس کے بعد باب باندھتے ہیں الخلاف فی ذلک کہ ان مذکورہ روایات کے خلاف جو روایت ہے۔ اس باب میں اپنی سند کے ساتھ یہی حدیث لائے فرماتے ہیں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ نَا حَيَّانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِي ، وَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ نَا

marfat.com

اَلْحَسَنُ بْنُ غُلَيْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاؤُدَ قَالَ نَا حَبَّانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ عِنْدَ كُلِّ اَذَانَيْنِ رَكْعَتَيْنِ مَاخَلَا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ .

(کتاب الناسخ والمنسوخ للامام ابن شاہین ص۱۶۳،۱۶۴ مطبوعہ بیروت لبنان)

ترجمہ: بحذف سند، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک ہر دو اذانوں کے وقت دو رکعتیں ہیں سوائے مغرب کی نماز کے۔

قارئین کرام یہ حدیث ناسخ ہے اور رخصت والی روایات منسوخ ہیں تو ناسخ پر عمل چاہئے نہ کہ منسوخ پر امام محی الدین نووی علیہ الرحمہ شرح مسلم میں ان دو رکعتوں کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔ لَمْ يَسْتَحِبَّهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ آخَرُوْنَ مِنَ الصَّحَابَةِ ، وَمَالِكٌ وَ اَكْثَرُ الْفُقَهَاءِ .

(مسلم شریف مع شرح نووی ص۲۷۸، ج۱)

ترجمہ: ان دو رکعتوں کو نہیں مستحب جانا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور نہ اور کئی حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے اور امام مالک اور اکثر فقہاء کرام بھی اسی کو مستحب نہیں مانتے۔

اور گزشتہ اوراق میں آپ نے امام نخعی کا فتویٰ جناب سعید بن میسب کا فرمان اور مرفوع احادیث ملاحظہ فرما چکے ہیں معلوم ہوا کہ مغرب کی اذان کے بعد اور جماعت سے قبل دو رکعت نفل نہ تو سنت ہیں اور نہ ہی مستحب ہیں بلکہ مذکورہ بالا

marfat.com

روایات کی روشنی میں اور بقول امام ابن شاہین یہ دو رکعت منسوخ ہیں۔

جماعت کے احکام

نماز با جماعت، تنہا نماز سے ستائیس گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا،

حدیث نبوی ﷺ :

جماعت کی نماز، تنہائی پر ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے،

بخاری شریف ص۸۹ جلدا۔

دوسری حدیث میں اس طرح ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے قصد کر لیا تھا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کیلئے اذان دی جائے، میں کسی کو حکم دوں کہ وہ نماز پڑھائے اور میں ان لوگوں کے یہاں جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوئے اور ان سمیت ان کے گھروں کو جلا دوں۔ (بخاری شریف ص۸۶ ج۱) دوسری روایت میں ہے کہ اگر ان کی عورتوں اور بچوں کا خیال نہ ہوتا تو میں ضرور ایسا کر گزرتا۔

(مشکوۃ ص۹۸ ج۱)

حدیث شریف :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جسے اس بات سے خوشی ہو کہ وہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے مومن کامل کی حیثیت سے ملاقات کرے، اسے چاہئے کہ وہ نماز پنجگانہ کو با جماعت ادا کرے، پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم منافقوں کی طرح بلا عذر مسجدوں کو چھوڑ کر اپنے گھروں میں

marfat.com

نماز پڑھنے لگو گے تو اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ کر بیٹھو گے اور اگر اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ (مسلم شریف ص۲۳۲ ج۱)

جماعت کی کم سے کم تعداد

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو یا دو کے اوپر جماعت ہے۔ (ابن ماجہ ص ۶۹)

اگر دو آدمی بھی ہوں تو جماعت قائم ہو جائیگی ایک امام بنے دوسرا مقتدی۔

اس صورت میں امام، مقتدی کو اپنے دائیں جانب ذرا سا پیچھے کھڑا کرے اور اگر ایک اور مقتدی آجائے تو اسے بائیں جانب کھڑا ہونا چاہئے اور نماز میں ہی امام آگے بڑھ جائے۔ (اگر آگے بڑھنے کی جگہ ہو تو) ورنہ مقتدی ہی پیچھے ہٹ کر عام جماعت کی طرح کھڑے ہوں۔ (بخاری ص۱۰۰ ج۱)

صفوں کی درستگی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اپنی صفوں کو سیدھا رکھو اس لئے کہ صفوں کو سیدھا رکھنا اقامت صلوۃ میں سے ہے۔ (بخاری شریف ص۱۰۰ ج۱) مسلم کی روایت میں ہے کہ نماز کی تمامیت میں سے ہے۔ (مسلم ص۱۸۲ ج۱)

حدیث شریف

صفوں کو برابر رکھو اور کندھے کو کندھے کے مقابل کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم رہو اور رخنہ (چھوٹی ہوئی جگہ) بند کرو۔ (مشکوۃ شریف ص۹۹ ج۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ صفیں سیدھی قائم کرو اور

marfat.com

کندھے کو کندھوں کے مقابل رکھو۔ (مشکوۃ شریف ص۹۹ ج۱)

صفوں کی ترتیب اس طرح ہو کہ امام بیچ میں کھڑا ہو اس کے بعد پہلی صف وہ پُر ہو جائے تو دوسری اسی طرح تیسری مگر اس بات کا خیال رہے کہ اگلی صفیں بالغوں کی ہوں اور بچوں کو اس کے بعد الگ صف میں کھڑا کیا جائے۔

امام کی ذمہ داری

امام کو مقتدیوں کے حال کی رعایت کرنی چاہئے اور بہت لمبی قرأت جو قرأت مسنونہ سے بھی بڑھ جائے یا بہت لمبا رکوع وسجدہ جو کہ تسبیحات مسنونہ سے بھی زائد ہو نہیں کرنا چاہئے، ہاں تنہا پڑھتا ہو تو جتنا جی چاہے طول دے، حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے اس لئے کہ جماعت میں ضعیف، بیمار، بوڑھے ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور جب تنہا پڑھے تو جتنا چاہے طول دے۔

(بخاری ص۹۷ ج۱)

مقتدی کی ذمہ داری

مقتدی کو اپنے امام کی مکمل متابعت کرنی چاہئے امام کے ساتھ نیت باندھنی چاہئے، امام کے ساتھ رکوع، سجدہ کرنا چاہئے امام کے ساتھ قومہ، جلسہ، سلام وغیرہ کرے لیکن امام سے پہلے نہیں بلکہ کچھ بعد میں یعنی نہ امام سے پہلے نیت باندھنی جائز ہے نہ امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں جانا یا سلام پھیرنا لیکن اتنی تاخیر بھی نہ ہو کہ مثلا امام سجدہ سے سر اُٹھا لے تو یہ جائے ورنہ نماز ہی نہ ہوگی۔

marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہم کو نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو میں تمہارا امام ہوں، پس رکوع، سجدہ اور قیام میں مجھ پر سبقت نہ کرو۔

(مسلم شریف ص ۱۸۰ ج ۱)

رکوع یا سجدہ میں جو شخص امام سے پہلے سر اُٹھائے اس کیلئے بڑی سخت وعید ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا وہ شخص ڈرتا نہیں جو اپنا سر امام سے پہلے اُٹھالیتا ہے یہ کہ اللہ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے۔

(بخاری شریف ص ۹۶ ج ۱۔ مسلم ص ۱۸۱ ج ۱)

مقتدی کو سارے ارکان امام کی طرح ہی ادا کرنے ہیں مگر قرأت خواہ سورۃ فاتحہ کی ہو یا کسی بھی سورۃ کی، امام کے ساتھ نہیں کرنی چاہئے بلکہ خاموش ہو کر بغور امام کی قرأت کو سنتا رہے۔ (اس مسئلہ پر آگے تفصیل آئے گی ان شاء اللہ تعالیٰ)

مقتدی کو چاہیے کہ امام کو جس حال میں پائے جماعت میں شریک ہو جائے اب اگر قیام یا رکوع میں پایا ہے تو وہ رکعت پالی ورنہ وہ رکعت شمار نہ ہوگی۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم نماز کے لئے آؤ اور ہم سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ میں چلے جاؤ اور اس سجدہ کو شمار نہ کرو اور جس نے رکعت (یعنی رکوع) پالیا اس نے نماز پالی۔

(ابوداؤد ص ۱۳۶، ج ۱)

marfat.com

جماعت ہو رہی ہو تو آنے والا کیا کرے

کوئی شخص ایسے وقت میں پہنچا کہ جماعت کھڑی ہو چکی ہے تو اسے فوراً جماعت میں شریک ہونا چاہئے اگرچہ ظہر کا وقت ہو پھر بھی سنت نہ پڑھے بلکہ جماعت میں شریک ہو اور سنت بعد میں پڑھے۔

فجر کی سنت کا حکم

البتہ فجر کی سنت اس سے مستثنیٰ ہیں۔ جماعت ہوتے ہوئے فجر کی سنت اس وقت تک ضرور پڑھنا چاہئے جب تک یہ گمان ہو کہ سنت پڑھ کر کم از کم ایک رکعت امام کیساتھ ضرور پا جاؤں گا کیونکہ ایک رکعت پانے والے کو بھی جماعت کا ثواب ملتا ہے لہذا جب تک جماعت کا ثواب مل جانے کی امید ہو سنت فجر پڑھ لے۔ لیکن اگر ایک رکعت بھی ملنے کی امید نہ ہو تو سنت فجر چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے اور پھر سورج نکلنے کے بعد ان کی قضا کر لے، سنت فجر کا استثنا اس لیے ہے کہ کسی سنت کی اتنی تاکید نہیں آئی جتنی کہ اس سنت کیلئے ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا فجر کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑو۔ خواہ گھوڑے تمہیں روند ڈالیں۔ (ابوداؤد شریف)

صحابہ کرام کا طرز عمل

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور لوگ نماز فجر میں صف بستہ ہوتے پس مسجد کے گوشے میں دو رکعت پڑھتے، پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاتے۔ (طحاوی شریف ص۲۵۶، ج۱) مکتبہ حقانیہ ملتان

marfat.com

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تینوں صحابی نماز کیلئے نکلے تو جماعت کھڑی ہو چکی تھی تو مسجد کے ایک ستون کے پاس آئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر جماعت میں شریک ہوئے۔ (طحاوی شریف ص ۲۵۵، ج ۱)

حضرت ابومجلز علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں ایسے وقت داخل ہوا کہ جماعت ہو رہی تھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تو جماعت میں شریک ہو گئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے سنتیں پڑھیں پھر جماعت میں شریک ہوئے پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر بیٹھے رہے اور آفتاب طلوع ہونے کے بعد سنتیں پڑھیں،

(طحاوی شریف ص ۲۵۵ ج ۱ مکتبہ حقانیہ ملتان)

حضرت ابوعثمان الانصاری سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ مسجد میں ایسے وقت پر آئے کہ جماعت ہو رہی تھی اور فجر کی سنت آپ نے نہیں پڑھی تھیں لہذا جماعت سے پہلے آپ نے سنتیں پڑھیں پھر جماعت میں شریک ہوئے۔ (طحاوی شریف ص ۲۵۶، ج ۱ مکتبہ حقانیہ ملتان)

نوٹ: اس مسئلہ پر شرح معانی الآثار المعروف طحاوی شریف میں کافی روایات ہیں

اگر فجر کی سنتیں رہ جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھے

حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَّمْ یُصَلِّ رَكْعَتَی الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ،

(ترمذی شریف ص ۹۶ ج ۱ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی)

marfat.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جس نے فجر کی دو رکعتیں (یعنی سنتیں) نہ پڑھی ہوں وہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھے۔

حدیث

عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ فَقَضَاهُمَا بَعْدَ أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ۔

(مؤطا امام مالک ترجمہ وحید الزماں غیر مقلد ص ۱۱۱)

ترجمہ: حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچا کہ عبد اللہ بن عمر کے فوت ہو گئیں سنتیں فجر کی تو پڑھ لیں انہوں نے بعد آفتاب نکلنے کے۔ امام قاسم بن محمد سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

مریض کی نماز

قیام کرنا نماز میں فرض ہے اگر کوئی آدمی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ رکھے تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے اگر بیٹھ کر بھی نہ ادا کر سکے تو لیٹ کر ادا کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۔ سورۃ النساء آیت ۱۰۳۔ ترجمہ اللہ کو یاد کرو کھڑے ہو کر بیٹھے ہوئے اور پہلو کے بل۔

حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک بیماری میں نبی اکرم ﷺ سے نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو حضور ﷺ نے ارشادہ فرمایا صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب ۔ بخاری شریف جلد (۱) صفحہ ۱۵۰۔ ترجمہ: کھڑے ہو کر

نماز پڑھو اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اگر اسکی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو کے بل۔ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں اگر تم پہلو کے بل بھی نماز پڑھنے کی استطاعت نہ رکھو تو چت لیٹ کر پڑھو۔اللہ تعالیٰ کسی نفس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا ۔دار قطنی۔

جناب نافع علیہ الرحمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ترجمے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مریض سجدہ کی طاقت نہ رکھے تو اشارہ سے نماز پڑھے مگر (سجدہ کرنے کیلئے) اپنی پیشانی کی طرف کوئی چیز نہ اٹھائے۔موطا امام مالک

اشارہ سے مراد سر سے اشارہ کرنا ہے نہ کہ آنکھوں یا پلکوں سے اشارہ کیونکہ سر کا ہی اشارہ احادیث و آثار سے ثابت ہے۔

مسافر کی نماز

سفر شرعی میں چار رکعت والی نمازیں مثلاً ظہر۔عصر۔عشاء دو رکعت پڑھی جائے گی۔لیکن دو رکعت اور تین رکعت والی نمازوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔مثلاً فجر اور مغرب کی نماز میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔اگر کوئی مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی متابعت میں اسے بھی چار رکعت والی نماز کو چار رکعت ہی پڑھنا ہے مسلم شریف جلد (۱) صفحہ ۲۴۳۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نماز دو۔دو رکعت ہی فرض تھی پھر رسول اللہ ﷺ نے ہجرت فرمائی ہجرت کے بعد چار رکعت فرض ہوئی اور سفر کی نماز پہلے ہی طریقہ پر چھوڑ دی گئی۔مشکوۃ شریف جلد (۱) صفحہ ۱۱۹۔

marfat.com

جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالی نے تمہارے نبی ﷺ کی زبان پر حضر میں چار رکعت اور سفر میں دو رکعت فرض کی۔ مسلم شریف جلد (۱) صفحہ ۲۴۱ جناب عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سفر کی نماز رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت بیان فرمائی ہیں اور وہ دونوں رکعتیں بالکل مکمل ہیں ناتمام نہیں اور وتر سفر میں سنت متمرہ ہیں مشکوۃ شریف، ابن ماجہ صفحہ ۷۶۔ اگر کسی مقام پر پندرہ روز اقامت کی نیت ہو تو قصر جائز نہیں اب چار رکعت ہی پڑھی جائیں گی۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد (۲) صفحہ ۴۵۳۔

شرعا مسافر وہ ہے جو کہ تین دن رات کا سفر کرے درمیانی چال سے اونٹ پر یا پیدل کم سے کم اتنی مقدار کا ہونا ضروری ہے۔ اگر اتنی مسافت پر جانا ہو تو اپنے شہر سے باہر نکلتے ہی اگر نماز کا وقت ہو گیا تو نماز قصر پڑھی جائے گی۔ (کنز الدقائق ۔قدوری وغیرہ)

موجودہ میل بنتے ہیں۔ ساڑھے ستاون میل بہار شریعت حصہ چہارم جلد (۱) صفحہ ۶۱۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھولے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے باندھ لے یوں کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور

marfat.com

چھنگلیاں کلائی کے اغل بغل اور ثناء پڑھے، **سبحنک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولاالہ غیرک** پھر تعوذ یعنی اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پھر تسمیہ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہے پھر الحمدللہ پڑھے اور ختم پر آمین آہستہ کہے اس کے بعد کوئی سورۃ یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت کہ تین کی برابر ہو۔ اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف ایک طرف فقط انگوٹھا اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین بار سبحان ربی العظیم کہے، پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور منفرد ہو تو اس کے بعد **اللھم ربنا ولک الحمد** کہے۔

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے یوں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے نہ یوں کہ صرف پیشانی چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے اور بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے۔ اور دونوں پاؤں کی سب انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے کو جائے اور اس طرح سجدہ کرے پھر سر اُٹھائے پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے اب صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر

marfat.com

قرأت شروع کر دے پھر اسی طرح رکوع اور سجدہ کر کے داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھے اور اس میں کوئی حرف کم و بیش نہ کرے اور اس کو تشہد کہتے ہیں اور جب کلمہ لا کے قریب پہنچے داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے چھنگلیاں اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اُٹھائے مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمہ الا پر گرادے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کرلے۔

اور اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اُٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورۃ ملانا ضروری نہیں اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا اس میں تشہد کے بعد درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. پھر پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ . یا کوئی اور دعا پڑھے مثلاً دعائے ماثورہ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا

marfat.com

وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِی مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِی اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ . یا یہ پڑھے اللھم ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الأخرة حسنة وقنا عذاب النار. پھر داہنے شانے کی طرف منہ کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے پھر بائیں طرف یہ طریقہ کہ مذکور ہوا، امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے مقتدی کیلئے اس میں کی بعض بات جائز نہیں مثلا امام کے پیچھے فاتحہ یا اور کوئی سورۃ پڑھنا عورت بھی بعض امور میں مستثنیٰ ہے۔ (بہار شریعت ص ۴۹، ۵۰ ج ۱ حصہ سوم)

عورت کندھوں تک ہاتھ اُٹھائے گی، عورت سینہ پر ہاتھ باندھے گی، عورت کھل کر سجدہ نہ کرے بلکہ اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے ملا کر سجدہ کرے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عورت کی نماز کے متعلق فرمایا عورت جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں سے ایسے طور پر چپکا لے کہ اس کیلئے زیادہ سے پردہ کا موجب ہے۔

(کنز العمال ص ۱۷۷، بیہقی شریف ص ۲۲۳ ج ۲)

جناب علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ عورت جب سجدہ کرے تو اپنی دونوں رانوں کو ملا لے۔ (کنز العمال شریف، سنن الکبریٰ بیہقی ص ۲۲۲، ج ۲)

ہدایہ شریف میں ہے اور عورت اپنے سجدہ میں سمٹ جائے اور اپنا پیٹ اپنی ران سے ملا لے کیونکہ یہ اس کیلئے زیادہ پردہ کا موجب ہے۔ (ہدایہ ص ۹۳ ج ۱)

نماز کی بیرونی شرطیں

نماز کے اندر اور باہر کچھ ایسی چیزیں ہیں جو اگر نہ پائی جائیں تو نماز نہیں ہوتی ان بیرونی چیزوں کو شرط اور اندرونی چیزوں کو رکن کہتے ہیں نماز کی بیرونی شرطیں

marfat.com

سات ہیں۔

۱۔ستر ڈھانپنا ۲۔کپڑوں کا پاک ہونا ۳۔جسم کا پاک ہونا

۴۔جگہ کا پاک ہونا ۵۔قبلہ رخ ہونا ۶۔نماز کا وقت ہونا

۷۔نماز کی نیت کرنا

۱۔ستر ڈھانپنا

ستر ڈھانپنے کا مطلب یہ ہے مرد کا جسم کم از کم ناف سے لے کر گھٹنوں تک ڈھکا ہوا ہو اور عورت کا جسم چہرے اور ہاتھوں کے بغیر مکمل چھپا ہوا ہو اس کا اجمالی حکم قرآن پاک میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (پارہ ۸ رکوع ۱۰) ترجمہ: ہر نماز کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔اس آیت میں زینت سے مراد لباس ہے جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے دیکھئے تفسیر ابن کثیر ص ۲۱۵، ج ۲

۲۔مرد کا ستر فرض

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ گھٹنوں سے اوپر اور ناف سے نیچے ستر ہے (نصب الرایہ ص ۲۹۷، سنن دار قطنی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا ناف سے لے کر گھٹنے تک ستر ہے۔یعنی جس ستر کا چھپانا نماز میں فرض ہے وہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے جب کہ گھٹنے بھی اس میں داخل ہیں۔

marfat.com

ستر مسنون

مرد کیلئے مسنون یہ ہے کہ نماز میں ہاتھ ٹخنوں اور چہرے کے ماسوا باقی تمام جسم تقریباً ڈھکا ہوا ہو، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا بھی سنت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایسے کیا کرتے تھے اور اسے معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو اس وقت تھا جب کپڑوں کی قلت تھی لیکن جب اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرمائی تو دو کپڑوں میں نماز ادا کرنا ہی زیادہ پاکیزہ کام ہے۔ (مشکوۃ ص ۷۳)

عورت کا ستر

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں فرماتا۔ (ابو داؤد، نصب الرایہ) حضرت عبداللہ بن قتادہ اپنے باپ قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی عورت کی نماز اس وقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک کہ وہ اپنے مقامات زینت کو نہ چھپالے اور نہ حائضہ لڑکی سے جب تک کہ وہ اوڑھنی نہ اوڑھ لے۔ (طبرانی اوسط بحوالہ نصب الرایہ ص ۲۹۶)

عورت کے مقامات زینت اس کی کلائیاں ہیں جن میں چوڑیاں ہوتی ہیں اور اس کی پنڈلیاں ہیں جن میں پازیب وغیرہ پہنتی ہے اور اس کا گلا ہے جس میں ہار ڈالتی ہے اور اس کی پیشانی ہے جس پر جھومر لٹکاتی ہے اور اس کے کان ہیں جن میں کانٹے یا بالیاں پہنتی ہے لہذا ان تمام جگہوں کو چھپانا عورت کیلئے فرض ہوا عورت کے چہرے اور ہاتھ پاؤں کے سوا باقی تمام جسم کے ستر ہونے پر یہ حدیث بھی شاہد ہے۔

marfat.com

حدیث شریف :

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑکی کو جب حیض آجائے تو مناسب نہیں کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ دکھائی دے سوائے اس کے چہرے اور ہاتھوں کے پہنچوں تک۔

حدیث شریف :

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ عورت صرف قمیص اور اوڑھنی میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں جب کہ قمیص اتنی لمبی ہو کہ اس کے قدموں کی چھت کو چھپالے تو معلوم ہوا کہ قدموں کی چھت کو چھپانا بھی ضروری ہے اگرچہ نچلا حصہ کھلا رہے۔

۲۔ کپڑے پاک ہوں

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ترجمہ: اے نبی ﷺ اپنے کپڑوں کو پاک رکھیں۔

حدیث شریف :

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے (مبارک) کپڑوں سے منی کو دھویا کرتی تھیں اسی حالت میں آپ جا کر نماز پڑھتے اور میں آپ کے کپڑے میں پانی کے نشانات دیکھا کرتی تھی،

(بخاری شریف ص ۳۶)

حدیث شریف :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے۔ قَالَ رَسُوْلُ

marfat.com

اللّٰہِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ (مسلم شریف ص ۱۱۹، ج ۱۔ مشکوۃ ص ۴۰)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔

۳۔ جسم کا پاک ہونا

جسم کی پاکی حقیقی اور حکمی دونوں قسم کی نجاستوں سے ضروری ہے۔ نجاست حقیقی سے پاکیزگی کیلئے یہ آیت دیکھئے۔ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ. یعنی اس مسجد میں ایسے لوگ ہیں جو انتہائی پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی ایسے ہی پاکبازوں سے محبت رکھتا ہے وہ حضرات ڈھیلے استعمال کرنے کے بعد پانی بھی استعمال کرتے تھے۔ نجاست حکمی سے پاکیزگی کیلئے یہ آیت ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ،

ترجمہ: یعنی جب تم نماز پڑھنے لگو تو اپنے چہروں کو اور کہنیوں سمیت ہاتھوں کو اور ٹخنوں سمیت پاؤں کو دھولیا کرو اور سروں کا مسح کرلیا کرو اور اگر تم جنبی ہو جاؤ تو خوب اچھی طرح طہارت حاصل کرلیا کرو۔ (یعنی غسل کرلیا کرو) تو یہ نجاست حکمی کا ازالہ ہے۔

حدیث شریف :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس کا وضو نہ ہو اس کی کوئی نماز نہیں ہے، (مسند امام احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک حاکم)

marfat.com

۴۔ جگہ کا پاک ہونا

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا۔ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ۔ کہ تم دونوں میرے گھر کو پاک وصاف رکھو طواف کرنیوالوں کیلئے اعتکاف کرنیوالوں کیلئے اور رکوع وسجود کرنے والوں کیلئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔

۵۔ قبلہ رخ ہونا

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ۔ ترجمہ یعنی آپ اپنے چہرے کو مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے اور تم لوگ جہاں کہیں بھی ہو اپنے چہروں کو اسی کی طرف پھیر لیا کرو۔

حدیث شریف:

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ، (ترمذی ص ۲۵۵)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے فرمایا قبلہ مشرق ومغرب کے درمیان ہے۔

۶۔ نماز کا وقت ہونا

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

marfat.com

کِتَابًا مَّوْقُوْتًا ۔ ترجمہ: بے شک نماز مومنین پر وقت مقررہ پر فرض ہے۔

حدیث شریف:

نبی کریم رؤف الرحیم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے قَالَ اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی وُقْتِھَا ۔(بخاری شریف ص ۷۶ ج ۱) نوٹ اوقات نماز کا ذکر گزشتہ اوراق میں ہو چکا ہے۔

۷۔نیت کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے، وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوْا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ (قرآن مجید) ترجمہ: ان کو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت خالص اسی کیلئے یکسو ہو کر کریں۔۔خلوص دراصل نیت کا خلوص ہے یعنی نماز شروع کرتے وقت دل و دماغ میں یہ طے کر لے کہ یہ عبادت میں صرف خدا کی خوشنودی کیلئے کر رہا ہوں بس یہی نیت ہے جبکہ اس کو یہ معلوم ہو کہ میں کس وقت کی کونسی نماز کتنی رکعات پڑھ رہا ہوں۔نیت نام ہے دل کے پختہ ارادے کا زبان سے کہنا کچھ ضروری نہیں ہاں اگر کہہ لے تو دل کی ترجمانی ہے۔واللہ اعلم بالصواب

نماز کی اندرونی شرطیں

یعنی نماز کے فرائض چھ ہیں۔

۱۔تکبیر تحریمہ کہنا ۲۔قیام کرنا ۳۔قرأت کرنا

۴۔رکوع ۵۔سجدہ ۶۔آخری قعدہ بمقدار تشہد

marfat.com

ا۔ تکبیر تحریمہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلّٰى (قرآن مجید) ترجمہ: اور اس نے اپنے رب کا نام لیا پھر نماز پڑھی۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ وربک فکبر اور اپنے رب کی پس بڑائی بیان کر۔

حدیث شریف:

قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ. (ابوداؤد ص ۱۰ ج ا۔ ترمذی ص ۶ ج ا)

ترجمہ: نبی اقدس ﷺ نے فرمایا نماز کی کنجی وضو ہے اور اس کی تحریمہ تکبیر ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے یعنی اس کا شروع کرنا اللہ اکبر سے ہے اور اسکا اختتام السلام علیکم ورحمۃ اللہ پر ہے۔

۲۔ قیام کرنا

بوجہ فرمانِ خدا، وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کیلئے فرمانبردار ہو کر کھڑے رہو۔

حدیث شریف:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ (نے فرمایا کہ مجھے بواسیر تھی میں نے نبی پاک ﷺ سے نماز کے بارے میں سوال کیا تو) نبی کریم ﷺ نے فرمایا نماز کھڑا ہو کر پڑھا کر اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھا کر اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے پہلو پر (یعنی لیٹ کر پڑھ لیا کر) بخاری ص ۱۵۰

marfat.com

۳۔قرأت کرنا

مطلق قرأت فرض ہے یعنی کسی قدر قرآن شریف پڑھنا، نماز میں یہ بھی فرض ہے بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ترجمہ: پھر تم سے جتنا ہو سکے قرآن پڑھو۔

حدیث شریف:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَاصَلٰوۃَ اِلَّا بِقِرَأۃٍ ،(مسلم شریف ص ۱۷۰، ج ۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرأت کے بغیر کوئی نماز نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مطلق قرأت فرض ہے۔ کہیں سے بھی ہو نہ کہ فاتحہ۔ نوٹ: فاتحہ خلف الامام پر آگے تفصیلاً بحث آئے گی۔ ان شاء اللہ

۴۔رکوع کرنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۔ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ معلوم ہوا کہ رکوع فرض ہے ۔

حدیث شریف:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اس شخص کی نماز کفایت نہیں کریگی جو رکوع و سجود میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہ کرے۔

marfat.com

۵۔سجدہ کرنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا ۔یعنی اے ایمان والو، رکوع اور سجدہ کرو۔

حدیث شریف :

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ، مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں سات جوڑوں پر سجدہ کروں ، پیشانی ، دونوں ہاتھوں ، دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں کے پنجوں پر۔(مشکوۃ شریف ص ۸۳)

۶۔آخری قعدہ

التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور تشہد کی تعلیم دی الخ (اس حدیث شریف کے آخر میں ہے) جب تو یہ کہہ چکے یا یہ ادا کر چکے تو بے شک تو نے اپنی نماز پوری کر لی پھر تو کھڑا ہونا چاہئے تو کھڑا ہو جا اور بیٹھنا چاہے تو بیٹھا رہ۔

(ابوداؤد ص ۱۳۹)

اس حدیث شریف میں تمام صلوۃ کو قعدہ اخیرہ پر معلق فرمایا ہے یعنی جب تو قعدہ اخیرہ کرلے تو تیری نماز پوری ہو گئی تو معلوم ہوا کہ قعدہ اخیرہ نماز میں فرض ہے۔

قعدہ کی صورت

بایاں پاؤں بچھا کر اس کے اوپر بیٹھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھے اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں کے قریب رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں قبلہ رو ہو جائیں۔

marfat.com

حدیث شریف :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کی سنت یہ ہے کہ تو دائیں قدم کو کھڑا رکھے اور اسکی انگلیوں کو قبلہ رخ کرنا اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا بھی سنت ہے۔ (نسائی شریف ص۱۷۳ ص۱)

نماز کے واجبات

عام نمازوں کے واجبات تیرہ ہیں۔

۱۔ فرضوں کی پہلی دو رکعت کو قرأت کیلئے مقرر کرنا

۲۔ فاتحہ کا پڑھنا

۳۔ کسی سورۃ کا ساتھ ملانا

۴۔ فاتحہ کو پہلے پڑھنا اور سورۃ کو بعد میں پڑھنا

۵۔ جہری نمازوں میں جہر کرنا

۶۔ سری نمازوں میں آہستہ پڑھنا

۷۔ فرائض و واجبات کو ترتیب وار ادا کرنا

۸۔ ارکان میں تعدیل کرنا

۹۔ قومہ کرنا (رکوع بعد سیدھا کھڑا ہونے کو قومہ کہتے ہیں)

۱۰۔ جلسہ کرنا (دو سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنے کو جلسہ کہا جاتا ہے)

۱۱۔ پہلا قعدہ کرنا

۱۲۔ دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا

۱۳۔ سلام کے ساتھ نماز ختم کرنا۔

marfat.com

علاوہ ازیں وتروں کی قنوت اوراس کی تکبیراور تکبیرات عیدین بھی واجب ہیں۔

سجدۂ سہو

اگرکسی فرض کی ادائیگی میں کچھ تاخیر ہو جائے (جیسے آخری رکعت میں بیٹھنے کی بجائے بھولے سے کھڑا ہوگیا پھر یاد آنے پر بیٹھ گیا) تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جائیگی ، اگر کوئی فرض چھوٹ گیا تو نماز نہ ہوگی ۔ سطور بالا میں مذکور واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے یااس کی ادائیگی میں کچھ تقدیم و تاخیر ہو جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی ، یارکعتوں کی صحیح تعداد بھول جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی ۔ یارکعتوں کی صحیح تعداد بھول جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی اور اگر جان بوجھ کر ایسا کیا تو نماز ٹوٹ جائیگی اور نئے سرے سے ادا کرنی پڑیگی ۔ واللہ اعلم بالصواب

سجدۂ سہو کا طریقہ

قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے ، پھر تشہد ، درود شریف پڑھ کر سلام پھیرے۔

حدیث شریف :

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بھول یہ ہے کہ نمازی بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو جائے یا کھڑا ہونے کی بجائے بیٹھ جائے یا دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دے ۔ تو ایسا شخص سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرے

(طحاوی شریف باب سجود السہو فی الصلوۃ)

marfat.com

نماز کی سنتیں

سنتوں کا ادا کرنا بہت ضروری ہے، نبی کریم ﷺ کی محبت کی دلیل ہے آپ ﷺ کی سنت سے محبت آپ ﷺ سے محبت ہے۔ لیکن اگر کوئی سنت بھولے سے چھوٹ جائے یا سستی کی وجہ سے ادا نہ کر سکے تو بغیر سجدہ سہو کئے نماز ہو جائیگی۔

۱۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اُٹھانا اور انگلیوں کو کھلا رکھنا اور امام کا بلند آواز سے تکبیر کہنا۔

۲۔ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑ کر ناف کے نیچے باندھنا

۳۔ ثناء یعنی سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ آخر تک پڑھنا

۴۔ تعوذ و تسمیہ آہستہ پڑھنا، دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے باندھنا۔ (عورت سینے پر ہاتھ باندھے)

۵۔ آہستہ آواز سے آمین کہنا

۶۔ ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کیلئے تکبیر کہنا

۷۔ رکوع اور سجدہ میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنا

۸۔ رکوع میں گھٹنے کو پکڑنا، انگلیوں کو کھلا رکھنا

۹۔ امام کا سمع اللہ لمن حمدہ اور مقتدی کا ربنا لک الحمد پڑھنا

۱۰۔ قعدہ میں دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھنا

۱۱۔ آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا

۱۲۔ آخری قعدہ میں درود شریف کے بعد دعا مانگنا

۱۳۔ انگشت مسبحہ سے عند الشہادت اشارہ کرنا

marfat.com

۱۴۔ فرائض کی آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا (اگر امام ہو یا اکیلا)

۱۵۔ لفظ سلام کے ساتھ نماز سے باہر آنا

۱۶۔ دائیں اور بائیں طرف سے سلام کہنا۔ (کتب عامہ)

مستحبات نماز

حالتِ قیام میں موضع سجدہ کی طرف نظر کرنا، رکوع میں پشت قدم کی طرف، سجدہ میں ناک کی طرف، قعدہ میں گود کی طرف، پہلے سلام میں داہنے شانہ کی طرف، دوسرے میں بائیں کی طرف، جمائی آئے تو منہ بند کئے رہنا اور نہ رکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے اور اس سے بھی نہ رکے تو قیام میں داہنے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے اور غیر قیام میں بائیں کی پشت سے دونوں میں آستین سے اور بلا ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے منہ ڈھانکنا مکروہ ہے۔ جمائی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم السلام کو جمائی نہیں آتی تھی، مرد کیلئے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا، عورت کیلئے کپڑے کے اندر بہتر ہے، جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفع کرنا، جب مکبر حی علی الفلاح کہے تو امام ومقتدی کا کھڑا ہو جانا، جب مکبر قد قامت الصلوۃ کہہ لے تو نماز شروع کر سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے، دونوں پنجوں کے درمیان قیام میں چار اُنگل کا فاصلہ ہونا، مقتدی وامام کے ساتھ شروع کرنا، سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا۔۔۔

(بہار شریعت ص ۶۸، حصہ سوم)

marfat.com

مکروہات نماز

کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا، کپڑا سمیٹنا، مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھالینا اگرچہ گرد سے بچنے کیلئے کیا ہو اور اگر بلا وجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ، کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں یہ سب مکروہ تحریمی ہے۔ کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی یا دامن سمیٹے نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے، خواہ پیشتر سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی، شدت کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریاح کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ جب جماعت قائم کی جائے اور کسی کو بیت الخلاء جانا ہو تو پہلے بیت الخلاء کو جائے، کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے۔ مگر جس وقت کہ پورے طور پر بروجہ سنت سجدہ ادا نہ ہوتو ہوتو ایک بار کی اجازت ہے، اور بچنا بہتر، انگلیاں چٹکانا، انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں پر ڈالنا مکروہ تحریمی ہے، کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ رکھنا نہ چاہئے، ادھر، اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے، تشہد یا سجدوں کے درمیان میں کتے کی طرح بیٹھنا، مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا، کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے، اعتجاء یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے، ناک اور منہ کو چھپانا اور بے ضرورت کھنکھار نکالنا یہ سب مکروہ تحریمی ہے، نماز میں بالقصد جمائی لینا مکروہ تحریمی ہے۔ جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے یونہی نمازی کے سر پر یعنی چھت میں ہو یا معلق ہو یا محل سجود میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع ہو تو نماز مکروہ

marfat.com

تحریمی ہوگی، یوہیں نمازی کے آگے یا داہنے یا بائیں تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے، الٹا قرآن مجید پڑھنا، کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے، مثلاً رکوع وسجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا یوہیں قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلے جانا، قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا یا رکوع میں قرأت ختم کرنا، امام سے پہلے مقتدی کا رکوع وسجود وغیرہ کرنا، یا اس سے پہلے سر اٹھانا، امام کو کسی آنے والے کی خاطر نماز کا طول دینا مکروہ تحریمی ہے، جلدی میں صف کے پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہہ کر شامل ہو گیا پھر صف میں شامل ہوا یہ مکروہ تحریمی ہے، قبر کا سامنے ہونا اور نمازی و قبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے وغیرہ۔

(بہار شریعت ص ۱۲۰ تا ۱۲۴ ج ۱ حصہ سوم)

نوٹ: مزید تفصیل کیلئے دیکھئے بہار شریعت مذکورہ صفحات ۔

نماز کے مفسدات

یعنی نماز کو توڑنے والی چیزیں،

نماز میں گفتگو کرنا، سلام کرنا، سلام کا جواب دینا، کسی درد کی وجہ سے آہ اوہ یا اُف کرنا، درد اور مصیبت کی وجہ سے آواز کے ساتھ رونا، لیکن اگر اللہ کے خوف کی وجہ سے ہو تو حرج نہیں، چھینک آنے پر الحمد للہ کہنا، کسی کی چھینک پر یرحمک اللہ یا اس کے جواب میں یہدیکم اللہ کہنا، بری خبر پر انا للہ الخ پڑھنا، اچھی خبر پر الحمد للہ کہنا، دیکھ کر قرآن مجید پڑھنا، کھانا پینا، کوئی ایسا کام کرنا کہ دیکھنے والا سمجھے کہ یہ نماز میں نہیں ہے ان ساری باتوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

marfat.com

حدیث شریف :

حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یہ نماز کلام الناس میں سے کسی کی صلاحیت نہیں رکھتی ، یہ تو بس تسبیح ، تکبیر ، اور قرأت قرآن کا نام ہے۔ (مسلم شریف ص ۲۰۳، ج ۱)

حدیث شریف :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ہم لوگ نماز کے دوران ہی حضور ﷺ کو سلام کیا کرتے تھے اور حضور ﷺ جواب بھی عنایت فرماتے تھے جب ہم نجاشی (بادشاہ) کے یہاں سے آئے (یعنی ہجرت حبشہ سے آئے) تو ہم نے حضور ﷺ کو سلام کیا حضور ﷺ نے جواب نہیں دیا، ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ پہلے تو ہم نماز میں آپ کو سلام کرتے تھے اور آپ جواب دیتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا نماز میں مشغولیت کی وجہ سے۔

(بخاری شریف ص ۱۶۰ ج ۱۔ مسلم ص ۲۰۴ ج ۱)

دوران نماز اگر وضو توڑنے والی چیزوں میں سے کوئی چیز پائی گئی تو نماز ٹوٹ جائے گی کیونکہ جب وضو ہی ٹوٹ گیا تو نماز بھی ٹوٹ گئی اب نئے سرے سے وضو کر کے نماز پڑھی جائے گی۔ اس کیلئے دیکھئے نواقض وضو، یعنی وضو توڑنے ولی چیزیں۔

نماز وتر کا بیان

نماز وتر کی فضیلت

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا نبی اقدس ﷺ نے بے شک اللہ

marfat.com

تبارک وتعالیٰ نے تمہارے لئے ایک نماز، زائد کر دی ہے جو تمہارے حق میں سرخ اونٹوں سے بہتر ہے وہ ہے وتر اور وہ عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے،

(نصب الرایہ ص ۱۰۹ ج ۲)

حدیث شریف :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنی رات کی آخری نماز، وتر کو بناؤ۔

(بخاری ص ۱۳۲، ج ۱)

حدیث شریف :

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس شخص کو خطرہ ہو کہ رات کو نہیں اُٹھ سکے گا وہ شروع رات ہی میں (یعنی عشاء کے بعد) وتر پڑھ لے اور جسے آخر رات اُٹھ جانے کی امید ہو وہ آخر رات ہی وتر پڑھے اس لئے کہ رات کی نماز پر اللہ تعالیٰ کی نظر قبولیت ہوتی ہے۔ مسلم شریف

وتر واجب ہیں

حضرت سید علی متقی علیہ الرحمہ کنز العمال میں مسند بزار کے حوالہ سے حدیث درج فرماتے ہیں۔

پہلی حدیث

اَلْوِتْرُ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ ۔ (بزار عن ابن عباس)

کنز العمال ص ۱۶۷، المجلد الرابع نشر السنہ ملتان

ترجمہ: نماز وتر ہر مسلمان پر واجب ہے۔

marfat.com

دوسری حدیث

حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے تلخیص الجیر میں درج کی ہے، بحوالہ دار قطنی، اور حافظ ابن حجر عسقلانی اس حدیث کے متعلق کہتے ہیں اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ وَفِیْ دَارِ قُطْنِیْ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ وَّاجِبٌ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُوْتِرْ بِثَلَاثٍ وَرِجَالُہٗ ثِقَاتٌ. (تلخیص الجیر ص۱۳، ج۲)

ترجمہ: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز وتر حق ہے واجب ہے پس جس کا دل چاہئے تین وتر پڑھے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں،

تیسری حدیث

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا. (مستدرک حاکم ص ۳۰۵، ج۱)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وتر حق ہیں جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہمارا نہیں ہے، اس حدیث کے متعلق امام ذہبی علیہ الرحمہ تلخیص المستدرک ص ۳۰۵، ج ا پر فرماتے ہیں (صحیح) یعنی یہ حدیث صحیح ہے۔

چوتھی حدیث

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ۔

(مستدرک حاکم ص۳۰۲ ج۱)

ترجمہ: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وتر حق ہیں۔

marfat.com

پانچویں حدیث

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا.

(ابوداؤد شریف ص ۲۰۸، ج ۱ مکتبہ حقانیہ ملتان)

ترجمہ: حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا، وتر حق ہیں جو وتر نہ پڑھے وہ ہمارا نہیں وتر حق ہیں جو وتر نہ پڑھے وہ ہمارا نہیں، وتر حق ہیں جو وتر نہ پڑھے وہ ہمارا نہیں۔ یہ وعید شدید وجوب وتر کی طرف مشیر ہے۔

چھٹی حدیث:

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ الخ (ابوداؤد شریف ص ۲۰۸، ج ۱ مکتبہ حقانیہ ملتان)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا وتر ہر مسلمان پر حق ہے،

وتر کی قضا لازم ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے،

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِہٖ اَوْ نَسِیَہٗ فَلْیُصَلِّ اِذَا ذَکَرَ وَاِذَا اسْتَیْقَظَ. (ابوداؤد ص ۲۱۰)

ترجمہ: رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص نماز وتر سے سو جائے یا اسے بھول جائے تو جب یاد آئے یا بیدار ہو ضرور پڑھے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ وتر کی قضا ضروری ہے۔

marfat.com

وتر تین رکعت ہیں

نماز وتر تین رکعت ہیں،

پہلی حدیث

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعا مروی ہے کہ
يُصَلِّي أَرْبَعاً فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعاً فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثاً، الخ

(بخاری شریف ص۱۵۴ ج۱۔ موطا امام مالک ص۱۰۳۔ بقدر الحاجہ)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نماز (تہجد) میں چار رکعت پڑھتے تھے ان کے حسن وطول کا کیا کہنا پھر چار رکعت پڑھتے تھے، انکے حسن وطول کا کیا کہنا پھر آپ ﷺ تین رکعت پڑھتے تھے " (اس حدیث شریف میں تین رکعت سے مراد نماز وتر ہے، کیونکہ اس حدیث پر امام المحدثین امام النسائی علیہ الرحمہ نے یہ باب باندھا ہے۔ کیف الوتر بثلث۔ یعنی تین وتر کس طرح پڑھے جائیں گے۔ پھر مذکورہ بالا حدیث شریف بیان کی ہے، دیکھئے نسائی شریف ص۱۹۱ ج۱ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی۔

دوسری حدیث

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ **أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ ۔**

(نسائی شریف ص۱۹۱، ج۱ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی)

ترجمہ: بے شک رسول اللہ ﷺ وتر کی دو رکعت پر، سلام نہیں پھیرتے تھے، یعنی ایک سلام کے ساتھ آپ ﷺ تین وتر ادا فرماتے تھے۔

marfat.com

تیسری حدیث

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلٰثِ رَکْعَاتٍ ، کَانَ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَ فِی الثَّانِیَۃِ بِقُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَ فِی الثَّالِثَۃِ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَ یَقْنُتُ قَبْلَ الرُّکُوْعِ.

(نسائی شریف ص۱۹۱ج۱ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر تین رکعت پڑھتے تھے، پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، دوسری رکعت میں قل یایہا الکفرون اور تیسری رکعت میں قل ہو اللہ احد، اور آپ ﷺ دعا قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

چوتھی حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُوْتِرُ بِثَلٰثٍ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی ، وَفِی الثَّانِیَۃِ بِقُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَ فِی الثَّالِثَۃِ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ "(نسائی شریف ص۱۹۱ج۱ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر تین پڑھتے تھے، پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، دوسری رکعت میں قل یایہا الکافرون، تیسری میں قل ہو اللہ احد۔

پانچویں حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ ،

(مسند امام احمد ص۳۰۰، ج۱ ناشر ادارہ احیاء السنہ گوجرانوالہ پاکستان)

marfat.com

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین وتر پڑھتے تھے۔ یہی حدیث مسند احمد ص ۳۱۶ ج ا پر بھی موجود ہے۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی وتر کم از کم تین رکعت ہیں۔

(دیکھئے مؤطا امام مالک ص ۱۱۰ مطبوعہ نور محمد آرام باغ کراچی)

چھٹی حدیث:

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ النَّهَارِ موطا امام مالک ص ۱۱۰ مطبوعہ نور محمد آرام باغ کراچی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مغرب کی نماز دن کے وتر ہیں

اس حدیث میں مغرب کی نماز کو دن کے وتر کہا گیا ہے تو مغرب کے فرض تین رکعات ہیں (تو وتر بھی تین رکعات ہیں)

ساتویں حدیث

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ الْوِتْرُ ثَلٰثٌ كَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ . (مؤطا امام مالک ص ۱۴۶)

ترجمہ: عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا وتر تین رکعت ہیں جس طرح مغرب کی (فرض) نماز کی تین رکعت ہیں۔

آٹھویں حدیث

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْوِتْرُ كَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

(مؤطا امام محمد ص ۱۴۶)

ترجمہ: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

marfat.com

نمازِ وتر، مغرب کی نماز کی طرح ہے۔

نویں حدیث

قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا اَجْزَاَتْ رَكْعَةٌ وَّاحِدَةٌ،

(مؤطا امام محمد ص ۱۴۶ کتاب الحجہ ص ۱۹۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وتر کی ایک رکعت کفایت ہی نہیں کرتی۔

دسویں حدیث

حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں پسند نہیں کرتا کہ تین رکعت وتر کو چھوڑوں اگرچہ میرے سرخ اونٹ ہوں۔

(کتاب الحجہ للامام محمد ص ۱۹۶، موطا امام محمد ص ۱۴۶ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی)

گیارھویں حدیث

حضرت ابوعبیدہ بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تین رکعت وتر روایت کرتے ہیں۔ (کتاب الحجہ علی اہل المدینہ ص ۱۹۶)

نمازِ وتر میں دعاءِ قنوت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر تین رکعت پڑھتے تھے، پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، دوسری رکعت میں قل یا یھا الکفرون، تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد اور آپ ﷺ دعا قنوت رکوع سے پہلے

marfat.com

پڑھتے تھے۔

نماز وتر میں رفع یدین

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد حضرت اسود سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ آپ رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے، ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ۔

(جزء رفع یدین للامام بخاری علیہ الرحمہ ص ۵۶)

ترجمہ: پھر آپ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رفع یدین کرتے پھر دعاء قنوت پڑھتے تھے رکوع سے قبل۔

دعاء قنوت کے الفاظ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ. اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ. (سفر السعادت)

ترجمہ: اے اللہ، ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تیری بخشش چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں، اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ رہتے ہیں اور چھوڑتے ہیں ہم اس کو جو تیری نافرمانی کرے، اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی

marfat.com

لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں تحقیق تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے،

نوٹ: دعا قنوت معمولی لفظی اختلاف کے ساتھ بہت سے صحابہ کرام سے مروی ہے جن کے مجموعہ سے یہ دعا مکمل ہے دیکھئے تفصیل کیلئے مصنف ابن ابی شیبہ جلد دوم، مصنف عبدالرزاق وغیرہ۔ (بالفاظ متقاربہ)

فاتحہ خلف الامام

مقتدی امام کی قرأت کے وقت خاموش رہے گا امام کے پیچھے کسی رکعت میں بھی مقتدی کسی بھی سورت کی قرأت نہیں کرے گا۔ نہ فاتحہ کی نہ کسی اور سورت کی ہاں جب اکیلا نماز پڑھے گا تو ہر رکعت میں فاتحہ پڑھی جائے گی یا پھر اگر امام ہو تو بھی فاتحہ شریف پڑھے گا مگر مقتدی کی یہ ڈیوٹی ہے کہ وہ جہری، سرّی ہر نماز میں ہر رکعت میں امام کے پیچھے خاموش ہو کر کھڑا رہے گا کیونکہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے جیسا کہ آگے قرآن وحدیث واقوال صحابہ وتابعین سے تفصیل آرہی ہے۔

قرأت قرآن کے وقت خاموشی کا حکم ہے

اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک نے فرمایا، وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (سورۃ الاعراف)

ترجمہ: اور جب قرآن مجید پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگاؤ اور چپ رہو کہ تم پر رحم ہو۔

marfat.com

آیت کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے

اس آیت کی تفسیر ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یوں بیان کی جاتی ہے۔ (وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ) فِی الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ (فَاسْتَمِعُوا لَهُ) اِلٰی قِرَاءَتِهٖ ، (وَاَنْصِتُوا) لِقِرَاءَتِهٖ ۔

(تفسیر ابن عباس ص ۱۸۷ ناشر قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

ترجمہ: اور جب قرآن مجید پڑھا جائے یعنی فرض نماز میں تو کان لگا کر قرأت سنو اور اس کی قرأت کے وقت خاموش رہو۔ اسی طرح علامہ ابن کثیر نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تفسیر نقل کی ہے ملاحظہ ہو۔قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِی الْاٰیَةِ قَوْلِهٖ (وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهٗ وَاَنْصِتُوا) يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ الْمَفْرُوْضَةِ. (تفسیر ابن کثیر ص ۲۸۷، ج ۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی۔ امام الکلام ص ۱۱۰، بالفاظ متقاربہ)

ترجمہ: حضرت علی بن ابو طلحہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر نقل کی ہے کہ یہ آیت فرض نماز کے بارے میں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

علامہ ابن کثیر سند ثقہ کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِیُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِی هِنْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَسَمِعَ نَاسًا يَقْرَؤُوْنَ مَعَ الْاِمَامِ فَلَمَّا

marfat.com

انصرف قال اما ان لكم ان تفهموا اما آن لكم ان تعقلوا (واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا) كما امركم الله.

(تفسیر ابن کثیر ص ۲۸٦ ج ۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، امام الکلام ص ۱۱۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی، تو آپ نے سنا کچھ لوگ امام کے ساتھ قرأت کر رہے تھے، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم سمجھ سے کام لو کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم عقل سے کام لو، پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے) اور جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے، جس طرح اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم کیا ہے۔

علامہ ابن کثیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی تفسیر نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ وَكَذَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ۔ تفسیر ابن کثیر ص ۲۸۷، ج ۲ یعنی جس طرح اس کی تفسیر عبداللہ بن عباس سے منقول ہے اسی طرح ہی حضرت عبداللہ بن مغفل (صحابی) رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

حضرت عبید بن عمیر اور عطاء بن ابی رباح سے

علامہ ابن کثیر، ابن جریر کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید بن عمیر اور حضرت عطا بن ابی رباح کو باتیں کرتا ہوا دیکھا جب کہ قصہ بیان کرنے والا قصہ بیان کر رہا تھا میں نے عرض کی کیا تم دونوں حضرات ذکر نہیں سن رہے ہو، پس دونوں حضرات نے میری طرف دیکھا پھر گفتگو میں مصروف ہو گئے اسی طرح تین بار ہوا یعنی میں کہتا رہا وہ میری طرف نظر

marfat.com

کرتے پھر باتوں میں مصروف ہو جاتے تیسری بار دونوں حضرات نے فرمایا، اِنَّمَا ذٰلِکَ فِی الصَّلٰوۃِ کہ بیشک یہ نماز میں ہے،

(تفسیر ابن کثیر ص ۲۸۷، یعنی خاموش ہو کر قرآن سننا یہ نماز میں ہے)

حضرت امام مجاہد سے

عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهٖ (وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا) قَالَ فِي الصَّلٰوۃِ، (تفسیر ابن کثیر ص ۲۸۷، ج ۲)

ترجمہ: امام مجاہد نے فرمایا اس کا شان نزول نماز کے متعلق ہے،

حضرت امام مجاہد سے ایک اور روایت

حضرت ابراہیم بن ابی حمزہ نے حضرت امام مجاہد کو یہ فرماتے سنا کہ یہ آیت نماز اور خطبہ جمعہ کے بارے نازل ہوئی۔

حضرت سعید بن جبیر، ضحاک، ابراہیم نخعی، قتادہ، شعبی، سدی عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم

یہ سب حضرات جو اپنے وقت کے جلیل القدر امام ہیں وہ فرماتے ہیں۔ اِنَّ الْمُرَادَ بِذٰلِکَ فِی الصَّلٰوۃِ. (تفسیر ابن کثیر ص ۲۸۷، ج ۲)

ترجمہ: بے شک اس سے مراد، نماز میں قرأت کا سننا ہے۔

marfat.com

امام حسن بصری سے

قال فی الصلاۃ وعند الذکر (تفسیر ابن کثیر ص ۲۸۷، ج ۲)

ترجمہ: امام حسن بصری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ آیت نماز اور ذکر کے بارے میں نازل ہوئی۔

امام زہری فرماتے ہیں

قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي فَتًى مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا قَرَأَ شَيْئًا قَرَأَهٗ فَنَزَلَتْ (وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا) . (تفسیر ابن کثیر ص ۲۸۶ ج ۲)

ترجمہ: امام زہری کہتے ہیں کہ یہ آیت ایک انصاری نوجوان کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قرأت کرتے تو وہ نوجوان بھی قرأت کرتا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے "اور جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے"

امام زہری کی طرح امام مجاہد بھی اسی طرح کی روایت بیان فرماتے ہیں

وَاَخْرَجَ عَنْ مُّجَاهِدٍ كَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ فَسَمِعَ قِرَاءَةَ فَتًى مِّنَ الْاَنْصَارِ فَنَزَلَ، وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا"

(تفسیر مظہری ص ۲۵۰ ج ۳ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ، امام الکلام ص ۱۱۱ بالفاظ متقاربہ)

marfat.com

امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے

قَالَ ابْنُ هَمَّامٍ اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ ، قَالَ اَجْمَعَ النَّاسُ عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي الصَّلٰوةِ ، (تفسیر مظہری ص ۴۵۰، ج ۳)

ترجمہ: امام ابن الہمام نے ذکر کیا ہے کہ امام بیہقی علیہ الرحمہ نے امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

جناب حضرت ابوالعالیہ علیہ الرحمہ سے

اَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَبُو الشَّيْخِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ فَقَرَأَ قَرَأَ اَصْحَابُهٗ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَسَكَتَ الْقَوْمُ وَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ . (امام الکلام ص ۱۱۲)

ترجمہ: نبی پاک ﷺ جب اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے اور قرأت فرماتے تو وہ حضرات بھی آپ کے ساتھ قرأت کرتے تو یہ آیت نازل ہوگئی پس قوم نے تو خاموشی اختیار کر لی اور نبی اقدس ﷺ قرأت فرماتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے

وَاَخْرَجَ اَبُو الشَّيْخِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ بَنُو اِسْرَائِيْلَ اِذَا قَرَأَتْ اَئِمَّتُهُمْ جَاوَبُوْهُمْ فَكَرِهَ اللّٰهُ ذٰلِكَ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ فَقَالَ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ، (تفسیر مدارک، ص ۵۷۲، ج ۱)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل کے امام جب

marfat.com

قرأت کرتے تو سننے والے اس کا جواب دیتے پس اللہ تعالیٰ نے یہ بات اس امت کیلئے پسند نہ فرمائی اور فرمادیا، اور جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

تفسیر مدارک سے

علامہ نسفی علیہ الرحمہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں ظاہرہ وجوب الاستماع والانصات وقت قرأۃ القرآن فی الصلوۃ وغیرہا۔

(تفسیر مدارک ص ۲۷۵، ج ۱ قدیمی کتب خانہ)

کہ اس آیت مبارکہ کا ظاہر نماز میں استماع وانصات کا تقاضا کرتا ہے بوقت قرأت قرآن، علامہ نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ وَجُمْهُوْرُ الصَّحَابَةِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلٰى اَنَّهٗ فِىْ اِسْتِمَاعِ الْمُؤْتَمِّ وَقِيْلَ فِىْ اِسْتِمَاعِ الْخُطْبَةِ وَقِيْلَ فِيْهِمَا وَهُوَ الْاَصَحُّ. (تفسیر مدارک ص ۲۷۵، ج ۱)

ترجمہ: اور جمہور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ یہ آیت مقتدی کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ وہ بغور قرأت سنے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ آیت خطبہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نماز اور خطبہ دونوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے یہی زیادہ صحیح بات ہے۔

تو قارئین محترم! یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے جیسا کہ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے، صحابی رسول، ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے جب

marfat.com

وضاحت کردی ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور اس میں مقتدی کو قرأت قرآن کا بغور سننا اور خاموش رہنے کا حکم ہے تو چاہئے تو یہ تھا کہ قرآن مجید کے اس حکم کے سامنے سر تسلیم خم کیا جاتا اور کسی ضعیف دلیل کی طرف توجہ نہ دی جاتی لیکن ایک غیر مقلدین ہیں کہ ضعیف روایات کو دلیل بنا کر یا پھر ایسی روایات کو دلیل بنا کر پیش کرتے ہیں جن کا مقتدی سے کوئی تعلق نہیں ہے)

مذکورہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تفسیر کے بعد جلیل القدر تابعین کرام نے بھی اس کا شان نزول نماز کے متعلق قرار دیا ہے۔ جیسا کہ آپ گزشتہ اوراق میں، حضرت عطاء، حضرت عبید بن عمیر، امام مجاہد، حضرت سعید بن جبیر، حضرت قتادہ، حضرت امام شعبی، حضرت امام نخعی، امام زہری، امام حسن بصری علیہم الرحمہ کی روایات میں سے پڑھ چکے ہیں تو معلوم یہ ہوا کہ امام کے پیچھے مقتدی کو کسی قسم کی قرأت نہیں کرنی چاہئے نہ سورۃ فاتحہ کی نہ کسی اور سورت کی بلکہ جہری نمازوں میں امام کی قرأت بغور سننا چاہئے اور خاموش بھی رہنا چاہئے اور سری نمازوں میں اگر چہ امام کی قرأت سنائی نہیں دیتی پھر بھی اسے خاموش رہنا چاہئے بوجہ قول خدا (وانصتوا) قرآن مجید کی اس آیت مبارکہ اور اس کے شان نزول کے بعد اب احادیث جلیلہ صحیحہ ملاحظہ فرمائیے کہ جب بھی حضور ﷺ نے امام اور مقتدی کے فرائض کا ذکر کیا ہے تو قرأت کی نسبت امام کی طرف کی ہے اور مقتدی کو خاموش رہنے کا حکم دیا ہے احادیث مبارکہ میں آپ کو یہ تو ملے گا کہ جب امام قرأت کرے تو خاموش رہو لیکن کسی ایک صحیح حدیث میں آپ کو نہیں ملے گا کہ جب امام قرأت کرتے تو تم بھی قرات کرو یہ اس لئے نہیں ملے گا کہ مقتدی کے ذمہ قرأت قرآن ہے ہی نہیں یعنی جب امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے تو

marfat.com

قرأت کرنا صرف امام کی ڈیوٹی ہے اور بغور سننا اور خاموش رہنا یہ مقتدی کی ذمہ داری ہے اگر امام کے پیچھے مقتدی کو قرأت کرنا ہوتی تو حضور ﷺ یوں فرماتے کہ جب امام قرأت کرے تو تم بھی قرأت کیا کرو حضور ﷺ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ یوں فرمایا ہے کہ جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہا کرو، اب احادیث مبارکہ کا بیان شروع ہوتا ہے۔

حدیث نمبر ۱

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ سُمَیٍّ مَوْلیٰ اَبِی بَکْرٍ عَنْ اَبِی صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ فَقُوْلُوْا آمِیْن . (بخاری شریف ص ۱۰۸، ج ۱۔ مطبوعہ سعید ایچ ایم کمپنی کراچی (بقدر الحاجہ) مؤطا امام مالک ص ۷۰ مطبوعہ نور محمد)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ تو اس حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فاتحہ پڑھنے کی نسبت امام کی طرف کی ہے کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اگر مقتدی کے ذمہ بھی فاتحہ پڑھنی ہوتی تو حضور علیہ السلام اس طرح فرماتے کہ جب تم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہو تو آمین کہو لیکن ایسا نہیں فرمایا بلکہ فاتحہ کی نسبت امام کی طرف کی ہے، اسی لئے امام حدیث اندلس کا سب سے بڑا محدث امام ابن عبد البر علیہ الرحمہ نے اس حدیث پر قرأت خلف الامام کی ممانعت پر دلیل پکڑی ہے ملاحظہ ہو۔

marfat.com

قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِی الْحَدِیْثِ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ الْمَامُوْمَ لَا یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ اِذَا جَھَرَ لَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ وَلَا بِغَیْرِھَا ،

(حاشیہ مؤطا امام مالک ص ۷۰)

ترجمہ: کہا امام ابن عبد البر نے کہ اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہیں کرے گا۔

حدیث نمبر ۲

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ فَاَنْصِتُوْا ،

(سنن دار قطنی ص ۴۴۳، ج ۱ ادارہ نشر السنہ ملتان)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم خاموش رہا کرو۔

اس حدیث میں ذکر فاتحہ بھی ہے، نسبت بھی امام کی طرف اور مقتدی کو ممانعت بھی، اس حدیث پر شمس الحق عظیم آبادی غیر مقلد نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اس کی سند میں محمد بن یونس ہے جو کہ ضعیف ہے بس اور کوئی اعتراض نہیں کیا تو اصول حدیث کے اعتبار سے تو یہ جرح قبول ہی نہیں کیونکہ یہ جرح مبہم غیر مفسر ہے، ضعف کی وجہ نہ بیان کی کہ یہ راوی کیوں ضعیف ہے اور جرح مبہم سے کوئی راوی ضعیف ثابت نہیں ہوتا، ہاں اگر یہ اس لئے ضعیف ہے کہ اس راوی نے وہ حدیث بیان کی ہے جو غیر مقلدوں کی مزاج کے خلاف ہے تو یہ الگ بات ہے یہ ان کی اپنی ذاتی پسند ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، اور لطف کی بات یہ ہے کہ خود امام دار قطنی علیہ

marfat.com

الرحمہ نے بھی اس روایت پر کوئی اعتراض نہیں کیا،

محمد بن یونس کو ثقہ کہنے والے بھی موجود ہیں

پورا نام اس طرح ہے محمد بن یونس بن موسی بن سلیمان بن عبید بن ربیعہ بن کدیم السامی الکدیمی ابو العباس البصری ہے۔ زیر بحث سند میں یہی مراد ہے کیونکہ حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے اس کے شاگردوں میں ابو سہل بن زیاد کا نام بھی شمار کیا ہے اور زیر بحث سند میں ابو سہل بن زیاد ہی محمد بن یونس سے روای ہے اگرچہ بعض حضرات نے محمد بن یونس پر کلام بھی کیا ہے تاہم اس کو ثقہ کہنے والے بھی موجود ہیں۔ خطیب نے کہا یہ حافظ اور کثیر الحدیث ہے۔ جعفر طیالسی نے کہا یہ ثقہ ہے، محمد بن ہیثم نے کہا کہ تم مجھ سے کدیمی کے بارے میں پوچھتے ہو وہ تو مجھ سے بھی بڑا ہے میں تو اس کے بارے خیر ہی جانتا ہوں، عبد اللہ بن احمد نے کہا کہ میں نے اپنے باپ حضرت احمد بن حنبل سے سنا آپ فرماتے تھے کہ محمد بن یونس کدیمی اچھی معرفت رکھنے والا ہے اس کی حدیث حسن ہے۔

عبدان نے کہا یہ آدمی طلب حدیث اور سماع حدیث میں بڑا معروف ہے۔

ملخصاً بقدر الحاجۃ ۔ (تہذیب التہذیب ص ۳۴۵، ج ۵ مطبوعہ بیروت لبنان)

تو قارئین کرام آپ نے دیکھا کہ کتنے اماموں نے اسے ثقہ کہا ہے پھر سیدنا امام احمد بن حنبل نے تو یہ فرمادیا کہ اس کی حدیث حسن ہے اور امام احمد بن حنبل حدیث کے مسلّم امام ہیں۔

حدیث نمبر ۳

امام بیہقی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ کتاب القرأت میں روایت کرتے ہیں

marfat.com

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ مَنْ ذَالَّذِي يُخَالِجُنِي سُوْرَتِي فَنَهَىٰ عَنِ الْقِرَأتِ خَلْفَ الْإِمَامِ.

(کتاب القرأت للبیہقی ص۱۴۰۔ادارہ احیاء السنہ گرجاکھ گوجرانوالہ)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پیچھے قرأت کر رہا تھا جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کون میرے ساتھ سورت پڑھنے میں جھگڑا کر رہا تھا پس آپ ﷺ نے امام کے پیچھے قرأت کرنے سے منع کر دیا۔

اس حدیث کی زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ اپنے مدلول میں صریح ہے۔

امام بیہقی علیہ الرحمہ نے اس روایت پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس کی سند میں **حجاج بن ارطاہ** ایک راوی ہے اور وہ یہ الفاظ (یعنی امام کے پیچھے قرأت سے منع کر دیا) بیان کرنے میں منفرد ہے اور کوئی راوی قتادہ سے یہ الفاظ بیان نہیں کرتا''

تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ حجاج بن ارطاۃ اگر چہ ان الفاظ کے بیان کرنے میں منفرد ہے لیکن وہ ثقہ ہے! امام ذہبی میزان میں کہتے ہیں! امام عجلی نے کہا کان فقیہا مفتیا۔ کہ یہ فقیہ اور مفتی ہے امام احمد نے کہا کہ یہ حفاظ حدیث میں سے ہے ابو غالب نے امام احمد سے یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ یہ حافظ ہے، عثمان دارمی نے کہا جب یہ قتادہ سے روایت کرے تو صالح ہے'' (میزان الاعتدال ص۴۵۸ ج املخصا)

عثمان دارمی نے وضاحت کر دی ہے کہ جب یہ قتادہ سے روایت کرے تو

صالح ہے اور زیر بحث سند حدیث میں اس نے قتادہ ہی سے یہ روایت کی ہے تو یہ صالح ہے، آخر میں ہم غیر مقلدین کے گھر سے ثقہ ہونا ثابت کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔ غیر مقلدین کا محدث علامہ احمد شاکر صاحب لکھتے ہیں والحجاج عندنا ثقہ۔

(ترمذی بتحقیق وشرح احمد شاکر ص ۴۰۶، ج ۲)

کہ حجاج بن ارطاۃ ہمارے نزدیک ثقہ ہے اب تو غیر مقلدین کے محدث علامہ نے بھی مان لیا ہے کہ یہ ثقہ ہے اور قاعدہ مشہور ہے کہ ثقہ کی زیادت قبول ہے"

حدیث نمبر ۴

امام بیہقی علیہ الرحمہ اور امام طحاوی علیہ الرحمہ اپنی اپنی سند کے ساتھ یحیٰ بن سلام سے روایت کرتے ہیں۔

یَحْیٰی بْنُ سَلَامٍ نَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ نَا وَھْبُ بْنُ کَیْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یقول سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا وَرَآءَ الْاِمَامِ۔

(کتاب القرأت للبیہقی ص ۱۳۶، طحاوی شریف ص ۱۵۹، ج ۱ مکتبہ حقانیہ ملتان)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس نے نماز پڑھی اس میں فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز نہیں مگر جب امام کے پیچھے ہو۔ اس روایت میں فاتحہ کا ذکر بھی ہے اور امام کے پیچھے پڑھنے کی ممانعت بھی"

امام بیہقی علیہ الرحمہ نے اس روایت پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس روایت کو مرفوع کرنے میں یحیٰ بن سلام اکیلا ہے اس کے سوا کسی نے اس کو مرفوع بیان نہیں کیا

marfat.com

بلکہ موَطا امام مالک میں یہ حدیث موقوف ہے یعنی یہ حضرت جابر بن عبداللہ صحابی رضی اللہ عنہ کا قول ہے "

امام بیہقی علیہ الرحمہ کا قول کہ اسے یحیٰ بن سلام کے بغیر کسی نے مرفوع نہیں کیا صحیح نہیں ہے کیونکہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اسے اسماعیل بن موسیٰ سدی بھی مرفوعا روایت کرتے ہیں۔

دیکھئے کتاب القرأت بیہقی ص ۱۳۶، اگرچہ یحیٰ بن سلام پر کلام ہے مگر اس کے باوجود امام ابن عدی کہتے ہیں کہ ضعف کے باوجود اس کی حدیث لکھی جائے گی، میزان الاعتدال ص ۳۸۱، ج ۴)

دوسرے راوی اسماعیل بن موسیٰ بھی اسے امام مالک سے مرفوع کرتے ہیں کہ اس راوی کے متعلق امام ابو حاتم نے کہا ہے صدوق یہ سچا ہے قال النسائی لیس بہ باس میزان الاعتدال ص ۲۵۱، ج ۱ کہ امام نسائی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث نمبر ۵

امام بیہقی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کرتے۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا قَرَاءَ الْاِمَامُ فَاَنْصِتُوْا

(کتاب القرأت بیہقی ص ۱۱۳)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

اس حدیث مرفوع کے پہلی راوی خود امام بیہقی ہیں جو بالاتفاق ثقہ ہیں

marfat.com

دوسرے راوی امام حاکم صاحب مستدرک ہیں: وہ بھی امام حدیث اور اعلیٰ درجہ کے ثقہ ہیں۔ اس روایت کے تیسرے راوی جعفر الخلدی ہیں پورا نام اس طرح ہے جعفر بن محمد بن نصیر الخلدی ہے۔ علامہ محدث خطیب نے ان کو ثقہ، صادق، دیندار، اور فاضل لکھا ہے۔ (تاریخ بغداد ص ۲۲۷، ج ۷)

چوتھے راوی۔ حسن بن علی بن شبیب المعمری ہے علامہ ذہبی علیہ الرحمہ نے تذکرۃ الحفاظ میں ان کو حافظ، علامہ، البارع کہا ہے اور مزید لکھتے ہیں کہ وہ صاحب حفظ وفہم تھے امام دارقطنی ان کو صدوق (سچا) اور حافظ کہتے ہیں۔ تذکرۃ الحفاظ ص ۲۱۵، ج ۲)

امام ابن عدی ان کو کثیر الحدیث اور امام ربانی کہتے ہین۔ حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ تمام محدثین ان کے عادل، ضابط اور صاحب فضیلت ہونے پر متفق ہیں، موسیٰ بن ہارون کا بیان ہے کہ وہ اوثق الناس اور اثبت الناس تھے، یعنی سب لوگوں سے زیادہ ثقہ، اور ثبت تھے، اور ان کی یہ خوب تھی کہ تدلیس نہیں کرتے تھے۔ (لسان المیزان ص ۲۲۱ تا ۲۲۵ ج ۲)

اس سند کے پانچویں راوی، احمد بن مقدام ہیں، جن کے بارے میں امام ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں کہ امام ابو حاتم نے ان کو صالح الحدیث کہا، محدث جزرہ، مسلمہ بن قاسم ابن عبداللہ اور دیگر کئی محدثین نے ان کو ثقہ کہا ہے ابن خزیمہ ان کو دانا محدث کہتے ہیں۔ امام نسائی علیہ الرحمہ لاباس بہ کہتے ہین کہ اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں، امام بن عدی ان کو صدوق کہتے ہیں۔

(تہذیب التہذیب ص ۸۱، ج ۱)

اس سند کے چھٹے راوی محدث طفاوی ہیں، امام ذہبی میزان الاعتدال میں

marfat.com

ان کو مشہور محدث اور ثقہ لکھتے ہیں۔ (میزان الاعتدال ص ۸۹، ج ۳)

ابن معین ان کو لیس بہ باس کہتے ہین ان کی حدیث میں کوئی ڈر نہیں۔ امام ابن المدینی ان کو ثقہ کہتے ہیں اور امام ابو داؤد اور امام ابو حاتم لیس بہ باس کہتے ہیں ابن حبان نے کہا کہ دارقطنی کا بیان ہے کہ بخاری علیہ الرحمہ نے ان سے احتجاج کیا ہے ابن عدی کا بیان ہے کہ تمام متقدمین ان کی ثقاہت پر متفق ہیں۔

(تہذیب التہذیب)

اس سند کے ساتویں راوی ایوب ہیں جن کو امام احمد، امام ابن معین، امام ابوزرعۃ، امام نسائی، امام ابن سعد، امام دارقطنی، امام ابوداؤد نے ثقہ قرار دیا ہے امام ابوحاتم ان کو صالح الحدیث لکھتے ہیں۔ ابن عبداللہ ثقہ اور حافظ کہتے ہیں ابن حبان نے ان کو ثقات میں داخل کیا ہے۔ (تہذیب التہذیب)

اس سند کے نویں راوی امام زہری ہیں جو کہ بالاتفاق ثقہ ثبت ہیں۔

اس سند کے آٹھویں راوی صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ تو یہ بات واضح ہوگئی کہ اس سند کے تمام راوی ثقہ ہیں اور یہ حدیث صحیح ہے جس میں وضاحت ہے کہ امام جب قرأت کرے تو تم خاموش رہا کرو۔

حدیث نمبر ۶

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ایک لمبی حدیث ہے جس کے آخر میں ہے۔ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا

marfat.com

الضَّالِیْنَ فَقُوْلُوْا آمِین ۔ (صحیح مسلم شریف ص ۱۷۴، ج ۱۔ ابن ماجہ ص ۴۱، مسند امام احمد ص ۴۴۵، ج ۴۔ مسند ابی عوانہ ص ۱۴۲ ج ۲۔ نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار ص ۲۳۴، ج ۲۔ کتاب القرأت بیہقی ص ۱۰۷، محلی ابن حزم۔ تفسیر ابن کثیر ص ۲۸۴ ج ۲)

ان تمام کتب حدیث میں یہ حدیث صحیح مرفوعاً موجود ہے۔

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا، جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام قرأت شروع کرے تو تم خاموش رہو اور جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین، پڑھے تو تم آمین کہو، نبی پاک ﷺ کی یہ حدیث جلیل القدر اماموں نے نقل کی ہے۔ اور کئی اماموں نے اس کی صحت کو بیان کیا ہے جیسا کہ خود امام مسلم علیہ الرحمہ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ اِنَّمَا وَضَعْتُ ھٰھُنَا مَا اُجْمِعُوْا عَلَیْہِ"

یعنی میں نے صرف وہی حدیثیں ذکر کی ہیں جن کی صحت پر اتفاق ہے، غیر مقلدین کے ممدوح علامہ عبد الحیی لکھنوی صاحب امام الکلام ص ۱۵۹ پر لکھتے ہیں ان ہذا الحدیث قد صححہ جمع من الائمۃ یعنی اماموں کی ایک جماعت نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ قاضی ابو الولید ابن رشد قرطبی مالکی علیہ الرحمہ بدایۃ المجتہد ص ۱۴۹ ج ۱ پر لکھتے ہیں صححہ احمد بن حنبل یعنی امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ شوکانی، نیل الاوطار ص ۲۲۳، ج ۲ پر لکھتے ہیں صحح ہذہ الزیادۃ یعنی مسلما۔ یعنی امام مسلم علیہ الرحمہ نے اس زیادت کو صحیح کہا ہے۔ (جب امام پڑھے تم خاموش رہو)

اسی طرح حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری شرح بخاری میں ۲۴۲ ج ۲ کہتے ہیں

marfat.com

وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ اَبِي مُوسىٰ الاَشْعَرِی یعنی یہ حدیث صحیح ہے اسے امام مسلم علیہ الرحمہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے امام ابن عبد البر نے فرمایا ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں حدیثوں کو صحیح کہا ہے دیکھئے، التمہید لابن عبد البر ص ۳۴، ج ۱۱)

ایک یہی حدیث ابو موسیٰ اشعری اور دوسری حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب بیان ہوگی، الغرض بہت سے جلیل القدر اماموں نے اس حدیث جلیل کو صحیح کہا ہے اس پر غیر مقلدین یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس میں سلیمان تیمی منفرد ہے قتادہ سے تو اس کے متعلق گزارش یہ ہے کہ جب جلیل القدر اماموں نے اسے روایت بھی کیا ہے اور صحیح بھی قرار دیا ہے تو یہ اعتراض کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ حدیث شریف کے خدام پر یہ مخفی نہیں کہ یہ مسلم قانون ہے کہ ثقہ کی زیادت قبول ہے جب سلیمان تیمی اعلیٰ درجہ کے حافظ ثقہ ثبت ہیں تو پھر یہ زیادت کیوں قبول نہیں، یہ حدیث جلیل دیگر کتب حدیث کے علاوہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے۔

غیر مقلدین کا علامہ مفسر محدث ثناء اللہ امرتسری فتاویٰ ثنائیہ مین لکھتا ہے کہ مسلم شریف ایسی کتاب نہیں جس پر زبان کھولی جائے ورنہ وہ بدعتی ہے۔ فتاویٰ ثنائیہ ص ۲۲۷، ج ۲) تو مولوی ثناء اللہ کے فتویٰ کے مطابق جو اس حدیث پر زبان کھولے گا جسے مسلم نے روایت کیا ہے یقیناً وہ بدعتی ہے۔ پھر سلیمان تیمی پر جو تفرد کا الزام ہے وہ بھی درست نہیں اس لئے کہ قتادہ سے جس طرح سلیمان تیمی نے یہ زیادت (جب امام پڑھے تو خاموش رہو) روایت کی ہے اسی طرح عمر بن عامر اور سعید بن ابی عروبہ نے بھی یہ زیادت روایت کی ہے۔

marfat.com

(دار قطنی ص ۳۴۳، ج ا۔ بیہقی شریف ص ۱۵۶، ج ۲)

اسی طرح یہ زیادت ابو عبیدہ بھی، حضرت قتادہ سے نقل کرتے ہیں دیکھئے مسند ابو عوانہ ص ۱۴۷ ج ۲) تو جب سلیمان تیمی کے تین متابع بھی موجود ہیں تو پھر انکارِ حدیث کیوں، سوائے تعصب اور ضد کے)

متابعت پر یہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ وہ سند جس میں عمر بن عامر اور سعید بن ابی عروبہ کا ذکر ہے اس میں ایک راوی سالم بن نوح ہے جس کو یہ ضعیف کہتے ہیں حالانکہ یہ راوی ثقہ ہے اس کے متعلق امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں ما بحدیثہ باس وقال ابوزرعہ صدوق ثقہ یعنی امام احمد بن حنبل نے فرمایا اس کی حدیث میں کوڈ نہیں امام ابوزرعہ نے کہا یہ سچا اور ثقہ ہے تو جب اس کو ثقہ کہنے والے بھی موجود ہیں تو پھر انکار کیوں حالانکہ یہ راوی صحیح مسلم کا ہے دیکھئے مسلم شریف ص ۲۳۶، ۲۹۹، ۳۵۰، ۳۵۴، ج ا۔ اور مسلم جلد دوم ص ۱۸۴، ۲۲۴، ۳۴۴، ۳۹۷، ۳۹۸)

ان صفحات پر یہ سالم بن نوح موجود ہے "الغرض یہ حدیث جلیل صحیح ہے، اور قرأت خلف الامام کے موضوع پر صریح ہے اور مطلق ہونے کی وجہ سے سری و جہری سب نمازوں کو شامل ہے لہذا مقتدی جب امام کے پیچھے ہوگا تو کسی قسم کی کوئی قرأت نہیں کرے گا نہ فاتحہ کی نہ کسی اور سورت کی۔

حدیث نمبر ۷

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حدثنا ابو خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَانْصِتُوْا

marfat.com

وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّين فَقُولُوا آمين . (ابن ماجہ ص ۶۱ ، مصنف ابن ابی شیبۃ ص ۳۲۴ ، ج ۳ ـ نسائی شریف ص ۱۰۷ ، ج ۱ ـ دار قطنی ص ۴۴۳ ، ج ۱ ـ محلی ابن حزم ص مسند امام احمد ص ۳۷۴ ، ۴۲۰ ج ۱ ـ کتاب القرأت بیہقی ص ۴۳۹ ، ۴۴۰ ، نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار ص ۲۲۲ ، ج ۲ ـ علامہ شوکانی لکھتے ہیں کہ

قال مسلم ، ہو حدیث صحیح ، کہ امام مسلم نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے نیل الاوطار ص ۲۲۲ ، ج ۲ ـ امام مسلم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ہو عندی صحیح ، مسلم شریف ص ۱۴۷ ، ج ۱ ـ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے التمہید لابن عبدالبر ص ۳۴ ، ج ۱۱ ، مولوی عطاء اللہ غیر مقلد تعلیقات سلفیہ علی سنن نسائی ص ۱۱۲ ، ج ۱ پر لکھتے ہیں هَذَ الْحَدِيثَ صَحَّحَهُ مُسْلِمٌ وَلَا عِبْرَةَ بِتَضْعِيفِ مَنْ ضَعَّفَهُ یعنی اس حدیث کو مسلم نے صحیح کہا ہے اور جس نے اس کو ضعیف کہا ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

اس حدیث پر امام بیہقی علیہ الرحمہ نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اس روایت میں ابو خالد احمر محمد بن عجلان سے روایت کرنے میں منفرد ہے اور ابو خالد احمر کا کوئی متابع نہیں ہے۔ دیکھئے کتاب القرأت بیہقی ص ۱۱۱ ادارہ احیاء السنہ گرجا گھ۔

حالانکہ امام بیہقی کا یہ اعتراض درست نہیں ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ جب ابو خالد احمر ثقہ ہے تو ثقہ کی زیادت قبول ہے دوسری بات یہ ہے کہ اس حدیث کو صحیح کہنے والے بہت سے جلیل القدر امام ہیں جیسا کہ گزشتہ اوراق میں موجود ہے تیسرا جواب یہ ہے کہ امام بیہقی نے جو کہا ہے کہ ابو خالد احمر کا کوئی متابع موجود نہیں ہے یہ بات

marfat.com

درست نہیں ہے کیونکہ سنن نسائی میں ابو خالد احمر کا متابع محمد بن سعد انصاری موجود ہے اور امام نسائی نے محدث مخرمی سے محمد بن سعد کا ثقہ ہونا بھی بیان کیا ہے نسائی کی متابعت والی سند یہ ہے اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا۔

(نسائی شریف ص ۱۰۷ ج ۱)

جس طرح اس حدیث کی پہلی سند میں محمد بن عجلان سے ابو خالد احمر نے روایت کی ہے اسی طرح اس دوسری سند میں محمد بن سعد انصاری نے بھی محمد بن عجلان سے روایت کی ہے تو امام بیہقی علیہ الرحمہ کا یہ اعتراض غلط ثابت ہوا کہ اس کا متابع موجود نہیں ہے) تو ثابت یہ ہوا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ترک قرأت خلف الامام پر صریح دلیل ہے اور اپنے عموم کی وجہ سے جہری وسری سب نمازوں کو شامل ہے۔

حدیث نمبر ۸

اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْالْحَسَنِ مُوْسٰی ابْنَ اَبِی عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَأَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَأَةٌ۔

(کتاب الحجہ امام محمد علیہ الرحمہ ص ۱۱۹، ج ۱)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو بیشک امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔ یہ حدیث پاک صحیح حدیث ہے جس کے تمام راوی اعلیٰ درجہ کے ثقہ

marfat.com

ثبت ضابط ہیں اور یہ حدیث پاک قرأت خلف الامام کی ممانعت پر صریح ہے اور جہری ،سری سب نمازوں کو شامل ہے اور یہ حدیث جلیل امام الائمہ سراج امت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی خاص دلیلوں میں سے ایک دلیل ہے اس حدیث پاک میں کل چار راوی ہیں۔

۱۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

۲۔ ابوالحسن موسیٰ بن ابی عائشہ

۳۔ عبداللہ بن شداد ابن ہاد

۴۔ جابر بن عبداللہ صحابی رسول

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ تو محدثین کے سردار فقہاء کے تاجدار اعلیٰ درجہ کے ثقہ ثبت عادل ضابط ہیں اگر کسی نے آپ کے حق کوئی جرح کی بھی ہے۔تو وہ افراط وتفریط پر مبنی ہے جس کا کوئی اعتبار نہیں اور سیدنا امام اعظم کے حق میں کسی کی جرح قبول نہیں دوسرے راوی ابوالحسن موسیٰ بن ابی عائشہ ہیں یہ بخاری شریف کے راوی ہیں اور بخاری کے متعدد مقامات پر مذکور ہیں مثلا بخاری شریف جلد اول ص ۳، بخاری جلد دوم ص ۷۳۳، ۷۳۴، ۲۴۱، ۷۵۴، ۸۵۸، ۱۱۲۲، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۷۳۳ پر مذکور ہے

تیسرے راوی عبداللہ بن شداد بن ھاد ہیں تو یہ بھی بخاری شریف کے راوی ہیں مثلا دیکھئے بخاری ص ۴۷، ۵۵ جلد ا اور بخاری جلد دوم ص ۵۷۲، ۹۱۳، ۸۵۴ وغیرہ پر موجود ہیں چوتھے راوی صحابی رسول حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہیں تو یہ سند تو بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے اسی لئے امام ابن الہمام علیہ الرحمہ نے فتح القدیر ص ۲۹۵، ج ا پر فرمایا ہے) صحیح علی شرط الشیخین ۔یعنی یہ حدیث پاک امام بخاری و مسلم کی

marfat.com

شرائط پر صحیح ہے۔ (از افادات سیدی و مرشدی استاذ العلماء مخدوم المشائخ فخر المحدثین ولی کامل خواجہ ابوالحقائق محمد رمضان محقق نوری قادری علیہ الرحمہ)

تو اصول حدیث کے اعتبار سے یہ حدیث جلیل صحیح ہے ہاں اگر غیر مقلدین حضرات اس تعصب کی بنا پر یہ حدیث نہیں مانتے کہ اس کو امام اعظیم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے تو یہ ان کی پرانی عادت ہے اور بغضِ امام اعظم ہے تو چلو ہم اس کی وہ سند پیش کر دیتے ہیں جس میں سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نہیں ہیں۔ بلکہ سیدنا امام بخاری علیہ الرحمہ کے استاذ الحدیث امام المحدثین امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اپنی ثقہ سند کے ساتھ اپنے مسند مین یہ حدیث جلیل لائے ہیں ملاحظہ ہو۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي اَبِي ثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ نَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَتُهٗ لَهٗ قِرَاءَةٌ. (مسند امام احمد ص ۳۳۹، ج ۳ ادارہ احیاء السنہ گرجاکھ گوجرانوالہ)

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے (یعنی اسے الگ قرأت کی ضرورت نہیں) غیر مقلدین حضرات آنکھیں کھول کر دیکھیں اس سند میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نہیں ہیں۔ یہ سند تو امام بخاری علیہ الرحمہ کے استاد کی سند ہے اسے تو قاضی شوکانی نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار ص ۲۰، ج ا پر لکھتے ہیں کہ کل ما کان فی مسند احمد فھو مقبول، یعنی مسند امام احمد کی ہر حدیث مقبول ہے پھر قاضی صاحب لکھتے ہیں کہ فان الضعیف الذی فیہ یقرب من الحسن نیل الاوطار ص ۲۰، ج ا یعنی مسند احمد کی حدیث ضعیف بھی درجہ حسن

marfat.com

کی حدیث کے قریب ہے۔ (مسند امام احمد کی اس سند کے بارے میں تفسیر قرطبی ص ۱۲۱ ج ۱۱ اور شرح کبیر ابن قدامہ ص ۱۱ ج ۲ میں ہے) ''هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ مُتَّصِلٌ رِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ''

یعنی یہ سند صحیح متصل ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ اس سند کے پہلے راوی امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے حضرت عبداللہ ہیں جو کہ زبردست ثقہ ہیں دوسرے راوی خود امام احمد بن حنبل ہیں جو کہ امام الحدیث ہیں اور امام بخاری علیہ الرحمہ کے استاذ الحدیث ہیں اعلیٰ درجے کی ثقہ ثبت ہیں تیسرے راوی اسود بن عامر ہیں جو کہ بخاری ص ۷۴۵، ۶۴۲ جلد دوم پر مذکور ہیں۔

چوتھے راوی حسن بن صالح ہیں جو کہ بخاری شریف کے باب بلوغ الصبیان ص ۳۶۶ جلد ۱ اور مسلم شریف ص ۲۵۳، ۲۵۹ جلد اول وغیرہ صفحات مذکور ہے پانچویں راوی ابوالزبیر مکی ہیں جو کہ بخاری شریف ص ۹۸ جلد اول بخاری جلد دوم ص ۵۹۲، ۶۲۶ وغیرہ صفحات پر موجود ہے تو اصول حدیث کے اعتبار سے یہ حدیث جلیل امام بخاری علیہ الرحمہ کی شرط کے مطابق صحیح ہے'' امام بخاری علیہ الرحمہ کے ایک اور استاذ الحدیث امام ابوبکر بن ابی شیبہ بھی اس حدیث جلیل کو اپنے مصنف میں لائے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ كُلُّ مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَاْتُهُ لَهُ قِرَاْةٌ''

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۷۷ جلد ۱)

حضور علیہ السلام نے فرمایا ہر وہ شخص جو امام کے ساتھ نماز پڑھے تو امام کی۔

marfat.com

قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔اس سند کا پہلا راوی امام ابوبکر بن ابی شیبہ ہے جو کہ امام بخاری، مسلم، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ کے استاذ الحدیث ہیں۔ اور امام بخاری علیہ الرحمہ نے بخاری میں آپ سے تیس حدیثیں روایت کی ہیں دیکھئے تہذیب التہذیب ترجمہ ابوبکر بن ابی شیبہ) اس سند کے دوسرے راوی مالک بن اسماعیل ہیں وہ بھی بخاری شریف کے راوی ہیں۔ص ۵۹، ۴۰۲ جلد اول۔ جلد دوم ص ۹۷۴، ۶۷، ۴۶۔ جلد اول ص ۵۲۹، ۶۲، ۴۶۲، ۷۶، ۳۶۲، ۳۶۷، ۶۷، ۴۶ وغیرہ صفحات پر مذکور ہیں۔

اس سند کے تیسرے رای حسن بن صالح، چوتھے راوی ابوالزبیر مکی کے متعلق مسند امام احمد کی سند میں بیان ہو چکا ہے الغرض اس سند کے بھی تمام راوی بخاری شریف کے ہیں تو یہ سند بھی بخاری علیہ الرحمہ کی شرط کے مطابق صحیح حدیث ہے غیر مقلدین بغور دیکھیں اس سند میں بھی سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نہیں ہیں بلکہ یہ سند بھی امام بخاری علیہ الرحمہ کے استاذ الحدیث کی سند ہے جو کہ ثقہ ہے۔

نوٹ: ثقات رواۃ، از فیوضات سیدی و مرشدی خواجہ ابوالحقائق محمد رمضان محقق نوری قادری علیہ الرحمہ، بحوالہ قرأۃ الامام کفایۃ الماموم۔

حدیث نمبر ۹

مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُوْسٰى بْنُ اَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ رَجُلٌ خَلْفَهٗ يَقْرَأُ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْهَاهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَتَنْهَانِي عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَتَنَازَعَا حَتّٰى ذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ

marfat.com

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَأَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَأَةٌ ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ بِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رحمة الله عليه ۔ (کتاب الآثار ص ۱۷۷ مطبوعہ الرحیم اکیڈمی ۔ کتاب القرأت بیہقی ص ۱۲۴ ۔ سنن کبریٰ بیہقی ص ۱۵۹ ج ۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی ایک شخص آپ کے پیچھے قرأۃ کر رہا تھا نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی اس کو نماز میں قرأۃ سے منع کرنے لگے تو اس نے کہا کہ تو مجھے نبی کریم ﷺ کے پیچھے قرأۃ سے منع کرتا ہے وہ دونوں جھگڑنے لگے یہاں تک کہ یہ حضور ﷺ سے بیان کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور ترک قرأت خلف الامام پر بڑی واضح ہے۔

حدیث نمبر ۱۰

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِي عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَأَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَاءَ مَعِیَ مِنْكُمْ اَحَدٌ آنِفاً فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازِعُ الْقُرْآنَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَأَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْقِرَأَةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۔

(مؤطا امام مالک ص ۶۹، ابوداؤد ص ۱۲۷ ج ۱، ترمذی ص ۷۱، نسائی ۱۰۶ ج ۱ ۔ سنن کبریٰ بیہقی ص ۱۵۸ ج ۲ ۔ مسند امام احمد ص ۲۸۴، ۳۰۱ ج ۲)

marfat.com

(نوٹ: امام ابوداؤد نے اس حدیث پر یہ باب باندھا ہے مَنْ کَرِہَ الْقِرَأَةَ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ اِذَا جَھَرَ الْاِمَامُ کہ جس نے مکروہ جانا فاتحہ کا پڑھنا جب امام بلند آواز سے قرأت کرے)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز جہری سے فارغ ہو کر فرمایا کہ تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے ایک شخص نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ میں نے قرأت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا جب ہی میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ مجھے کیا ہوا مجھ سے قرأت قرآن میں منازعت ہوگئی تب لوگوں نے موقوف کیا قرأت کو حضرت کے پیچھے نماز جہری میں جب سے یہ حدیث سنی آپ ﷺ سے اس حدیث پاک کے آخری کلمات (فانتھی الناس عن القرأۃ) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے ہیں چنانچہ ابوداؤد مختصر السنن ص ۳۹۲ ج ۲ میں اس کے آگے مذکور ہے (قال ابو ہریرۃ فانتھی الناس عن القرأۃ) کہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ لوگ حضرت کے پیچھے قرأت کرنے سے رک گئے اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں اور یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث نمبر ۱۱

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ حَدَّثَنِی اَبِی ثَنَا یَعْقُوْبُ ثَنَا ابْنُ اَخِی الزُّھْرِیِّ عَنْ عَمِّہٖ قَالَ اَخْبَرَنِی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ھُرْمُزٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُحَیْنَۃَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ ھَلْ قَرَاءَ اَحَدٌ مِنْکُمْ مَعِیَ اٰنِفًا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِی اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ فَانْتَھَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَأَۃِ حِیْنَ قَالَ ذٰلِکَ ۔ (مسند امام احمد ص ۲۶۳، ج ۵)

marfat.com

حضرت عبد الرحمٰن بن ہرمز حضرت عبد اللہ بن بحینہ سے روایت کرتے ہیں جو کہ حضور ﷺ کے صحابی ہیں اور حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کیا تم سے کسی نے میرے ساتھ اب قرأت کی ہے انہوں نے کہا ہاں۔تو آپ فرمایا بے شک میں اپنے آپ سے کہہ رہا تھا کیا ہے مجھے کہ میں قرآن کے ساتھ جھگڑا کیا جا رہا ہوں تو جب حضور ﷺ نے یہ فرمایا تو لوگ قرأت سے رک گئے"

قارئین محترم، ان دونوں حدیثوں میں کتنی واضح بات ہے کہ اگر کوئی امام کے پیچھے قرأت کرتا بھی تھا تو وہ حضور ﷺ کا فرمان سننے کے بعد امام کے پیچھے قرأت کرنے سے رک گیا۔ جب صحابہ کرام نے حضور ﷺ کے پیچھے قرأت ترک کر دی تو کسی اور کیلئے کیا جواز ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔

غیر مقلدین سے جب اس حدیث کا کوئی جواب نہیں بن پڑتا تو باطل تاویلوں سے حدیث کو رد کرنے کی ناپاک جسارت کرتے ہیں غیر مقلدین کا محدث علامہ عبد الرحمٰن مبارکپوری نے یہ باطل تاویل کی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور ﷺ کے پیچھے بلند آواز سے قرأت کرتے تھے لہذا قرأت سے منع نہیں کیا بلکہ امام کے پیچھے بلند آواز سے قرأت کرنے سے منع کیا ہے۔ یہ وہ باطل تاویل ہے جس کو اپنا کر غیر مقلدین حضرات حدیث صحیح کا انکار کرتے ہیں اور اپنے آپ کو کہتے اہل حدیث ہیں۔ غیر مقلدین وہابیوں کا محدث اگر اس حدیث کے الفاظ مبارک پر ہی غور و فکر کر لیتا تو یہ باطل قیاس آرائی کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی لیکن جہاں پر ہو ہی بغض و حسد، وہاں پر دلائل کب مفید ہو سکتے ہیں اب اس باطل تاویل کا جواب دیا جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔۔۔۔

marfat.com

حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ نے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا۔ ہل قرء معی منکم احد انفا۔ کیا میرے ساتھ تم میں سے کسی نے قرأت کی ہے معلوم ہوا وہ پڑھنے والا بلند آواز سے نہیں آہستہ آواز میں پڑھ رہا تھا اگر پڑھنے والا بلند آواز سے پڑھ رہا ہوتا تو حضور ﷺ یہ نہ پوچھتے کیا کسی نے میرے ساتھ پڑھا ہے بلکہ حضور ﷺ اس طرح فرماتے تم میں سے میرے ساتھ کس نے قرأت کی ہے تو آپ ﷺ نے ایسے نہ پوچھا بلکہ فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے معلوم ہوا قرأت کرنے والا آہستہ پڑھ رہا تھا اسے بھی حضور ﷺ نے منع فرما دیا معلوم ہوا کہ امام کے پیچھے قرأت کرنا منع ہے حضور ﷺ سے سننے کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے امام کے پیچھے قرأت ترک کر دی تھی۔

آثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

حضرت جابر بن عبد اللہ صحابی کا فتویٰ

مَالِکٌ عَنْ اَبِی نُعَیْمٍ وَھْبِ بْنِ کَیْسَانَ اَنَّہُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی رَکْعَۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ وَرَاءَ الْاِمَامِ ۔ موطا امام مالک ص ٦٦، ترمذی شریف ص ۷۱۔ سنن کبریٰ بیہقی ص ۱٦۰ ج ۲۔ موطا امام محمد ص ۹۳)

ترجمہ: حضرت وہب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرما رہے تھے کہ جس شخص نے کوئی رکعت پڑھی اور اس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی تو اس نے نماز نہیں پڑھی مگر جب امام کے پیچھے ہو (یعنی امام کے پیچھے فاتحہ کی قرأت نہیں ہے)

marfat.com

امام ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ہذا حدیث حسن صحیح کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے حضرت جابر بن عبداللہ صحابی رسول نے کتنی صاف واضح بات ارشاد فرمادی کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھنی ۔ اگر امام کے پیچھے قرأت فاتحہ فرض ہوتی جیسا کہ غیر مقلدین کہتے ہیں تو کیا حضرت جابر بن عبد اللہ صحابی نے معاذ اللہ حضور ﷺ کے خلاف فتویٰ دے دیا؟ کیا صحابی رسول کو نماز پڑھنے کا علم نہیں تھا؟ ایسا تو غیر مقلدین ہی سوچ سکتے ہیں یقیناً کوئی صحابی بھی حضور ﷺ کے خلاف فتویٰ کا سوچ بھی نہیں سکتا اور یقیناً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اسی طرح نماز پڑھتے تھے جس طرح آقا دو جہاں جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دی تھی تو معلوم ہوا کہ صحابی کے فتویٰ کے مطابق امام کے پیچھے کسی قسم کی قرأت نہیں ہے۔

حضرت جابر کی دوسری حدیث

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَا يُقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ. (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۷۶، ج ۱)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ صحابی نے فرمایا کہ امام کے پیچھے قرأت نہ کی جائے علامہ ابن ترکمانی جوہر نقی علی البیہقی میں فرماتے ہیں ہذا سند صحیح متصل ص ۱۴۱ ج ۲ کہ یہ سند صحیح متصل ہے تو دوسری سند صحیح سے حضرت جابر کا فتویٰ ثابت ہوا کہ امام کے پیچھے قرأت نہیں ہے۔

حضرت جابر کی تیسری حدیث

عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَتَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ شَيْئاً

marfat.com

قَالَ لَا ۔ (مصنف عبدالرزاق ص ۱۴۱، ج ۱ بحوالہ قرأۃ الامام کفایۃ الماموم ۔ از فیوضات سیدی ومرشدی)

ترجمہ: یعنی حضرت عبید اللہ بن مقسم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ہم امام کے پیچھے ظہر وعصر میں کوئی قرأت پڑھ لیا کریں تو آپ نے جواباً حکم فرمایا کہ نہ پڑھا کریں، یعنی جس طرح جہری نمازوں میں امام کے پیچھے قرأت منع ہے اسی طرح سری نمازوں میں بھی امام کے پیچھے قرأت کرنا منع ہے۔

صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ اَحَدٌ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ وَاِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ فَلْيَقْرَءْ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ ۔ (مؤطا امام مالک ص ۶۸ مطبوعہ نور محمد کارخانہ کراچی)

ترجمہ: حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب سوال ہوتا کہ امام کے پیچھے کیا کوئی قرأت کرے تو آپ جواب دیتے کہ جب کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت اسے کافی ہے اور جب اکیلا نماز پڑھے تو قرأت کرے فرمایا اور خود حضرت عبد اللہ بن عمر بھی امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔ اس روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں طرح نماز پڑھنے کا طریقہ ارشاد فرمایا کہ امام کے پیچھے کیا عمل ہونا چاہئے اور اکیلے کو کیسے نماز پڑھنی چاہئے ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کتنی وضاحت کے ساتھ مسئلہ قرأت خلف الامام کو بیان کیا ہے لیکن غیر مقلدین کو پھر بھی نظر نہیں آتا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

marfat.com

اجمعین کا بیان کیا ہوا طریقہ نماز پر غیر مقلدین کو اعتماد نہیں، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں جب کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو قرأت نہیں کرنی کہ امام کی قرات اسے کافی ہے اور جب کوئی اکیلا نماز پڑھے تو اسے ضرور کرنی چاہئے اور حضرت ابن عمر خود بھی امام کے پیچھے قرات نہیں کرتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر کا دوسرا فتویٰ

عبد الرزاق قال اخبرنا داؤد بن قیس عن زید بن اسلم عن ابن عمر کان ینھیٰ عن القرأة خلف الامام (مصنف عبدالرزاق ص ۱۴۰ ج ۲)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ قرأت خلف الامام سے منع کیا کرتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر کا اپنا عمل، تیسری حدیث

اَنَّهٗ کَانَ اِذَا اَدْرَکَ مَعَ الْاِمَامِ لَمْ یَقْرَأْ فَاِذَا قَامَ یَقْضِیْ قَرَءَ،

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۲۴ ج ۲)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب امام کو پاتے تو کوئی قرأت نہیں کرتے تھے اور جب باقی ماندہ نماز پڑھنے کو کھڑے ہوتے تو پڑھتے تھے،

صحابی رسول حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حضرت عطاء بن یسار نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ قرأت پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

لَا قِرَأَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ (صحیح مسلم ص ۲۱۵ ج ۱ کتاب القرأت بیہقی)

ترجمہ: امام کے ساتھ کسی نماز میں کسی قسم کی کوئی قرأت نہیں ہے۔

marfat.com

دیکھئے جناب حضرت جابر بن عبد اللہ کا فتویٰ حضرت عبد اللہ بن عمر کا فتویٰ آپ پڑھ چکے ہیں اب تیسرے صحابی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا فتویٰ دیکھئے کہ کتنی ذمہ داری کے ساتھ آپ فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے کسی قسم کی کوئی قرأت نہیں ہے اگر فاتحہ فرض ہوتی تو صحابہ کرام اس کے خلاف فتوے کیوں دیتے اس کے خلاف عمل کیوں کرتے معلوم ہوا کہ امام کے پیچھے کسی قسم کی کوئی قرأت نہیں ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا دوسرا فتویٰ

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ إِنْ جَهَرَ وَلَا إِنْ خَافَتَ . (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۷۶، ج۱)

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امام کے پیچھے نہ قرأت کی جائے نہ جہری نمازوں میں نہ سری نمازوں میں" حضرت زید بن ثابت رضی اللہ نے کیسے ذمہ داری کے ساتھ فتویٰ دیا ہے کہ کسی نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کی جائے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تیسرا فتویٰ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَا قِرَأَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ .

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۷۶ ج ۱)

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امام کے پیچھے کسی قسم کی کوئی قرأت نہیں ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ وَ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قَالَ

marfat.com

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، تَكْفِيكَ قِرَأَةُ الْإِمَامِ .

(مصنف ابن ابی شیبۃ ص۳۷۶، ج۱)

ترجمہ: حضرت نافع اور انس بن سیرین دونوں سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تجھے امام کی قرأت ہی کافی ہے۔ معلوم ہوا خلیفہ راشد امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بھی یہی ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کو قرأت کی ضرورت نہیں ہے اسے امام کی قرأت ہی کفایت کرے گی۔

صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا وَ سَيَكْفِيكَ ذَاكَ الْاِمَامُ . (مصنف ابی شیبہ ص۳۷۶ ج۱)

ترجمہ: کسی آدمی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا میں امام کے پیچھے قرأت کروں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک نماز میں مشغولیت ہوتی ہے اور تجھے امام کی قرأت ہی کافی ہے۔ (یعنی الگ قرأت کرنے کی ضرورت نہیں)

صحابی رسول حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

فَقَالَ مَا اَرَى الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ (سنن نسائی ص۱۰۷، ج۱)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرمایا کہ جب امام کسی قوم کو نماز پڑھائے تو اس کی قرأت ان کو کفایت کرتی ہے۔

marfat.com

صحابی رسول حضرت ابن عباس رضی اللہ کا فتویٰ

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحِ الْحَرَانِیُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِی جَمْرَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ اَقْرَأُ وَالْاِمَامُ بَیْنَ یَدَیَّ فَقَالَ لَا ۔ (طحاوی شریف ص ۱۶۰ ج ۱)

ترجمہ: حضرت ابو جمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا میں امام کے پیچھے قرأت کیا کروں تو آپ نے فرمایا نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر حضرت زید بن ثابت حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم کا فتویٰ

حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی حَیْوَۃُ بْنُ شُرَیْحٍ عَنْ بَکْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّهٗ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَ زَیْدِ بْنَ ثَابِتٍ وَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ، فَقَالُوْا لَا تَقْرَأْ خَلْفَ الْاِمَامِ فِی شَیْءٍ مِنَ الصَّلَوٰاتِ ۔ (طحاوی شریف ص ۱۶۰، ج ۱)

ترجمہ: عبید اللہ بن مقسم نے حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت زید بن ثابت، حضرت جابر بن عبد اللہ (تینوں صحابہ سے) قرأت خلف الامام کے متعلق پوچھا تو تینوں صحابہ کرام نے فرمایا کہ امام کے پیچھے کسی طرح کی کوئی قرأت نہیں کسی بھی نماز میں۔

قارئین کرام! آپ نے گزشتہ اوراق میں پڑھا کہ قرآن مجید کی آیت (واذا قری القرآن الخ) اور صحابہ تابعین سے منقول اس کا شان نزول اور گیارہ مرفوع حدیثیں اور چھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فتویٰ جات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کو کسی قسم کی قرأت نہیں کرنی چاہئے نہ

marfat.com

فاتحہ کی نہ کسی اور سورت کی جب اکیلا نماز پڑھے قرأت کی جائے گی یا اگر امام ہو تو بھی قرأت کی جائے گی۔

رکوع پا لینے والے کی رکعت مکمل ہے

۱۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَةً مِنَ الصَّلَاۃِ فَقَدْ اَدْرَکَهَا قَبْلَ اَنْ یُقِیْمَ الْاِمَامُ صُلْبَهٗ،

(دار قطنی ص ۳۴۶ ج ۱ ادارہ نشر السنہ ملتان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رکوع پالیا امام کا اپنی پشت سیدھا کرنے سے پہلے ضرور اس نے رکعت پالی۔

۲۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهَا وَمَنْ اَدْرَکَ الرَّکْعَةَ فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلَاۃَ ، (دار قطنی ص ۳۴۶ ج ۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز کیلئے آؤ تو اگر ہم سجدہ کی حالت میں ہوں تو سجدہ میں شامل ہو جاؤ لیکن اسے شمار نہ کرو اور جس نے رکوع پالیا تو اس نے رکعت پالی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ کا فرمان کہ جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا جِئْتَ وَالْاِمَامُ رَاکِعٌ فَوَضَعْتَ یَدَیْکَ

marfat.com

عَلٰی رُکْبَتَیْکَ قَبْلَ اَنْ یَرْفَعَ رَاْسَهٗ قَدْ اَدْرَکْتَ .

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۴۳ ج ۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی الہ عنہ نے فرمایا جب تو آئے اور امام رکوع میں ہو اور امام کے سر اُٹھانے س پہلے اپنے زانوؤں پر ہاتھ رکھ لے تو (اس رکعت کو) تو نے ضرور پالیا۔ اس حدیث کے تمام راوی بخاری شریف کے راوی ہیں یہ حدیث صحیح ہے ۔یہی حدیث بالفاظ متقاربہ مصنف عبدالرزاق ص ۲۷۹، ج ۲ پر بھی ہے۔

حضرت زید بن ثابت کا فتویٰ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَابْنَ عُمَرَ کَانَا یُفْتِیَانِ الرَّجُلَ اِذَا انْتَهٰی اِلَی الْقَوْمِ وَهُمْ رُکُوْعٌ اَنْ یُّکَبِّرَ تَکْبِیْرًا فَقَدْ اَدْرَکَتِ الرَّکْعَةَ قَالَ وَاِنْ وَجَدَهُمْ سُجُوْدًا سَجَدَ وَلَهُمْ یَعْتَدَّ بِذٰلِکَ.

(مصنف عبدالرزاق ص ۲۷۸، ج ۲)

ترجمہ. امام زہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا فتویٰ دیا کرتے تھے کہ آدمی جب جماعت کو رکوع میں پا کر تکبیر کہہ لے تو اس نے اس رکعت کو پالیا اور اگر انہیں سجدہ کی حالت میں پائے تو سجدہ میں شریک ہو جائے اور اسے شمار نہ کرے۔ یہ سند بھی ساری بخاری شریف کی سند ہے مثلا دیکھئے بخاری ص ۲۹۴، ج ۱ میں یہ تمام سند مذکور ہے (عبدالرزاق عن معمر عن الزہری)

(از افادات سیدی و مرشدی خواجہ ابوالحقائق محمد رمضان محقق نوری قادری علیہ الرحمہ آستانہ عالیہ حویلی لکھا محلہ پیر اسلام دارالعلوم قادریہ نعیمیہ)

marfat.com

حضرت عبد الله بن مسعود رضی الله عنه کا فرمان که جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی

عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ رَاكِعٌ فَرَكَعْنَا ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى اسْتَوَيْنَا فِي الصَّفِّ فَلَمَّا فَرَغَ الْإِمَامُ قُمْتُ أُصَلِّي فَقَالَ فَقَدْ أَدْرَكْتَهُ.

(مصنف عبد الرزاق ص ۲۷۹، ج ۲۔ سنن کبریٰ بیہقی ص ۹۰، ج ۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۵۵ ج ۱۔ طبرانی کبیر ص ۳۱۲ ج ۹)

ترجمہ: حضرت زید بن وہب نے فرمایا کہ میں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور امام رکوع میں تھا تو ہم نے رکوع کیا اور چل کر صف میں مستوی ہو گئے جب امام فارغ ہوا تو میں باقی ماندہ نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہونے لگا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو نے اسے پالیا ہے (یعنی تیری رکعت صحیح ہوگئی ہے)

بخاری شریف سے ایک مرفوع حدیث

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ فَذُكِرَ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ.

(بخاری شریف ص ۱۰۸، ج ۱۔ مصنف عبد الرزاق ص ۲۸۳، ج ۲)

ترجمہ: حضرت امام حسن بصری علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی طرف پہنچے اور آپ ﷺ رکوع میں تھے تو صف میں پہنچنے سے

marfat.com

پہلے رکوع میں شامل ہو گئے (پھر رکوع کی ہی حالت میں چل کر صف میں پہنچے) اور حضور ﷺ کو اس کا ذکر کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرا شوق زیادہ کرے اور نہ چل۔

مصنف عبد الرزاق میں لا تعد کی تشریح میں ہے۔ فثبت مکانہ اپنی جگہ پر رہ۔ غیر مقلد مولوی شمس الحق عظیم آبادی، اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں، وفی ذلک دلالۃ علی ادراک الرکعۃ بادراک الرکوع۔ سنن دار قطنی مع التعلیق المغنی ص ۴۶۵، ج ۱)

ترجمہ: یعنی اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی ہے۔ (از فیوضات سیدی و مرشدی ابو الحقائق خواجہ محمد رمضان محقق نوری قادری علیہ الرحمہ)

شمس الحق عظیم آبادی اس کے بعد لکھتے ہیں، قَدْ رُوِیَ صَرِیحاً عَنِ ابْنِ مَسعُودٍ وَ زَیدِ بْنِ ثَابِتٍ وَ ابْنِ عُمَرَ۔ التعلیق المغنی ص ۴۶۵، ج ۱ یعنی یہ بات کہ جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی حضرت عبد اللہ بن مسعود حضرت زید بن ثابت حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے صراحتاً مروی ہے۔

قارئین کرام! آپ نے پڑھا کہ یہ مسئلہ یعنی جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی، مرفوع احادیث اور آثار صحابہ سے زبردست طریقے سے ثابت ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مثلاً حضرت زید بن ثابت، ابن عمر، ابن مسعود رضی اللہ عنہم کے فتویٰ جات صراحتاً مذکور ہیں کہ جس نے امام کو حالت رکوع میں پالیا اس نے وہ رکعت پالی۔

تو اگر امام کے پیچھے فاتحہ شریف پڑھنی فرض ہوتی جیسا کہ غیر مقلدین کہتے

marfat.com

ہیں تو رکوع پا لینے سے رکعت نہ ملتی کیونکہ جس نے امام کو رکوع میں پایا ہے اس نے فاتحہ تو پڑھی نہیں لیکن اس نے وہ رکعت پالی ہے معلوم ہوا کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا فرض نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں اب یہ بات بالکل صراحتاً ثابت ہوگئی کہ امام کے پیچھے مقتدی کسی بھی نماز میں کسی قسم کی کوئی قرأت نہیں کریگا۔ قرأت کرنا امام کی ڈیوٹی ہے، اور بغور سننا اور خاموش رہنا یہ مقتدی کی ذمہ داری ہے۔۔

واللہ اعلم بالصواب

آمین آہستہ کہنا

حدیث نمبر ۱

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْن . الخ (بخاری ص ۱۰۸، ج ۲۔ مسلم ص ۱۷۷ ج ۱)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو پس جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اس حدیث جلیل سے ثابت ہو گیا کہ امام آمین بلند آواز سے نہیں کہتا اگر امام آمین بلند آواز سے کہتا تو سب مقتدی اس کی بلند آوازی سن کر آمین کہتے مگر ایسا نہیں۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے ولا الضالین پر امام کے کہنے کے وقت کو مقتدیوں، کی آمین کا وقت قرار دیتے ہوئے آمین کا حکم فرمایا۔ اس حدیث میں دوسری دلالت یہ ہے کہ جس کی آمین فرشتوں سے موافق ہو جائے۔ تو فرشتوں کی آواز ہمیں سنائی نہیں دیتی لہذا وہ آہستہ کہتے ہیں ہم کو بھی آہستہ ہی کہنی چاہئے۔

marfat.com

حدیث نمبر ۲

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَرَاءَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ، قَالَ آمِیْن وَاَخْفٰی بِهٖ صَوْتَهٗ،

(مسند امام احمد ص ۴۰۷، ج ۴ ادارہ احیاء اللہ گرجا کھ)

ترجمہ: کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی جب آپ نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا تو آمین کہی اور آمین کی آواز کو پوشیدہ کیا۔

حدیث نمبر ۳

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعْتُهٗ حِیْنَ قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْن قَالَ آمِیْن وَاَخْفٰی بِهَا صَوْتَهٗ۔ (سنن دار قطنی ص ۳۳۸، ج ۱ ادارہ نشر السنہ ملتان)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں میں نے نماز پڑھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ تو میں نے سنا جس وقت آپ نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا آمین پوشیدہ طور پر کہیں''

حدیث نمبر ۴

اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَرَاَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْن قَالَ آمِیْن وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ۔

(مسند ابو داؤد طیالسی ص ۱۳۸، بیہقی شریف ص ۵۷، ج ۲)

حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی نبی ﷺ کے ساتھ جب آپ نے غیر

marfat.com

المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھا تو آمین پوشیدہ کہی۔

حدیث نمبر ۵

حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد حضرت وائل سے روایت کرتے ہیں۔ انہ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ ﷺ حِیْنَ قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِیْن قَالَ آمِین یَخْفِضُ بِھَا صَوْتَہٗ، (مستدرک حاکم ص۲۳۲، ج۲)

ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ.

ترجمہ: کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ ﷺ نے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھا تو کہا آمین پوشیدہ آواز میں، امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے، امام ذہبی نے بھی یہی کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث نمبر ۶

حضرت سمرہ اور حضرت عمران بن حصین کا آپس میں مذاکرہ ہوا حضرت سمرہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو سکتے محفوظ کیے ہیں ایک تکبیر افتتاح کے وقت اور ایک سکتہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کی قرأۃ سے فارغ ہونے کے وقت حضرت عمران نے انکار کیا تو دونوں نے حضرت ابی بن کعب کی طرف یہ مسئلہ پوچھنے کیلئے خط لکھا تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ حضرت سمرہ نے نبی کریم ﷺ سے صحیح یاد کیا ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند حسن ہے

(سنن ابو داؤد ص ۱۲۰، ج۱ مکتبہ حقانیہ ملتان۔ سنن ترمذی ص ۵۹، ج۱ مطبوعہ سعید ایچ ایم کمپنی کراچی)

marfat.com

اس حدیث صحیح سے ثابت ہوا کہ تکبیر افتتاح کے بعد جو سکتہ ہوتا ہے وہ ثنا پڑھنے کیلئے ہوتا ہے اور دوسرا سکتہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے بعد ہوتا ہے وہ آمین کہنے کیلئے ہوتا ہے چونکہ یہ دونوں چیزیں پوشیدہ طور پر کی جاتی ہیں اس لئے اسے سکتہ سے تعبیر کیا گیا ہے) ان تمام احادیث سے ثابت ہوا کہ حالت نماز میں آمین آہستہ کہنی چاہئے۔

عمل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

حضرت عمر فاروق اعظم کا فرمان رضی اللہ عنہ

اَبُوْ مَعْمَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ يُخْفِي الْاِمَامُ اَرْبَعاً، التَّعَوُّذَ وَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَ آمِين، وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(عینی شرح ہدایہ)

ترجمہ: جناب ابو معمر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام چار چیزوں میں اخفاء کرے (یعنی آہستہ آواز میں کہے)

۱۔ اعوذ باللہ

۲۔ بسم اللہ

۳۔ آمین

۴۔ وربنا لک الحمد

آپ کا دوسرا فرمان

عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عُمَرُ اَرْبَعٌ يُخْفِيهِنَّ الْاِمَامُ التَّعَوُّذُ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَ آمِين وَاللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

marfat.com

(کنز العمال)

ترجمہ: حضرت امام ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امام چار چیزوں کو آہستہ کہے گا۔

۱۔اعوذ باللہ ۲۔بسم اللہ ۳۔آمین ۴۔اللھم ربنا لک الحمد

تیسری روایت

غیر مقلدین کا معتمد محدث فقیہ علامہ ابن حزم اندلسی اپنی کتاب المحلی بالآثار میں لکھتے ہیں۔

وَرُوِّيْنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يُخْفِي الْاِمَامُ اَرْبَعاً ، التَّعَوُّذَ وَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَ آمِينَ وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ . (محلی ابن حزم)

چوتھی روایت

عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عُمَرُوَ عَلِيٌّ لاَ يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَلاَ بِالتَّعَوُّذِ وَلاَ بِالتَّامِينِ . (طحاوی شریف جلد اول)

پانچویں روایت

اس روایت کو امام بن جریر طبری علیہ الرحمہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔اَنَا اَبُوكُرَيْب نَا اَبُو بَكْرِ بْنِ عَيَّاش عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ عُمَرُ وَعَلِيٌّ يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۔لَا بِآمِين .

(تہذیب الآثار لابن جریر طبری)

ترجمہ: حضرت ابو وائل روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم اور حضرت

marfat.com

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نہ تو بسم اللہ بلند سے کہتے تھے اور نہ ہی آمین بلند آواز سے کہتے۔

چھٹی روایت (عبد الله ابن مسعود سے)

وَعَنْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخْعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يُخْفِي الْاِمَامُ ثَلَاثًا الْاِسْتِعَاذَةَ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَ آمِين . (محلی ابن حزم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام تین چیزوں کو پوشیدہ کرے۔

۱۔اعوذ باللہ ۲۔بسم اللہ ۳۔آمین

امام ابراھیم نخعی علیه الرحمه کا فرمان

حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ جو کہ تابعی جلیل القدر امام ہیں آپ بھی امام اور مقتدی دونوں کو آہستہ آمین کہنے کا حکم دیتے ہیں۔

عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَرْبَعٌ يُخَفِيهِنَّ الْاِمَامُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَالْاِسْتِعَاذَةَ وَآمِين وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(مصنف عبدالرزاق ص۸۷، ج۲)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ چار چیزوں میں اخفا کیا جائے۔

۱۔بسم اللہ ۲۔اعوذ باللہ ۳۔آمین ۴۔سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد ربنا لک الحمد

marfat.com

امام ابراھیم نخعی علیہ الرحمہ کا دوسرا فرمان

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ نَا حُصَيْنٌ وَ مُغِيْرَةٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُخْفِي الْإِمَامُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا سْتِعَاذَةَ وَ آمِينَ وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. (مصنف ابن ابی شیبہ)

ترجمہ: امام ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ امام بسم اللہ، اعوذ باللہ، آمین وربنا لک الحمد آہستہ آواز میں کہے۔

فائدہ

امام ابراہیم نخعی علیہ الرحمۃ بخاری شریف کے راوی ہیں اور امام بخاری علیہ الرحمہ نے آپ کے کئی اقوال بخاری شریف میں درج کیے ہیں۔

امام شعبی علیہ الرحمہ جنھوں نے پانچ سو صحابہ کرام کی زیارت کی ھے وہ بھی آھستہ آمین کہنے کے قائل ھیں

علامہ ابن ترکمانی علیہ الرحمہ جوہر نقی میں فرماتے ہیں کہ

رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَرُوِيَ عَنِ النَّخْعِيِّ وَالشَّعْبِيِّ وَابْرَاهِيْمَ كَانُوْا يُخْفُوْنَ بِآمِيْنَ. (جوہر نقی مع البیہقی ص ۵۸، ج ۲)

ترجمہ: روایت کی گئی ہے کہ حضرت ابن مسعود اور ابراہیم نخعی، امام شعبی، ابراہیم تیمی، یہ تمام آہستہ آمین کہتے تھے۔

marfat.com

حضرت امام المحدثین سفیان ثوری علیہ الرحمہ بھی آہستہ آمین کہنے کے قائل تھے

غیر مقلدین کا محدث علامہ ابن حزم اندلسی لکھتے ہیں کہ

اِنَّ سُفْیَانَ الثَّوْرِیَّ وَاَبَا حَنِیْفَۃَ یَقُوْلَانِ اَنَّ الْمَامُوْمَ یَقُوْلُھَا سِرًّا اِلٰی تَقْلِیْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ ۔ (محلی ابن حزم)

ترجمہ: بے شک حضرت سفیان ثوری اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مقتدی آمین آہستہ کہے انہوں نے یہ مذہب حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی تقلید کرتے ہوئے اختیار کیا ہے۔

آہستہ آمین کہنے کی روایت صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مغفّل رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے

علامہ قاضی بیضاوی علیہ الرحمہ اپنی مشہور تفسیر بیضاوی میں فرماتے ہیں۔

وَالْمَشْھُوْرُ عَنْہُ اَنَّہٗ یُخْفِیْہِ کَمَا رَوَاہُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُغَفَّلٍ وَ اَنَسٌ ۔

(تفسیر بیضاوی ص۱۱)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے مشہور ہے روایت آہستہ آمین کہنے کی ہے، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن مغفل صحابی رضی اللہ عنہ اور حضرت انس صحابی رضی اللہ عنہ نے آہستہ آمین کی روایت کی ہے یہی روایت علامہ ابوالسعود اپنی تفسیر میں نقل کرتے ہیں

- وروی الاخفاء عبد اللہ بن مغفل و انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(تفسیر ابوالسعود ص۱۴۰ ج۱ علی ہامش تفسیر کبیر)

marfat.com

آہستہ آمین کہنا روایت کیا حضرت عبد اللہ بن مغفل اور حضرت انس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے۔

علامہ احمد مصطفیٰ المراغی علیہ الرحمہ بھی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت کا ذکر فرماتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں،

وَعَنْ اَبِی حَنِیْفَةَ (رحمة الله عليه) اَنَّهُ یَقُوْلُهُ وَیُخْفِیْهِ وِفَاقاً لِرِوَایَةِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ .

(تفسیر مراغی ص ۳۷ ج ۱ مطبوعہ مصر)

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ امام آمین کہے اور آہستہ کہے موافقت کرتے ہوئے حضرت انس صحابی رضی اللہ عنہ کی اس روایت کی جو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

امام دار الهجرت امام مالک رحمة الله عليه کا فرمان

مالکی فقہ کی سب سے معتبر کتاب مدونۃ الکبریٰ جو کہ امام مالک علیہ الرحمہ کے شاگرد رشید امام محدث عبد الرحمٰن بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے یعنی وہ مسائل واحادیث جو امام عبد الرحمٰن بن قاسم نے امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں اس میں یہ مسئلہ موجود ہے کہ

قَالَ مَالِکٌ وَیُخْفِی مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ اٰمِین وَلَا یَقُوْلُ الْاِمَامُ اٰمِین وَلَا بَاْسَ بِالرَّجُلِ وَحْدَہٗ اَنْ یَقُوْلَ آمین .

(مدونۃ الکبریٰ ص ۷۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

عبد الرحمٰن بن قاسم فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ

marfat.com

امام تو آمین کہے ہی نہ رہا مقتدی تو وہ آہستہ کہے، اور آدمی جب اکیلا نماز پڑھے تو اگر آمین کہہ لے تو کوئی حرج نہیں ۔

قارئین کرام دیکھا آپ نے کہ اس مسئلہ پر یعنی آہستہ آمین کہنے کے سلسلہ پر امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اکیلے نہیں بلکہ کتنے ہی جلیل القدر امام، آپ کے مؤید ہیں حتیٰ کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے تو یہ بھی فرمادیا کہ امام تو آمین کہے ہی نہ رہا مقتدی تو وہ آہستہ کہے۔

قارئین محترم! اگر یہ مسئلہ یعنی آمین بلند آواز کے ساتھ کہنا سنت ہوتا امام ومنفرد کیلئے تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ جیسا جلیل القدر امام اس کے خلاف کیوں مسئلہ بیان کرتے۔ لہٰذا حالت نماز میں امام ومنفرد آہستہ آمین کہیں یہی ثابت ہے اور اسی پر جمہور کا عمل ہے۔

غیر مقلدین سے ایک سوال مسئلہ آمین پر

ا۔ کیا کوئی ایسی حدیث ہے جس میں امام ومقتدی کیلئے اس کو بلند آواز سے کہنا سنت کہا گیا ہو ۔ (سنت کا لفظ متن حدیث سے دکھائیں)

ب۔ کیا کوئی ایسی حدیث ہے جو صحیح مرفوع متصل غیر مضطرب، غیر مجروح ہو۔ اور اس میں یہ فرمایا گیا ہو کہ جو امام کے پیچھے بلند آواز سے آمین نہیں کہے گا اس کی نماز باطل ہے یا نامکمل ہے۔

ج۔ کیا کوئی ایسی حدیث ہے جس میں یہ صراحت ہو کہ صرف چھ رکعتوں میں آمین بلند آواز سے کہی جائے گی اور باقی رکعتوں میں آہستہ کہی جائے گی۔۔

د۔ کیا کوئی ایسی حدیث ہے جو مرفوع ہو صحیح ہو متصل ہو غیر مجروح سالم عن

marfat.com

الاضطراب ہواور اس میں یہ وضاحت ہو کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے پیچھے بلند آواز سے آمین کہا کرتے تھے وہ بھی صرف چھ رکعتوں میں۔

ھ۔ کیا کوئی ایسی حدیث ہے جس میں یہ ہو کہ خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یا کسی ایک نے امام ومقتدی کے لئے چھ رکعتوں میں بلند آواز کے ساتھ آمین کہنے کو سنت قرار دیا ہو بشرطیکہ حدیث صحیح متصل غیر مجروح غیر مضطرب ہو۔

و۔ غیر مقلدین صرف نماز کی چھ رکعتوں میں بلند آواز سے آمین کہتے ہیں باقی رکعتوں میں آہستہ کہتے ہیں یعنی فرائض کی کل رکعات سترہ (۱۷) ہیں ان میں سے صرف فجر کے فرضوں میں مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں عشاء کے فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے آمین کہتے ہیں باقی ساری رکعتوں میں اور سنن ونوافل میں بھی آہستہ کہتے ہیں کیا کوئی حدیث ہے اس طریقہ پر کہ صرف ان رکعتوں میں بلند آواز سے آمین کہی جائے گی باقی سب رکعتوں میں آہستہ پس ایک ہی ایسی حدیث پیش کردیں جو صحیح مرفوع متصل، غیر مضطرب، غیر مجروح ہواور اس مسلہ کی وضاحت ہو۔(قیاس نہ ہو نہ ہی ضعیف روایت ہو) اگر مذکورہ بالاشرائط پر کسی کے پاس صرف ایک ہی حدیث ہوتو ہمیں دکھاؤ ہم اس پر عمل کرنے کیلئے تیار ہیں۔

ز۔ غیر مقلدین کے نزدیک حالت نماز میں امام ومقتدی کا بلند آواز سے آمین کہنا سنت ہے۔تو جو شخص اس کے برعکس یعنی آہستہ آمین کا قائل ہو مثلاً امام سفیان ثوری، امام ابراہیم نخعی، امام شعبی، امام مالک علیہم الرحمہ وغیرہ ہیں تو ان کی روایات کا کیا حکم ہے کیا ایسے شخص کی روایت حدیث قبول ہے۔ جو سنت کے خلاف عمل کرتا ہو

marfat.com

اگر جائز نہیں تو بخاری و مسلم کی ان روایات کا کیا حکم ہے جن کی اسناد میں امام سفیان ثوری، امام شعبی، امام مالک ہیں۔ بینوا و توجرا۔ اگر غیر مقلدین کے پاس ان سوالات کے جواب نہیں ہیں تو آمین بالجہر پر اتنا زور کیوں صرف کرتے ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

حدیث نمبر ۱

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَسَدِيُّ لُوَيْنٌ ثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ اَبِي زَائِدَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ السُّوَائِي عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلٰوةِ وَضْعُ الْاَكُفِّ عَلَى الْاَكُفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ. (مسند امام احمد ص ۱۱۴، ج ۱)

ترجمہ: حضرت جحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک یہ سنت ہے کہ آدمی حالت نماز میں ہتھیلی پر ہتھیلی رکھ کر ناف کے نیچے باندھ لے۔

اس حدیث میں لفظ سنت بھی ہے لفظ نماز بھی ہے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کا ذکر بھی ہے اور حدیث مرفوع بھی ہے (غیر مقلدین اس حدیث پر اعتراض کرتے ہیں کہ اس میں عبدالرحمٰن بن اسحاق راوی ہے جو کہ ضعیف ہے) پہلی گزارش یہ ہے کہ غیر مقلدین اکثر تقریروں میں یہ دعویٰ کرتے رہتے ہیں کہ ہم قرآن و حدیث کے علاوہ کسی کو نہیں مانتے اگر غیر مقلدین اس قانون پر قائم ہیں تو اس راوی کا ضعیف ہونا، قرآن و حدیث سے ثابت کریں۔ کیا اس راوی کو اللہ تعالیٰ نے ضعیف قرار دیا

marfat.com

ہے۔ یا کہ نبی کریم ﷺ نے۔ اگر اس کا ضعف کسی نہ کسی امام سے ہی ثابت کرنا ہے یعنی فیصلہ اگر امام کے قول پر ہی کرنا ہے تو پھر سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ مان لو جو کہ دورِ خیر القرون کے مجتہد ہیں جنہیں تابعی ہونے کا بھی شرف حاصل ہے جن کو امت امام اعظم کے لقب سے یاد کرتی ہے نہیں تو امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کی بات مان لو۔

امام احمد بن حنبل کا اپنے مسند کے بارے میں حکم

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ بستان المحدثین میں لکھتے ہیں کہ جب آپ نے مسند لکھا تو اپنی اولاد کو پڑھ کر سنایا اور فرمایا جب کبھی کسی حدیث کے بارے میں اختلاف ہو کہ یہ حضور علیہ السلام کی ہے یا نہیں۔ تو میرے مسند کی طرف رجوع کرو اگر اس میں وہ حدیث پاؤ تو سمجھو کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے اگر میرے مسند میں نہ ہو تو پھر نہیں ہے (خلاصہ) امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے اس ارشاد سے اتنا تو واضح ہوتا ہے کہ آپ مسند کی ساری حدیثوں کو صحیح سمجھتے ہیں تو اس بنا پر یہ حدیث بھی امام احمد بن حنبل کے نزدیک صحیح ثابت ہوئی۔

غیر مقلدین کا محدث علامہ قاضی شوکانی کیا کہتے ہیں

قَالَ السَّیُوطِیُّ فِی خُطْبَةِ کِتَابِهِ الْجَامِعِ الْکَبِیرِ مَالَفْظُهُ. وَکُلَّ مَا کَانَ فِی مُسْنَدِ اَحْمَدِ فَهُوَ قُبُوْلٌ فَاِنَّ الضَّعِیفَ الَّذِی فِیهِ یَقْرُبُ مِنَ الْحَسَنِ.. (نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار ص۲۰ ج۱)

قاضی شوکانی صاحب علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کا قول نقل کرتے

marfat.com

ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مسند امام احمد کی ہر حدیث قبول ہے اور س میں اگر کوئی ضعیف بھی ہو تو وہ درجہ حسن کی حدیث کے قریب ہے اس اصولی تحریر سے ثابت ہوا بقول قاضی شوکانی کے مسند امام احمد کی سب حدیثیں قبول ہیں اور اس کی ضعیف روایت بھی درجہ حسن کے قریب ہے تو یہ حدیث بھی مسند امام احمد کی حدیث ہے جو کہ اس اصول کی بنا پر کم از کم درجہ حسن کی حدیث کے قریب ہے۔

قاضی شوکانی صاحب امام ہیثمی علیہ الرحمہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ آپ نے زوائد مسند میں فرمایا ہے کہ ان مسند احمد اصح صحیحا من غیرہ۔

(نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار ص ۲۰ ج ۱)

ترجمہ: امام ہیثمی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ بے شک مسند امام احمد اپنے غیر سے سب سے زیادہ صحیح کتاب ہے جب مسند امام احمد اصح صحیحا کے درجہ پر فائز ہے حدیث کے اماموں کے نزدیک تو پھر یہ حدیث بھی صحیح ہوئی، اس روایت کے آخر میں یہ گزارش ہے کہ بتاؤ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو صحیح سمجھ کر اپنے مسند میں درج کیا ہے یا کہ ضعیف سمجھ کر۔ غیر مقلدین حضرات پہلے قرآن مجید سے یا حدیث نبوی ﷺ سے حدیث صحیح اور ضعیف کی تعریف ثابت کریں پھر بتائیں کہ یہ حدیث صحیح ہے یا کہ ضعیف۔ واللہ اعلم بالصواب

حدیث نمبر ۲

امام بخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ کے استاذ الحدیث امام کبیر ابوبکر بن ابی شیبہ اپنے مصنف میں سند صحیح کے ساتھ حدیث بیان کرتے ہیں

"حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَىٰ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ

marfat.com

حُجْرٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَضَعَ یَمِیْنَہٗ عَلٰی شِمَالِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ"

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۰ ج ا مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

ترجمہ:۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے حالت نماز میں بائیں ہاتھ مبارک پر داہنا دست مبارک رکھا ناف کے نیچے۔

سند کے اعتبار سے یہ حدیث صحیح ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں غیر مقلدین حضرات عادت کے مطابق اس حدیث پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔ جب اس حدیث کا کوئی جواب نہیں پاتے تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ اس حدیث میں "تحت السرہ" کے الفاظ مصنف ابن ابی شیبہ کے صحیح نسخہ میں نہیں ہیں۔ حالانکہ تحقیق کی دنیا میں یہ اعتراض کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ اس لئے کہ مختلف نسخوں کی وجہ سے بعض احادیث بعض میں ہوتی ہیں اور بعض میں نہیں ہوتیں۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے بستان المحدثین میں موطا امام مالک کے سولہ یا سترہ نسخے ذکر کئے ہیں اور اختلاف نسخہ کی وجہ سے بعض نسخوں میں کتنی ہی احادیث زیادہ ہی بعض میں وہ حدیثیں نہیں ہیں اور بعض میں کئی احادیث موقوف ہیں اور وہی احادیث بعض نسخوں میں مرفوع ہیں اب اگر غیر مقلدین کی نظر سے ان نسخوں کو دیکھا جائے تو وہ نسخے جن میں بعض زیادہ ہیں وہ غیر مقلدین کی نظر میں صحیح نہیں ہوں گے کیونکہ وہ احادیث بعض نسخوں میں نہیں ہیں۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون" کیا اسی کا نام حدیث دانی ہے غیر مقلدین کی عادت ہے وہ کاتب کی غلطی کا نام تحریف رکھتے ہیں۔ نسخہ جات کے اختلاف کی وجہ سے بھی

marfat.com

اس کا نام خیانت رکھتے ہیں حالانکہ یہ انصاف سے بعید ہے۔ جب علامہ حیات سندھی نے اپنے رسالہ فتح الغفور میں اس حدیث کے ان الفاظ کا انکار کیا "تحت السرہ" تو علامہ قائم سندھی نے فرمایا کہ ایک نسخہ صحیحہ میں نے اپنی آنکھوں سے اسی حدیث میں یہ الفاظ دیکھے ہیں تو حیات سندھی صاحب سوائے ضد کے کوئی جواب نہ دے سکے۔

علامہ قاسم بن قطلو بغا اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں "هَـذَا سَنَـدٌ جَيِّـدٌ" کہ اس کی سند بڑی عمدہ ہے۔ علامہ ابوطیب مدنی شرح ترمذی میں کہتے ہیں "هذا حديث قوى من حيث المسند" یہ حدیث سند کے اعتبار سے قوی ہے۔ علامہ شیخ عابد سندھی نے طوالع الانوار میں کہا "رجاله ثقات" اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ (بحوالہ آثار السنن ص ۹۰ مکتبہ امدادیہ ملتان)

چلو اس حدیث کی بحث میں ہم آخر میں غیر مقلدین کے گھر سے شہادت پیش کر دیتے ہیں کہ اس حدیث کو مع ان الفاظ کے "تَحْتَ السُّرَّةِ" ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں غیر مقلدین کا محدث علامہ فقیہ وحید الزمان صاحب موطا امام مالک کے ترجمہ میں یوں لکھتے ہیں کہ

اور ابن ابی شیبہ نے وائل بن حجر سے مرفوعا تحت السرہ کو نقل کیا ہے بلفظہ موطا امام مالک ترجمہ وحید الزمان غیر مقلد ص ۱۳۷ مطبوعہ اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور۔

اور حدیث کے ان الفاظ کو (تحت السرہ) اب تو غیر مقلدین کو مان لینے چاہیے کہ اب تو غیر مقلد مولوی وحید الزمان نے گواہی دے دی ہے کہ ابن ابی شیبہ نے اس کو مرفوعا روایت کیا ہے۔ وحید الزمان کی گفتگو سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔

۱۔ کہ اسے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

marfat.com

۲۔ کہ یہ حدیث مرفوع ہے یعنی نبی پاک ﷺ کا فعل مبارک ہے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا اور ضد کا کوئی علاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔

حدیث نمبر ۳

غیر مقلدین کے علامہ محدث وحید الزمان صاحب ابو داؤد کے حوالہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان درج کرتے ہیں ۔ ملاحظہ ہوں۔ اور ابو داؤد میں حضرت علی کا قول مذکور ہے کہ سنت ہے ایک کف کا دوسرے کف پر رکھنا ناف کے نیچے۔ موطا امام مالک ترجمہ وحید الزمان غیر مقلد ص ۱۳۷

اب دیکھئے اس حدیث کو وحید الزمان غیر مقلد نے ابو داؤد کے حوالہ سے بیان کیا ہے لیکن کسی متداولہ نسخہ میں یہ حدیث نہیں ہے۔ یقیناً وحید الزمان کے سامنے ابو داؤد کا وہ نسخہ ضرور ہوگا جس میں یہ حدیث ہے۔ اسی لئے تو بڑے وثوق کے ساتھ ابو داؤد کا حوالہ دیا ہے اور اس حدیث پر امام ابو داؤد کی طرف سے کسی جرح کا ذکر نہیں کیا۔ اگر امام داؤد نے اس حدیث پر جرح کی ہوتی تو وحید الزمان صاحب اسے بھی ضرور نقل کرتے

حدیث نمبر ۴

امام بخاری و مسلم کے استاذ الحدیث امام ابوبکر بن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں کہ "قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ انا حَجَّاجُ بْنُ حَسَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ اَوْ سَاَلْتُهٗ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَضَعُ قَالَ يَضَعُ بَاطِنَ كَفِّ يَمِيْنِهٖ عَلٰى ظَاهِرِ كَفِّ شِمَالِهٖ وَيَجْعَلُهُمَا اَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ" (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۱) نوٹ:۔ تابعی کے قول و فعل کو بھی حدیث کہتے

marfat.com

ہیں ابومجلز تابعی ہیں۔

ترجمہ:۔ حضرت ابومجلز (تابعی) علیہ الرحمۃ سے جب پوچھ گیا کہ ہاتھ کیسے باندھے جائیں تو آپ نے فرمایا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے رکھا جائے۔ آثار السنن میں سے ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

روایت نمبر ۵

"عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَضَعُ يَمِيْنَهُ عَلٰى شِمَالِهٖ فِى الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ" مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۰ ج ا

ترجمہ:۔ حضرت امام ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے ہاتھ رکھے جائیں۔

نوٹ:۔ امام ابراہیم نخعی علیہ الرحمۃ جلیل القدر تابعی ہیں اور بخاری شریف میں امام بخاری علیہ الرحمہ نے آپ کے کتنے ہی اقوال سے استفادہ کیا ہے مثلاً دیکھئے بخاری ص ۴۴، ۳۷، ۸۴، ۱۷۰، ۱۸۰۔

روایت نمبر ۶

"حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدِ السَّوَائِىِ عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ اَنْ تُوْضَعَ الْاَيْدِىُ عَلَى الْاَيْدِىْ تَحْتَ السُّرَرْ"

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۱ ج ا)

ترجمہ:۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ نماز کی سنت ہے کہ ہاتھ ناف کے نیچے رکھے جائیں اس روایت پر وہی پرانا اعتراض کہ اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن

marfat.com

اسحاق ہے جو کہ ضعیف ہے۔ حدیث نمبر ا کے تحت اس کا جواب ہو چکا ہے وہیں پر ملاحظہ فرمائیں۔

اب ہم آخر میں حدیث علی رضی اللہ عنہ کی وہ سند پیش کرتے ہیں جس میں یہ راوی یعنی عبدالرحمٰن بن اسحاق نہیں ہے جس کی وجہ سے غیر مقلدین اس حدیث کے منکر ہیں اور وہ سند صحیح ثقہ سند ہے۔ اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سند ہے لو ملاحظہ فرمائیں۔

روایت نمبر ۷

"(حَدَّثَنِی) زَیْدُ بْنُ عَلِیّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَآءِ صَلَاةُ اللّٰهِ وَ سَلَامُهٗ عَلَیْهِم تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَ تَاخِیْرُ السُّحُوْرِ وَ وَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ"

(مسند امام زید بن علی ص ۱۸۳)

ترجمہ:۔ حضرت امام زید رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور آپ اپنے والد گرامی حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور آپ اپنے والد گرامی حضرت سیدنا امام علی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ تین چیزیں اخلاق انبیاء علیہم السلام سے ہیں۔ روزہ جلد افطار کرنا (جب وقت ہو جائے) اور سحری دیر سے کھانا اور (دائیں) ہاتھ کو (بائیں) ہاتھ پر رکھنا ناف کے نیچے۔

لو جناب! اس مبارک سند میں نہ تو وہ عبدالرحمٰن بن اسحاق ہے اور نہ ہی کوئی اور ضعیف راوی۔ یہ سند تو سنہری سند ہے۔ اہلبیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سند ہے

marfat.com

اس سند پر جو جرح کرے وہ خارجی کمینہ ہی کوئی ہو سکتا ہے۔ یزید لعین پلید کو امیر المؤمنین ماننے والوں سے یہ کب امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اہل بیت کی اس مبارک سند کو ثقہ صحیح مان کر اس پر عمل کریں۔ **واللہ الهادی الیٰ الرشد**

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

ترک رفع یدین

رفع یدین کا مطلب ہے رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اور ترک رفع یدین کا مطلب ہے رکوع جاتے وقت اور سر اٹھاتے وقت رفع یدین نہ کرنا۔ پہلی تکبیر کے وقت یعنی نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرنا اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہاں رکوع جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تیسری رکعت کی ابتدا میں رفع یدین کرنا چاہیے کہ نہیں اس میں اماموں کا اختلاف ہے۔ امام ترمذی علیہ الرحمہ ترمذی شریف ص ۵۹ ج ا پر فرماتے ہیں کہ کئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور کئی اہل علم تابعین کرام بھی ترک رفع یدین پر عمل کرنے والے ہیں اور یہی عمل ہے سفیان ثوری علیہ الرحمہ اور اہل کوفہ کا۔

امام ترمذی علیہ الرحمہ کے اس فرمان سے کئی باتیں واضح ہوئیں

۱۔ کئی صحابہ کرام رفع یدین کے بغیر نماز پڑھتے تھے۔

۲۔ کئی تابعین کرام بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

۳۔ امام سفیان ثوری جو کہ حدیث کے بہت بڑے امام ہیں انہوں نے بھی ترک رفع یدین ہی اپنایا۔

۴۔ تمام اہل کوفہ کا رفع یدین نہ کرنا۔

معلوم ہوا۔ اس مسئلہ میں سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ تنہا نہیں ہیں بلکہ ان کو کئی صحابہ اور تابعین اور تمام اہل کوفہ کی حمایت حاصل ہے بلکہ امام

marfat.com

دار الہجرت حضرت سیدنا امام مالک جو کہ مدینہ پاک کے امام ہیں اس مسئلہ میں وہ بھی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہیں۔ ملاحظہ کیجئے مالکی مذہب کی سب سے زیادہ معتمد کتاب مدونۃ الکبری جسے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے شاگرد رشید محدث فقیہ مجتہد امام عبدالرحمٰن بن قاسم نے روایت کیا ہے اس مدونۃ الکبریٰ کے ص ۶۸ پر امام عبدالرحمٰن بن قاسم فرماتے ہیں "وَقَالَ مَالِكٌ لَا أَعْرِفُ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي شَيْءٍ مِّنْ تَكْبِيرِ الصَّلَاةِ لَا فِي خَفْضٍ وَلَا فِي رَفْعٍ إِلَّا فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ" مدونۃ الکبریٰ ص ۶۸ ج ۱ مطبوعہ مصر

امام عبدالرحمٰن بن قاسم فرماتے ہیں کہ **امام مالک رحمۃ اللہ علیہ** نے فرمایا کہ میں کسی رفع یدین کو نہیں پہچانتا سوائے تکبیر افتتاح کے۔

امام ابن القاسم مزید فرماتے ہیں "كَانَ رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ مَالِكٍ ضَعِيفًا إِلَّا فِي تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ" (مدونۃ الکبری ص ۶۸ ف ۱)

غیر مقلد مبارک پوری نے ابن حجر سے نقل کیا ہے کہ مالکی حضرات کا اعتماد احکام اور فتوی میں مدونۃ الکبری پر ہے۔ (مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۲۱۵)

یعنی امام ابن القاسم نے فرمایا کہ تکبیر افتتاح کے بغیر باقی رفع یدین امام مالک علیہ الرحمہ کے نزدیک ضعیف ہے۔

امام نووی علیہ الرحمہ شرح مسلم ص ۱۶۸ پر فرماتے ہیں "وَهُوَ أَشْهَرُ الرِّوَايَاتِ عَنْ مَالِكٍ" یعنی امام مالک علیہ الرحمہ سے سب سے زیادہ مشہور ترین روایت جو ہے وہ ترک رفع یدین کی ہے۔ دیکھئے نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار ص ۱۸۶ ج ۲۔ **ابن رشد مالکی** فرماتے ہیں "وَهُوَ مَذْهَبُ مَالِكٍ"

marfat.com

(بدایۃ المجتہد ص ۱۵۰ ج ۱)

امام بخاری علیہ الرحمہ جز رفع یدین ص ۴۶ پر فرماتے ہیں "و کان الثوری و وکیع و بعض الکوفیین لا یرفعون ایدیھم" کہ **امام سفیان ثوری** اور امام وکیع بن جراح اور بعض اہل کوفہ ترک رفع یدین پر عمل کرتے ہیں۔

اسی طرح امام **ابراھیم نخعی** علیہ الرحمۃ بھی ترک رفع یدین پر عامل تھے دیکھئے امام بخاری علیہ الرحمہ کے استاذ الحدیث کی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۷ ج ۱ بلکہ امام ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ تو ترک رفع یدین کی تعلیم دیتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۶ ج ۱)

اسی طرح **امام شعبی** علیہ الرحمہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے سوائے تکبیر افتتاح کے (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۶ ج ۱) اور امام شعبی علیہ الرحمہ وہ جلیل القدر تابعی ہیں جن کو پانچ سو صحابہ کرام کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے

(دیکھئے تذکرۃ الحفاظ ذہبی ص ۶۴ ج ۱)

اسی طرح جناب علی المرتضٰی شیر خدا حیدر کرار رضی اللہ عنہ کے شاگرد اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد رفع یدین نہیں کرتے تھے سوائے تکبیر افتتاح کے۔

اسی طرح امام خیثمہ علیہ الرحمہ بھی فرع یدین نہیں کرتے تھے سوائے تکبیر افتتاح کے (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۶ ج ۱)

اسی طرح امام قیس علیہ الرحمہ بھی ترک رفع یدین پر عمل کرنے والے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۶ ج ۱)

marfat.com

اسی طرح **امام ابن ابی لیلیٰ** بھی ترک رفع یدین پر عامل تھے

(دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۷ ج ۱)

اسی طرح جلیل القدر تابعی **حضرت اسود** علیہ الرحمہ اور جلیل القدر تابعی **حضرت علقمہ** علیہ الرحمہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے سوائے تکبیر افتتاح کے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۷ ج ۱)

اسی طرح امام **ابو بکر بن عیاش** علیہ الرحمہ جو کہ صحیح بخاری شریف کے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی فقیہ کو رفع یدین کرتے نہیں دیکھا۔

(طحاوی شریف ص ۱۶۵ ج ۱)

اسی طرح حضرت **عبداللہ بن عمر** رضی اللہ عنہ بھی سوائے تکبیر افتتاح کے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ (دیکھئے سند صحیح کے ساتھ طحاوی شریف ص ۱۶۳ ج ۱) (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۷ ج ۱)

اسی طرح سیدنا **ابو بکر صدیق** رضی اللہ عنہ بھی سوائے تکبیر افتتاح کے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ (بیہقی شریف ص ۸۰،۸۹ ج ۱) (سنن دار قطنی ص ۳۹۹ ج ۱) (کامل ابن عدی ص ۳۳۷) (مسند ابو یعلیٰ موصلی ص ۳۶ ج ۵)

اسی طرح جناب حضرت **عمر فاروق** رضی اللہ عنہ بھی سوائے تکبیر افتتاح کے رفع یدین نہیں کرتے تھے (دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۷ ج ۱)

(طحاوی شریف ص ۱۶۴ ج ۱)

اسی طرح جناب سیدنا حضرت **علی المرتضیٰ** شیر خدا رضی اللہ عنہ بھی سوائے تکبیر افتتاح کے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ

marfat.com

ص۲۳۶ ج۱) (موطا امام محمد ص۹۰) (طحاوی شریف ص۱۶۳ ج۱) (مسند امام زید بن علی ص۸۹)

اسی طرح حضرت **عبداللہ بن مسعود** رضی اللہ عنہ بھی سوائے تکبیر افتتاح کے رفع یدین نہیں کرتے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۳۶ ج۱) (موطا امام محمد ص۹۰)

اسی طرح کئی اور جلیل القدر امام ترک رفع یدین پر عمل کرنے والے ہیں۔

دیکھا! آپ نے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو کیسی زبردست آئمہ دین، محدثین کرام، تابعین اور کئی صحابہ کرام کی حمایت حاصل ہے۔ اگر رفع یدین پر عمل کرنا سنت ہوتا جیسا کہ غیر مقلدین کہتے ہیں تو اتنے جلیل القدر امام رفع یدین کو کیوں چھوڑتے ان آئمہ دین کا ترک رفع پر عمل کرنا اس بات کی دلیل ہے ان آئمہ دین کے نزدیک رفع یدین سنت ثابت نہیں ہے بلکہ ترتک ثابت ہے اسی لئے امام نسائی علیہ الرحمہ نے جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی جو ترک رفع یدین پر صریح ہے تو اس پر یہ باب باندھا "تَـرْکُ ذَالِکَ"، یعنی رفع یدین کا چھوڑ دینا۔

اسی لئے احناف کثرھم اللہ تعالیٰ نے رفع یدین کو متروک مانا ہے کہ سوائے تکبیر افتتاح کے رفع یدین منسوخ ہے اور اس کے نسخ پر بڑے مضبوط ترین دلائل موجود ہیں۔

نواب صدیق حسن کی گواہی

اسی لئے غیر مقلد محدث مفسر نواب صدیق حسن خان بھوپالی اپنی کتاب الروضۃ الندیہ میں رفع یدین کی بحث میں لکھتے ہیں کہ رفع یدین کی طرح ترک رفع

marfat.com

یدین بھی سنت ہے۔ (الروضہ الندیہ ص ۹۴)

نواب صدیق حسن غیر مقلد اسی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ''اَنَّ آخِرَ الْاَمْرَیْنِ تَرْکُ الرَّفْعِ وَلَا یُدْرٰی مُدَّۃُ التَّرْکِ فَیَحْتَمِلُ اَنَّہٗ تَرَکَہٗ فِی اَیَّامِ الْمَرَضِ ''الروضۃ الندیہ ص ۹۵ بقدر الحاجۃ

ترجمہ:۔ غیر مقلد صدیق حسن بھوپالی صاحب کہتے ہیں کہ آخر میں آپ ﷺ نے رفع یدین چھوڑ دیا تھا۔ ایام علالت میں ایک احتمال یہ بھی ہے اور نواب صاحب مزید لکھتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو ترک رفع روایت کیا ہے اس سے آپ نے آخر کا ترک مراد لیا ہے نہ کہ ہمیشہ کا۔ (ص ۹۵ کتاب مذکورہ)

نواب صاحب کی اس تحریر سے چند باتیں واضح ہوتی ہیں۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو ترک رفع یدین کی روایت کی ہے اس میں ترک رفع یدین سے مراد آخر وقت کا ترک ہے یعنی حضور علیہ السلام نے آخر میں رفع ترک کر دیا تھا۔

۲۔ نواب صاحب نے بھی یہی ایک احتمال پیش کیا ہے کہ حضور ﷺ نے ایام علالت میں رفع یدین ترک کر دیا تھا۔ بس یہی ہم کہتے ہیں کہ حضور ﷺ سے ساری زندگی کا رفع یدین ثابت نہیں بلکہ حضور ﷺ نے رفع یدین ترک کر دیا تھا۔ حیات طیبہ کے کس حصہ میں رفع یدین کو ترک کیا تھا سو نواب صاحب نے اس کی نشاندہی کر دی ہے (یعنی ایام علالت میں) اب امام بخاری علیہ الرحمہ کیا فرماتے ہیں آخری فعل کے بارے میں تو پڑھیے۔

آپ صحیح بخاری ص ۹۶ ج ا پر فرماتے ہیں ''وَاِنَّمَا یُوْخَذُ بِالْاٰخِرِ ''یعنی

marfat.com

آخری فعل مبارک سے دلیل پکڑی جائے گی۔

بخاری ص ۱۵۴۱ ج ا پر بھی یہی فرماتے ہیں۔ ''اِنَّمَا یُوخَذُ بِالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم'' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری فعل سے دلیل پکڑی جائے گی تو جناب نواب صاحب غیر مقلد نے نشاندہی بھی کر دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں رفع یدین چھوڑ دیا تھا۔ اب احادیث مرفوعہ رفع یدین کے ترک پر پیش کی جاتی ہیں

ممانعت رفع یدین

حدیث نمبر ا

''حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَاَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مَعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَیَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِیْمِ بْنِ طَرْفَۃَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ'' بقدر الحاجہ الخ ''وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِیْدِ الْاَشَجُّ قَالَ نَا وَکِیْعٌ وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عِیْسٰی بْنُ یُوْنُسَ قَالَا جَمِیْعاً حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ'' (مسلم شریف ص ۱۸۱ ج ۱)

ترجمہ:۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابوکریب نے ہم سے بیان کیا دونوں نے کہا کہ ہم سے ابومعاویہ نے بیان کیا وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے میسّب بن رافع سے انہوں نے تمیم بن طرفہ سے انہوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا کیا وجہ ہے میں تم کو شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ نماز میں

marfat.com

سکون اختیار کرو۔

امام مسلم علیہ الرحمہ اس حدیث کو دو اور سندوں سے بھی بیان کرتے ہیں اور مجھ کو ابو سعید الاشج نے بیان کیا کہا کہ ہم سے وکیع نے بیان کیا ہم نے سند کو تبدیل کیا اور ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا کہ ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی وکیع اور عیسیٰ دونوں نے کہا کہ ہم کو اعمش نے گذشتہ اسناد سے حدیث گذشتہ ہی کی طرح بیان کیا ہے تو امام مسلم علیہ الرحمہ نے اس کو تین سندوں کے ساتھ بیان کیا ہے جس میں رفع یدین فی الصلوٰۃ کی ممانعت ہے۔ تشریح آگے آئے گی (انشاءاللہ)

حدیث نمبر ۲

حضرت امام نسائی علیہ الرحمہ اپنی سند صحیح کے ساتھ فرماتے ہیں۔

"اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ يَعْنِي رَافِعُوا اَيْدِيَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَا بَالُهُمْ رَافِعِيْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمُسِ اُسْكُنُوا فِي الصَّلٰوةِ" (نسائی شریف ص ۱۳۳ ج ۱)

ترجمہ:۔ ہمیں قتیبہ بن سعید نے خبر دی کہ ہم سے عبثر نے بیان کیا انہوں نے اعمش سے روایت کیا انہوں نے میتب بن رافع سے انہوں نے تمیم بن طرفہ سے انہوں نے ء جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے جب کہ ہم نماز میں رفع یدین کر رہے تھے تو فرمایا کیا حال ہے ان کا کہ نماز میں اپنے ہاتھوں کو اُٹھا رہے ہیں جیسے کہ وہ سرکش

marfat.com

گھوڑوں کی دمیں ہیں نماز میں سکون اختیار کرو۔

حدیث نمبر۳

"حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ النُّفَیْلِیُّ حَدَّثَنَا زُھَیْرٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمُسَیَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِیْمِ الطَّائِی عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَالنَّاسُ رَافِعُوْا اَیْدِیْھِمْ قَالَ زُھَیْرٌ اُرَاہُ قَالَ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ مَالِی اَرَاکُمْ رَافِعِیْ اَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ"

(ابوداؤد شریف کتاب الصلوۃ ص ۱۵۰ ج ۱)

ترجمہ:۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نفیلی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا وہ میتب بن رافع سے وہ تمیم طائی سے وہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے حالانکہ لوگ نماز میں رفع یدین کررہے تھے تو فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تم کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جیسے کہ تمہارے ہاتھ سرکش گھوڑوں کی دمیں ہیں نماز کے اندر سکون اختیار کرو۔

حدیث نمبر۴

"حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ حَدَّثَنِی اَبِی ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسَیَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِیْمِ بْنِ طَرَفَۃَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ فَقَالَ مَالِی اَرَاکُمْ رَافِعِی اَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلَاۃِ"

marfat.com

(مسند امام احمد بن حنبل ص ۴۵۱ ج ۴ طبع ادارہ احیاء السنہ گرجاگھر)

ترجمہ:۔ حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے والد (امام احمد نے) انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے حدیث بیان کی ابو معاویہ نے کہا ہم سے بیان کی اعمش نے انہوں نے میتب بن رافع سے انہوں نے تمیم بن طرفہ سے انہوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت جابر بن سمرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ایک دن تو فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تم کو شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں نماز میں سکون اختیار کرو۔

حدیث نمبر ۵

امام بیہقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

''اَخۡبَرَنَا اَبُوۡ الۡقَاسِم بۡنِ اَبِیۡ هَاشِمِ الۡعَلَوِی وَ اَبُوۡ بَکۡرِ بۡنُ الۡحَسَنِ الۡقَاضِی ثَنَا اَبُوۡ جَعۡفَرِ بۡنِ دُحَیۡم ثَنَا اِبۡرَاهِیۡمُ بۡنُ عَبۡدِاللّٰهِ اَنۡبَاءَ وَکِیۡعٌ عَنِ الۡاَعۡمَش عَنِ الۡمُسَیَّبِ بۡنِ رَافِعٍ عَنۡ تَمِیۡمِ بۡنِ طَرۡفَةَ عَنۡ جَابِرِ بۡنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ رَاٰنَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحۡنُ رَافِعِیۡ اَیۡدِیۡنَا فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ اُسۡکُنُوۡا فِی الصَّلٰوةِ'' سنن کبریٰ بیہقی ص ۲۸۰ ج ۲

ترجمہ:۔ خبر دی ہم کو ابوالقاسم بن ابی ہاشم علوی اور ابوبکر بن الحسن القاضی نے دونوں نے کہا بیان کیا ہم سے ابوجعفر بن دحیم نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے کہا خبر دی ہم کو وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے میتب بن رافع سے انہوں نے تمیم بن طرفہ سے انہوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت جابر بن سمرہ نے

marfat.com

فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے دیکھا اور ہم نماز میں رفع یدین کر رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز میں سکون اختیار کرو۔

حدیث نمبر ۶

"اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰہِ الْحَافِظُ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِی اَبِی ثَنَا وَکِیْعٌ فَذَکَرَہٗ بِاِسْنَادِہٖ قَالَ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَنَحْنُ رَافِعِی اَیْدِیَنَا فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ مَالِی اَرَاکُمْ رَافِعِی اَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ"

(سنن کبریٰ بیہقی ص ۲۸۰ ج ۲)

ترجمہ:۔ خبر دی ہم کو ابو عبداللہ حافظ (یعنی امام حاکم نے) کہا بیان کیا ہم سے احمد بن جعفر نے کہا بیان کیا ہم سے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے کہا بیان کیا مجھ سے میرے والد نے کہا بیان کیا ہم سے وکیع نے پھر اوپر کی سند کی طرح باقی سند بیان کی کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہم نماز میں رفع یدین کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تم کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جس طرح شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ نماز میں سکون اختیار کرو۔

حدیث نمبر ۷

امام بیہقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

"رُوِّیْنَا عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَارُّوْا فِی الصَّلٰوۃِ یَعْنِی اُسْکُنُوْا فِیْھَا"

marfat.com

کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا
''قَارُوْا فِی الصَّلٰوۃِ ''اس کا معنی ہے نماز میں سکون اختیار کرو۔ آگے وہ حدیث
بیان کی سند کے ساتھ۔

''اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰہِ الْحَافِظُ وَ اَبُوْ سَعِیْدِ بْنُ اَبِیْ عَمْرٍو قَالَا ثنا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ ثَنَا اُسَیْدُ بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِی الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَارُوْا فِی الصَّلٰوۃِ'' سنن کبریٰ بیہقی ص ۲۸۰ ج ۲

ترجمہ:۔ خبر دی ہم کو ابوعبداللہ الحافظ اور ابوسعید بن ابی عمرو نے دونوں نے کہا بیان کیا ہم سے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے کہا بیان کیا ہم سے اسید بن عاصم نے کہا بیان کیا ہم سے حسین بن حفص نے انہوں نے سفیان سے کہا بیان کیا مجھ سے اعمش نے ابوالضحی سے انہوں نے مسروق سے مسروق نے کہا کہ فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز میں سکون اختیار کرو۔

قارئین محترم! نو حدیثیں ہیں جن میں سے آٹھ قولی مرفوع ہیں اور ایک جو بھی بیان ہوئی ہے وہ موقوف ہے یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان۔

ان تمام احادیث میں ترک رفع یدین پر دلیل ہے کہ سوائے تکبیر افتتاح کے رفع یدین کرنا منع ہے۔ رکوع جاتے وقت رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور سجدوں میں رفع یدین کرنا منع ہے جیسا کہ ان احادیث کے علاوہ آگے اور حدیثیں بھی بیان ہوں گی جو حضرات نماز میں رفع یدین کر رہے تھے ان کو حضور ﷺ نے منع فرما دیا معلوم ہوا کہ جو بعض روایات میں رفع یدین کا ذکر ہے وہ نسخ سے پہلے کا ہے۔

marfat.com

محدث مکہ مفتی مکہ امام کبیر ملا علی قاری علیہ الرحمہ مرقات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔

"وَلَيْسَ فِي غَيْرِ التَّحْرِيمَةِ رَفْعُ يَدٍ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ لِخَبَرِ مُسْلِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ" مرقات ملا علی قاری ص ۲۵۵ ج ۲ مکتبہ امدادیہ ملتان

ترجمہ:۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک سوائے تکبیر افتتاح کے رفع یدین نہیں ہے۔ مسلم شریف کی اس حدیث کے مطابق۔

علامہ محدث بدرالدین عینی علیہ الرحمہ البنایہ فی شرح الھدایہ میں مسلم کی اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں۔ "قُلْتُ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ إِنْكَارٌ لِرَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ وَأَمْرٌ بِالسُّكُونِ فِيهَا"

البنایہ فی شرح الھدایہ ص ۲۹۶ ج ۲ مکتبہ حقانیہ ملتان

آپ فرماتے ہیں کہ اس حدیث مسلم میں نماز میں رفع یدین کرنے کی ممانعت ہے اسی طرح امام المحدثین امام جمال الدین زیلعی علیہ الرحمہ بھی نصب الرایہ میں اس حدیث شریف سے ترک رفع یدین پر دلیل پکڑتے ہیں۔ دیکھئے نصب الرایہ بحث رفع یدین میں۔

اس حدیث مبارکہ پر غیر مقلدین حضرات بہت سے اعتراض کرتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۱:

کہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب جزء رفع یدین میں فرمایا ہے کہ اس حدیث مسلم سے وہی رفع یدین کی ممانعت پر دلیل پکڑے گا جس کا علم میں حصہ نہیں۔ اسی طرح امام نووی علیہ الرحمہ نے شرح مسلم میں فرمایا ہے۔

marfat.com

جواب نمبر ا:۔

غیر مقلدین حضرات اکثر تحریروں، تقریروں میں امام بخاری علیہ الرحمہ کا یہ حوالہ دیتے ہیں۔اس کے متعلق عرض یہ ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ امام بخاری علیہ الرحمہ سے اس رسالہ کو روایت کرنے والا ایک مجہول شخص ہے۔محمود بن اسحاق۔اس کا عادل ہونا ثقہ ہونا معروف ہونا ثابت کرنا غیر مقلدین کے ذمہ ہے۔ایک مجہول شخص کی بنا پر اس رسالہ کا اعتبار کیونکر کیا جا سکتا ہے۔

اس لئے امام المحد ثین برصغیر پاک و ہند کا بے مثال محدث فقیہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ بستان المحد ثین میں فرماتے ہیں ۔ کتاب رفع الیدین للبخاری و کتاب الجمعۃ للنسائی ان دونوں کتابوں کے تفصیلی حالات کا مجھے پتہ نہیں چلا۔(بستان المحد ثین ص ۱۳۹ مترجم مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی

تو جب اس رسالہ کا راوی ہی مجہول شخص ہے تو پھر یہ اعتراض ہی کیسا۔ یہ اعتراض ثابت کرنے کے لئے ضروری ہے اس مجہول شخص کا عادل، ثقہ، معروف ہونا بیان کیا جائے۔

جواب نمبر ۲:۔

یہ ہے کہ اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تو زیادہ سے زیادہ یہ امام بخاری علیہ الرحمہ کا قول ہی ہو گا کوئی (اللہ ،رسول ﷺ) کا فرمان تو نہیں ہو گا۔ اگر تم اس حدیث پر اعتراض کرنے میں کسی امام کا قول پیش کر سکتے ہو تو اسکا جواب دینے میں ہم بھی کسی امام کا قول پیش کر سکتے ہیں۔ اگر تم کہو کہ امام بخاری نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث

marfat.com

رفع یدین کی ممانعت پر دلیل نہیں تو ہم بھی عرض کرتے ہیں کہ امام جمال الدین زیلعی حنفی علیہ الرحمہ امام ملا علی قاری، امام بدرالدین عینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں رفع یدین کی ممانعت ہے۔تم نے بھی امام کا قول پیش کیا ہم نے بھی امام کا قول پیش کیا تو کیوں نہ ہم ان اقوال کوایک بار صرف نظر کر کے قول رسول ﷺ پر ہی غور وفکر کر لیں کہ متن حدیث کا تقاضا کیا ہے۔ متن حدیث سے کیا ثابت ہوتا ہے۔

اعتراض یہ ہے کہ یہ حدیث حالت تشہد میں سلام کرنے کیممانعت میں ہے جیسا کہ مسلم شریف میں اسی حدیث کے نیچے سلام والی حدیث درج ہے یعنی نیچے والی حدیث یعنی سلام والی حدیث پہلی حدیث کی شرح ہے تو سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے کی ممانعت ہے نہ کہ رکوع والی رفع یدین کی اور یہ دونوں حدیثیں ایک ہیں۔ کیونکہ محدثین نے اس حدیث کو باب السلام میں نقل کیا ہے یہ ہے وہ مرکزی اعتراض جو وہابیہ کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ تمام محدثین نے اس کو (یعنی نماز میں سکون اختیار کرو) کو باب السلام میں نقل نہیں کیا۔ دیکھئے امام بیہقی علیہ الرحمہ نے ''اُسْكُنُوا فِي الصَّلٰوةِ '' والی حدیث کو ''بَابُ الْخُشُوْعِ فِي الصَّلٰوةِ'' میں درج کیا ہے۔

(سنن کبریٰ بیہقی ص ۲۷۹، ۲۸۰ ج ۲)

اور وہ حدیث جس میں حالت سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے اس حدیث کو امام بیہقی علیہ الرحمہ نے ''بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِيْمَاءِ بِالْيَدِ عِنْدَ التَّسْلِيْمِ من الصَّلٰوةِ'' میں ذکر کیا ہے۔ (دیکھئے سنن کبریٰ بیہقی شریف ص ۱۸۱ ج ۲ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

ترجمہ:۔ باب سلام کے وقت ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرنے کی کراہت۔

marfat.com

پھر مسلم شریف میں جو باب ہے اس میں چار چیزوں کا ذکر ہے۔ باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ کہ نماز میں سکون اختیار کرنا اور سلام کے وقت ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنے کی ممانعت اور پہلی صفوں کا مکمل کرنا اور خلا کو پر کرنا اور اجتماع کا حکم۔ (دیکھئے صحیح مسلم ص ۱۸۱ ج ۱)

اب اس باب میں چار چیزوں کا ذکر ہے نہ کہ ایک کا۔

۱۔ نماز میں سکون اختیار کرنا۔

۲۔ عند السلام ہاتھ کے اشارے سے سلام کی ممانعت۔

۳۔ پہلی صفوں کا مکمل کرنا اور خلا پر کرنا۔

۴۔ اجتماع کا حکم۔

اب ان چار چیزوں کو غور سے دیکھو تو یہی بات سامنے آتی ہے کہ ان میں سے ہر ایک چیز علیحدہ ہے۔ نمبر ۱ میں ممانعت رفع یدین۔ نمبر ۲ حالت سلام میں اشارہ سے سلام کی ممانعت۔ نمبر ۳ میں پہلی صفوں کے مکمل کرنے کا حکم اور خلا کو پر کرنا۔ نمبر ۴ میں اجتماع کا حکم۔

تو یہ بات غلط ثابت ہوئی کہ اس حدیث مسلم کو ہر محدث نے باب السلام میں نقل کیا ہے۔ اگر کئی آئمہ کرام نے اس حدیث مسلم کو باب السلام میں نقل کیا بھی ہے تو بتاؤ متن حدیث کا اعتبار ہوگا یا کہ امام کے باب باندھنے کا۔ تو ہم حدیث رسول ﷺ پیش کرتے ہیں اور غیر مقلدین اماموں کا باندھا ہوا باب۔ جو کہ صرف فہم محدث ہے جو کہ محدث کا استدلال ہے اسے آڑ بنا کر متن حدیث کا صاف انکار کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ لوگ اماموں کے باندھے ہوئے باب پر بھی قائم نہیں رہتے۔ مثلاً امام

marfat.com

ابوداؤد علیہ الرحمہ سنن ابوداؤد ص ۱۱۷ ج ا پر ایک حدیث درج کی ہے جو کہ ترک رفع یدین کی دلیل ہے وہ حدیث یہ ہے ''حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ نَا یَحْیٰ عَنِ ابْنِ اَبِی ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ سِمْعَانَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ مَدًّا''

(ابوداؤد ص ۱۱۷ ج ا باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع)

کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تو رفع یدین کرتے ہاتھوں کو دراز کر کے۔

ہم کہتے ہیں یہ حدیث ترک رفع یدین پر دلیل ہے۔ غیر مقلدین کہتے ہیں کہ یہ دلیل نہیں ہے کیونکہ اس میں صرف پہلی تکبیر کیوقت رفع یدین کا ذکر ہے رکوع کی نفی نہیں۔ ہم غیر مقلدین کو کہتے ہیں کہ دیکھو امام ابوداؤد علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو رکوع کے وقت رفع یدین نہ کرنے کے باب میں بیان کیا ہے لہذا یہ حدیث ترک رفع عند الرکوع کی دلیل ہے لیکن یقین جانئے غیر مقلدین حضرات یہاں پر امام کے باندھے ہوئے باب کے بالکل منکر ہیں۔

تو معلوم یہ ہوا کہ غیر مقلدین حضرات اماموں کے باب باندھنے کو بھی نہیں مانتے سوائے اس کے جو باب ان کی طبیعت کے مطابق ہو۔ تو ہم کہتے ہیں کہ جیسے تم کہتے ہو کہ اس حدیث مذکورہ میں رکوع کی نفی نہیں ہے اور امام کے باب باندھنے کا اعتبار نہیں بلکہ الفاظ حدیث کا اعتبار ہے اس طرح ہم بھی کہتے ہیں کہ اماموں کے باب باندھنے کا اعتبار نہیں بلکہ الفاظ حدیث کا اعتبار ہے۔

اور الفاظ حدیث میں رفع یدین کا ذکر ہے پھر ممانعت کا ذکر ہے۔ اب حدیث اور سند

marfat.com

حدیث کو دیکھئے تو روز روشن کی طرح واضح ہے کہ یہ دو حدیثیں ہیں جن کو اتحاد واقعہ قرار دیا جاتا ہے غیر مقلدین کی طرف سے۔

ہم پہلے سند کا فرق بتاتے ہیں کہ دونوں کی سند بھی ایک نہیں بلکہ سندیں بھی الگ الگ ہیں جو ترک رفع یدین کی حدیث ہے یعنی ''اُسْكُنُوا فِي الصَّلٰوةِ'' اس حدیث کو حضرت جابر بن سمرہ صحابی سے روایت کرتے ہیں۔ جناب تمیم بن طرفہ ان سے میںّب بن رافع ان سے اعمش ان سے ابو معاویہ اور وہ حدیث جس میں عندالسلام ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے وہ حدیث حضرت جابر بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں عبیداللہ بن قبطیہ ان سے مسعر ان سے ابن ابی زائد اور سلام والی حدیث کی دوسری سند میں حضرت جابر سے عبیداللہ بن قبطیہ ان سے فرات قزاز ان سے اسرائیل ان سے عبید بن موسیٰ ان سے قاسم بن زکریا۔ غور سے دیکھئے کہ یہ ایک ہی سند ہے یا کہ مختلف۔ یہ تو ہوا سند کا فرق اب متن حدیث کی طرف توجہ کیجئے کہ ان دونوں حدیثوں کا متن بھی ایک نہیں۔

دیکھئے جناب! وہ حدیث جس میں رفع یدین کی ممانعت ہے اس کا متن اس طرح ہے ''خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَالِي اَرَاكُمْ رَافِعِي اَيْدِيَكُمْ'' کہ ہم نماز پڑھ رہے تھے اور حضور ﷺ تشریف لائے اور وہ حدیث جس میں سلام کا ذکر ہے اس کا متن اس طرح ہے ''كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ اَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْجَانِبَيْنِ'' کہ جب ہم حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو ہم اس طرح کہتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور آپ نے دونوں طرف

marfat.com

اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

اب دیکھئے رفع یدین کی ممانعت والی حدیث میں نہ تو حضور علیہ اسلام کے پیچھے نماز پڑھنے کا ذکر ہے نہ السلام علیکم ورحمہ اللہ کا ذکر ہے نہ ہی دونوں جانبوں کی طرف ہاتھ سے اشارہ کا ذکر۔ رفع یدین کی ممانعت والی حدیث میں یہ الفاظ ہیں ''کانھا اذناب خیل شمس ''اور سلام والی حدیث میں بھی یہی الفاظ ہیں جس کی بنا پر اسے اتحاد واقعہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے اس لئے کہ دونوں کو شریر گھوڑوں کی دُمیں قرار دیا ہے اس میں ہاتھ اٹھانے کا اشتراک ہے کہ دونوں ہی ہاتھ تو اٹھاتے ہیں بس اسی اشتراک کے لئے دونوں کو ایک ہی لفظ فرمایا۔ دوسری بات یہ ہے کہ شریر گھوڑے صرف اوپر کو ہی دم نہیں اٹھاتے بلکہ دونوں طرف بھی دم کو حرکت دیتا ہے اس لیے دونوں کے حق یہ الفاظ درست ہیں۔ یہ دو واقعے ہیں نہ کہ ایک۔ پھر رفع یدین سے ممانعت والی حدیث میں یہ الفاظ ہیں ''اسکنوا فی الصلوٰۃ ''نماز میں سکون اختیار کرو اور عند السلام والی حدیث میں یہ الفاظ نہیں بلکہ انہیں سلام پھیرنے کا طریقہ ارشاد فرمایا ''اِنَّمَا يَكْفِي اَحَدُكُمْ اَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ''

ترجمہ:۔ بے شک تمہیں یہی بات کافی ہے کہ تم اپنا ہاتھ اپنی فخذ پر رکھو پھر دائیں بائیں سلام کہو۔ دیکھا آپ نے کہ جو رفع یدین کر رہے تھے انہیں سلام پھیرنے کا طریقہ نہیں سمجھایا بلکہ انہیں اس کام سے منع کیا اور نماز میں سکون اختیار کرنیکا حکم فرمایا اور جو عند السلام ہاتھ اٹھا رہے تھے انہیں یہ نہیں فرمایا کہ نماز میں سکون اختیار کرو بلکہ انہیں سلام پھیرنے کا طریقہ ارشاد فرمایا تو اس تحریر سے یہ ثابت ہوا کہ یہ ایک حدیث نہیں

marfat.com

بلکہ دو مختلف حدیثیں ہیں ایک واقعہ نہیں بلکہ دو مختلف واقعات ہیں۔

تو ثابت ہوا کہ عندالتحقیق یہ حدیث میں یعنی نماز میں سکون اختیار کرو ترک رفع یدین کی زبردست دلیل ہے۔ اسی لئے تو امام جمال الدین زیلعی علیہ الرحمہ نے نصب الرایہ میں اور محدث بدر الدین عینی علیہ الرحمہ نے البنایہ فی شرح الھدایہ میں امام محدث فقیہ ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے مرقاۃ شرح مشکوۃ میں اس حدیث کو ترک رفع یدین کے دلائل میں پیش کیا ہے اور ملا علی قاری علیہ الرحمہ شرح نقایہ ص ۷۸ ج ۱ پر فرماتے ہیں۔ رَوَاہُ "مُسْلِمٌ وَ یُفِیْدُ النَّسْخَ"۔ کہ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث رفع یدین کے نسخ کا فائدہ دیتی ہے جب کہ مخالفین اس حدیث کا کوئی جواب نہیں پاتے تو پھر مختلف اعتراض شروع کر دیتے ہیں جو کہ ان کی کمزوری پر دال ہے۔ ایک اعتراض یہ کہ اس میں رکوع کو ذکر نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ ہم صرف رکوع کی ہی بات نہیں کرتے بلکہ ساری نماز کی بات کرتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ کیا رکوع نماز میں ہے یا نہیں یقیناً ہے تو پھر رکوع بھی "فِی الصَّلٰوۃ" ہے تو اس حدیث میں فی الصلوٰۃ کے الفاظ ہی تو ہیں یا تو مخالفین انکار کریں کہ رکوع نماز میں نہیں ہے (معاذ اللہ) اگر رکوع کو نماز میں مانتے ہیں تو پھر اس حدیث میں فی الصلوٰۃ کا ذکر ہی ہے۔ رفع یدین خواہ رکوع کے وقت ہو یا سجدہ کے وقت یا حالت تشہد میں اس سے ممانعت واضح ہے۔

اعتراض:۔ پھر تم نماز وتر میں رفع یدین کیوں کرتے ہو؟

جواب: تو اس کا جواب یہ ہے کہ وتر میں رفع یدین کی ممانعت کی کوئی حدیث نہیں ہے بخلاف رکوع و بعد رکوع کے کہ اس کی ممانعت میں کئی احادیث وارد ہیں جیسا کہ

marfat.com

ایک تو یہی حدیث دلیل ہے اور کچھ روایات کا ذکر آگے آئے گا (انشاء اللہ تعالیٰ) تو سر دست ایک حدیث ذکر کی جاتی ہے جو کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں صرف ابتدا کی رفع یدین کا ذکر ہے اور کسی رفع یدین کا ذکر نہیں ہے ملاحظہ فرمائیں ۔ مالکی حضرات کی سب سے معتبر کتاب مدونۃ الکبریٰ میں امام عبدالرحمٰن بن قاسم، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بسند صحیح روایت کرتے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۰ :۔

''اِبْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيْرَ لِلصَّلٰوةِ'' (مدونۃ الکبریٰ ص ۶۹ ج ۱ مطبوعہ مصر)

ترجمہ:۔ ابن وہب مالک بن انس سے وہ ابن شہاب زہری سے وہ سالم بن عبداللہ سے وہ اپنے باپ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ تھے رفع یدین کرتے کندھوں تک جب آپ ﷺ شروع کرتے تکبیر نماز کے لئے۔

یہ حدیث ترک رفع یدین پر دلیل ہے۔ اس پر یہ اعتراض ہے کہ اس میں صرف ابتداء کی رفع یدین کا ذکر ہے آگے رکوع کی نفی نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث امام عبدالرحمٰن بن قاسم نے جو کہ فقہ مالکی کے محدث مجتہد ہیں انہوں نے اس حدیث سے رکوع والی رفع یدین پر ترک کی دلیل قائم کی ہے۔ کیا اتنے بڑے امام کو علم نہیں تھا کہ اس میں رکوع کا ذکر نہیں ہے اور میں اس کو ترک رفع یدین عندالرکوع پر بطور دلیل پیش کر رہا ہوں اتنے بڑے امام کا اس حدیث کو ترک رفع یدین کے دلائل

marfat.com

میں پیش کرنا دلیل ہے کہ اس میں ماسوائے شروع کے باقی رفع یدین پر ممانعت ہے۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ ایک ضابطہ مشہور ہے۔(ویسے غیر مقلدین کسی ضابطے کے پابند نہیں ہوتے) ''تَقْدِيمُ مَا حَقُّهُ التَّاخِيرُ يُفِيدُ الْحَصْرَ '' ترجمہ:۔ کہ جس کا حق تاخیر تھا اگر اس کو مقدم کر دیا جائے تو کلام میں معنی حصر کا پیدا ہو جاتا ہے۔ دیکھئے شرط مقدم ہوتی ہے جزا مؤخر ہوتی ہے۔ اگر جزا کو مقدم کر دیا جائے اور شرط کو مؤخر کر دیا جائے تو معنی حصر کا پیدا ہو جاتا ہے۔ تو سنئے جناب! اس حدیث میں ''كَانَ يَرْفَعُ يديه '' جزا ہے جو مقدم ہے ''اِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ لِلصَّلَاةِ '' یہ شرط ہے جسے مؤخر کیا گیا ہے۔ یعنی شرط پہلے ہونی چاہیے تھی اور جزا بعد میں۔ لیکن یہاں پر جزا کو مقدم کیا گیا ہے اور شرط کو مؤخر اب معنی حصر کا پیدا ہو گیا۔ یعنی صرف شروع میں ہی رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے۔

تو اگر اس حدیث میں آگے رکوع والی رفع یدین کا ذکر ہوتا تو امام ابن القاسم اس کا بھی ذکر کرتے۔ معلوم ہوا کہ یہ حدیث ترک رفع یدین پر دلیل ہے اور پھر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ خود بھی تو رفع یدین نہیں کرتے تھے تو یہ حدیث خود ان کے اپنے عمل کے مطابق ہے۔ تو ثابت ہوا کہ رکوع والی رفع یدین پر ممانعت کی احادیث ہیں بخلاف وتر کے کہ اس کی ممانعت پر ایک بھی دلیل نہیں ہے۔ پھر صحابہ جو نماز پڑھ رہے تھے وہ نہ تو وتر کی نماز تھی نہ ہی عید کی نماز تھی۔ وتر کی نماز تو اس لئے نہیں تھی کہ یہ دن کا واقعہ ہے اور وتر دن کو نہیں پڑھے جاتے بلکہ وتر کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے ہوتا ہے۔ (دیکھئے مسند امام احمد ص ۴۵۱ ج ۴) کہ یہ دن کا واقعہ ہے۔ مسند کے یہ الفاظ ہیں۔ ''خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ '' کہ رسول اللہ

marfat.com

ﷺ ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ یہ وتر کی نماز نہیں تھی۔ عید کی نماز اسلئے نہیں تھی کہ اگر یہ عید کا واقعہ ہوتا تو حضور اکرم ﷺ امام بن کر نماز پڑھا رہے ہوتے اور صحابہ آپ کے پیچھے مقتدی ہوتے۔ لیکن یہاں یہ ہے کہ ہم نماز پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ تو معلوم ہوا کہ یہ عید کی نماز بھی نہیں تھی۔ تو کون سی نماز تھی ظاہر ہے کہ دن کی نمازوں میں سے کوئی نماز تھی اس میں رفع یدین کرنے سے منع کیا تو معلوم یہ ہوا کہ نہ تو وتر میں رفع منع ہے نہ عیدین میں بلکہ ان کے سوا نمازوں میں رکوع جاتے وقت سر اٹھاتے وقت اور سجدوں کے وقت رفع یدین منع ہے اور یہ حدیث مسلم اسی کی ممانعت پر دلیل ہے۔ اللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

حدیث نمبر ۱۱:

"حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ ثَنَا (سُفْیَانُ) ثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِی سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَذْوَ مَنْکِبَیْهِ وَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ وَ بَعْدَ مَا یَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَلَا یَرْفَعُ وَلَا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ"

(مسند حمیدی ص ۲۷۷ ج ۲ حدیث نمبر ۶۱۴ مطبوعہ بیروت لبنان)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو جب آپ ﷺ نے نماز شروع فرمائی تو ہاتھ اٹھائے کندھوں تک، اور جب ارادہ کیا رکوع کا اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد آپ نے رفع یدین نہیں کیا اور نہ ہی دو سجدوں کے درمیان۔

نوٹ:۔ مسند حمیدی مطبوعہ بیروت لبنان میں حروف جوڑنے والے کی غلطی سے اس سند میں

marfat.com

سفیان کا واسطہ رہ گیا ہے جبکہ اصل سند میں سفیان کا واسطہ ہے ہم نے یہ سند ایک قلمی نسخہ سے درج کی ہے۔

اس حدیث میں ترک رفع یدین کتنی واضح ہے وہ بھی عند الرکوع اور بعد الرکوع کے ذکر کے ساتھ۔

حدیث نمبر ۱۲ :۔

محدث المکہ حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں۔

''وَحَدِیْثُ اَوْرَدَهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الْخِلَافِیَّاتِ مِنْ رِوَایَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفِ الْخَرَازِ حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ قُلْتُ وَقَدْ صَحَّ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِکَ فَیُحْمَلُ عَلٰی نَسْخِ الْاَوَّلِ فَتَاَمَّلْ فَقُوْلُ اِبْنِ الْقَیِّمِ مَنْ شَمَّ رَوَائِحَ الْحَدِیْثِ عَلٰی بُعْدٍ شَهِدَ بِاللّٰهِ اَنَّهُ مَوْضُوْعٌ ،مَدْفُوْعٌ''

(موضوعات کبیر ملا علی قاری مع تذکرۃ الموضوعات ص ۱۷۵)

ترجمہ:۔ امام بیہقی علیہ الرحمہ نے خلافیات میں عبداللہ بن عوف خراز سے روایت کی ہے کہا بیان کیا ہم سے مالک نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے کہ نبی کریم ﷺ تھے رفع یدین کرتے جب نماز شروع کرتے پھر دوبارہ یہ عمل نہیں کرتے تھے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح طور پر اس کے خلاف بھی روایت ہے (یعنی رکوع جاتے وقت اور سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرنا۔

تو پہلی حدیث کو اس حدیث سے منسوخیت پر محمول کیا جائے پس غور و فکر کر

marfat.com

کہ ابن قیم نے جو یہ کہا ہے کہ جس نے حدیث کی بو سونگھی ہے وہ اس کی گواہی دے گا کہ یہ حدیث موضوع ہے پس ابن قیم کا جواب ہو گیا ہے یعنی ملا علی قاری نے ابن قیم کا رد کیا ہے جو کہ ابن قیم نے اس حدیث پر موضوعیت کا اعتراض کیا ہے کہ یہ اعتراض غلط ہے بلکہ پہلی حدیث کو یعنی رفع یدین کرنے والی حدیث کو رفع یدین نہ کرنے والی حدیث سے منسوخ مانیں گے یعنی رفع یدین نماز میں یہ پہلے کا عمل ہے بعد میں متروک ہوا۔ یہی اس حدیث کا مطلب و مفہوم ہے۔ غیر مقلدین جو ابن قیم کی تقلید میں اس حدیث کو موضوع کہتے ہیں ذرا انصاف کے ساتھ موضوع حدیث کی تعریف کریں پھر دیکھو کیا یہ حدیث موضوع ہے۔ ہرگز نہیں۔

فائدہ:۔ آئمہ محدثین کے نزدیک موضوع حدیث وہ ہوتی ہے جس کی سند میں کوئی کذاب راوی ہو تو اس حدیث کو موضوع ثابت کرنے کے لئے غیر مقلدین کو چاہیے کہ زور لگا کر اس سند میں سے کوئی کذاب راوی نکالیں ورنہ اس حدیث کو موضوع کہنے سے باز رہیں۔ (اللہ و رسولہ اعلم بالصواب)

حدیث نمبر ۱۳:۔

امام المحدثین امام نسائی علیہ الرحمہ اپنی سند صحیح کے ساتھ حدیث درج فرماتے ہیں جو کہ ترک رفع یدین پر صریح حدیث ہے ملاحظہ فرمائیے۔

"اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مُبَارَکٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ثُمَّ لَمْ یَعُدْ" (نسائی شریف کتاب الصلوٰۃ باب ترک ذلک ص ۱۱۷ ج ۱)

marfat.com

ترجمہ:۔ ہمیں خبر دی سوید بن نصر نے انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا ہے سفیان سے انہوں نے عاصم بن کلیب سے وہ عبدالرحمٰن بن اسود سے وہ علقمہ سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ بتلاؤں؟ علقمہ نے کہا پھر وہ کھڑے ہوئے (اور نماز نبوی پڑھ کر دکھانے لگے) تو آپ نے صرف پہلی بار (تکبیر تحریمہ کے وقت) اپنے ہاتھ اٹھائے اس کے بعد دوبارہ رفع یدین نہ کیا۔

یہ حدیث صحیح حدیث ہے اور کئی حضرات نے اس حدیث کی صحت کو بیان کیا ہے جیسا کہ آپ آئندہ اوراق میں ملاحظہ کریں گے۔ امام نسائی علیہ الرحمہ یہی حدیث ایک اور سند ثقہ سے بیان کرتے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۴:۔

''اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّہٗ قَالَ اَلَا اُصَلِّیْ لَکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا مَرَّۃً وَّاحِدَۃً'' (سنن نسائی ص۱۲۰ ج۱)

ترجمہ:۔ ہمیں محمود بن غیلان مروزی نے خبر دی انہوں نے کہا کہ ہم سے وکیع نے بیان کیا انہوں نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں؟ پس آپ نے نماز پڑھائی تو سوائے ایک (پہلی) مرتبہ کے کہیں بھی رفع یدین نہیں کیا۔

marfat.com

قارئین محترم! یہ دو حدیثیں بھی صحیح اور ترک رفع یدین پر صریح ہیں۔ بہت سے حضرات نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ جس میں خود غیر مقلدین کے اپنے محدث علماء موجود ہیں۔ امام ترمذی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو حسن کہا (دیکھئے ترمذی ص ۵۹ ج ۱)

غیر مقلدین کا محدث ابن حزم کہتا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

(محلی ابن حزم ص ۴ ج ۳)

غیر مقلدین کا ایک اور علامہ محدث احمد شاکر صاحب کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ (ترمذی بتحقیق وشرح احمد شاکر صاحب ص ۴۱ ج ۲)

ایک اور غیر مقلدین کا محدث مولوی عطاء اللہ امرتسری کہتا ہے یہ حدیث ثابت ہے۔ بعد چند سطور لکھتے ہیں ضرور کئی محدثین نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے (دیکھئے تعلیقات سلفیہ علی سنن نسائی ص ۱۲۳ ج ۱)

غیر مقلدین کا ایک اور علامہ محدث ناصر الدین البانی صاحب نے اس حدیث کو چار بار صحیح کہا ہے (دیکھئے ناصر الدین البانی کی صحیح ابوداؤد، صحیح ترمذی، صحیح نسائی، مشکوٰۃ بتحقیق ناصر الدین البانی ص ۲۵۴ ج ۱ مطبوعہ بیروت حدیث نمبر ۸۰۹)

امام سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب الالی المصنوعہ ص ۱۸ ج ۲ پر اس حدیث کی صحت امام دارقطنی اور ابن القطان کی طرف سے نقل کی ہے۔ ابو داؤد نے اس حدیث پر سکوت کیا ہے اور امام ابو داؤد جس حدیث پر سکوت کرتے ہیں وہ ان کے نزدیک صالح ہوتی ہے۔

تو قارئین کرام! دیکھا آپ نے کہ اس حدیث کو کتنے حضرات نے صحیح کہا

marfat.com

ہے لیکن موجودہ غیر مقلدین حضرات بالکل اس حدیث کو صحیح ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اگر غیر مقلدین حضرات بنظر انصاف دیکھیں تو اس حدیث کو ضرور صحیح مانیں گے۔ غیر مقلدین حضرات اصول حدیث کے اعتبار سے اس کی سند کو دیکھیں انشاء اللہ تعالیٰ اصول حدیث کے اعتبار سے یہ حدیث ضرور صحیح ہے اسی لئے تو جلیل القدر اماموں نے اس کو بیان کیا ہے۔ غیر مقلدین کا یہ کہنا کہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے اس کو ضعیف کہا ہے بالکل جھوٹ ہے امام بخاری علیہ الرحمہ کی کوئی ایسی کتاب نہیں جس میں انہوں نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہو۔ اگر یہ بات سچ ہے تو غیر مقلدین امام بخاری کی کتاب کی نشان دہی کریں۔ غیر مقلدین کا یہ کہنا کہ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے بھی اس حدیث کو ضعیف کہا ہے یہ بھی درست نہیں کیونکہ امام احمد بن حنبل نے اپنے مسند میں خود اس حدیث کو روایت کیا ہے اگر آپ اس کو ضعیف سمجھتے تو اس کو روایت کیوں کرتے جب کہ غیر مقلدین کا علامہ شوکانی امام سیوطی علیہ الرحمہ سے ناقل ہے کہ ''کُلُّ مَا کَانَ فِی مُسْنَدِ اَحْمَدٍ فَھُوَ مَقْبُوْلٌ'' (ص۲۰ ج۱) مسند احمد کی ہر حدیث قبول ہے اور دنیا میں امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کی کوئی ایسی کتاب موجود نہیں جس میں انہوں نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہو۔ اگر کسی غیر مقلد کو امام احمد کی کوئی ایسی کتاب مل جائے تو نشاندہی کریں۔ الغرض یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی سند ثقہ ترین ہے اور ترک رفع یدین پر صریح ہے کہ رکوع والی رفع یدین ترک کردی گئی تھی۔

نوٹ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث پر تفصیل کے لئے دیکھئے اس فقیر کی کتاب ''اسانید حدیث ابن مسعود اور ان کی توثیق'' جو کہ مطبوعہ ہے۔ اس کتاب میں اس حدیث کی چالیس سندیں جمع کی گئی ہیں اور ان کا ثقہ ہونا بیان کیا گیا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔

marfat.com

حدیث نمبر ۱۵ :

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ نَا شَرِيكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلٰى قَرِيبٍ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ"

(ابوداؤد شریف ص ۱۱۶ ج ۱)

ترجمہ:۔ ہم سے محمد بن صباح البزاز نے بیان کیا ہے کہا کہ خبر دی ہم کو شریک نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ بے شک رسول اللہ جب نماز شروع کرتے تو کانوں کے قریب تک ہاتھ اٹھاتے پھر دوبارہ رفع یدین نہ کرتے تھے۔

اس حدیث پر امام ابوداؤد علیہ الرحمہ نے سکوت کیا ہے اور امام ابوداؤد علیہ الرحمہ جس حدیث پر سکوت کرتے ہیں وہ ان کے نزدیک صالح ہوتی ہے (دیکھئے ابکار المنن از عبدالرحمٰن مبارک پوری غیر مقلد) اس حدیث پر غیر مقلدین کا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ اس کی سند میں یزید بن ابی زیاد ہے جو کہ ضعیف ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ بعض حضرات نے اس کے حافظہ کی جہت سے اس پر کلام کیا ہے لیکن اس کو ثقہ کہنے والے بھی تو موجود ہیں۔ کتب اسماء الرجال پر نظر رکھنے والوں سے یہ بات مخفی نہیں۔ طوالت سے بچنے کیلئے ہم یزید بن ابی زیاد کی ثقات پر غیر مقلدین کے گھر سے ہی ایک حوال پیش کرتے ہیں کہ یہ راوی ثقہ ہے ملاحظہ کیجئے۔

غیر مقلدین کا علامہ محدث احمد شاکر صاحب شرح ترمذی میں لکھتے ہیں "وَالْحَقُّ أَنَّهُ ثِقَةٌ، قَالَ ابْنُ شَاهِينَ فِي الثِّقَاتِ، قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ

marfat.com

الْمِصْرِیُّ ،یَزِیْدُ بْنُ اَبِی زِیَادٍ ثِقَةٌ وَلاَ یُعْجِبُنِی قَوْلُ مَنْ تَکَلَّمَ فِیهِ .وَقَالَ ابْنُ سَعْدٍ فِی الطَّبَقَاتِ وَکَانَ ثِقَةٌ فِی نَفْسِهٖ ''(ترمذی بتحقیق وشرح احمد شاکر ص ۱۹۵ ج ا مطبوعہ بیروت)

ترجمہ:۔ اور حق بات یہ ہے کہ یہ راوی ثقہ ہے،ابن شاہین نے بھی اس کو ثقات میں داخل کیا ہے۔امام احمد بن صالح مصری نے کہا کہ یزید بن ابی زیاد ثقہ ہے اور مجھے اس کا قول پسند نہیں جس نے اس میں کلام کیا ہے امام ابن سعد نے طبقات میں فرمایا ہے کہ یزید بن ابی زیاد ثقہ ہے۔

یہی احمد شاکر صاحب ترمذی کی دوسری جلد میں بھی لکھتے ہیں۔ایک حدیث پر گفتگو کرتے ہوئے جس کی سند میں یہی راوی ''یزید بن ابی زیاد'' ہے،لکھتا ہے ''فَمَدَارُ الْحَدِیثِ عَلٰی یَزِیدِ بْنِ اَبِی زِیَادٍ وَهُوَ ثِقَةٌ صَحِیحُ الْحَدِیْثِ''
(ترمذی بتحقیق وشرح احمد شاکر ص ۴۰۹ ج ۲)

ترجمہ:۔ احمد شاکر صاحب لکھتے ہیں کہ اس حدیث کا مدار یزید بن ابی زیاد پر ہے اور وہ ثقہ ہے اور اس کی حدیث صحیح ہے۔

غیر مقلدین آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ ان کے علامہ محدث نے یزید بن ابی زیاد کو ثقہ مانا ہے اور اس کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے تو یہ مذکورہ حدیث بھی صحیح حدیث ہے۔پھر اسی ابو داؤد میں اس حدیث سے آگے یزید بن ابی زیاد کے دو زبردست متابع موجود ہیں کہ یزید بن ابی زیاد کی طرح عیسیٰ اور حکم بھی اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں۔دیکھئے روایت یہ ہے۔

marfat.com

حدیث نمبر ۱۶:۔

''حدثنا حسین بن عبدالرحمن انا وکیع عن ابن ابی لیلیٰ عن اخیه عیسیٰ عن الحکمؔ عن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن البراء بن عازب قال رایت رسول الله ﷺ رفع یدیه حین افتتح الصلوٰة ثم لم یرفعهما حتی انصرف''(ابوداؤد ص ۱۱۷ ج ۱)

ترجمہ:۔ بیان کیا ہم سے حسین بن عبدالرحمٰن نے کہا خبر دی ہم کو وکیع نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اپنے بھائی عیسیٰ بن ابی لیلیٰ سے اور حکم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے رفع یدین کیا جب نماز شروع کی۔ پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کیا نماز پوری کرتے وقت تک۔

نوٹ:۔ ابوداؤد میں غالباً کاتب کی غلطی کی وجہ سے عن الحکم لکھا گیا ہے ورنہ سند اس طرح ہے عیسیٰ والحکم عن عبدالرحمٰن۔ یعنی عیسیٰ اور حکم دونوں مل کر عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں (دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ، مدونۃ الکبریٰ، شرح معانی الآثار، مسند ابی یعلی موصلی)

دیکھئے جس طرح یزید بن ابی زیاد نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے اسی طرح یزید بن ابی زیاد کی متابعت کرتے ہوئے عیسیٰ اور حکم بھی عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں اس روایت میں یزید کے دو متابع موجود ہیں۔ جیسا کہ اصول حدیث کے تحت ضعیف روایت کو بھی بطور متابعت پیش کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہاں پر تو دو متابع ثقہ ہیں پھر بھی غیر مقلدین اس حدیث کو صحیح ماننے کے لئے تیار نہیں

marfat.com

۔اس سند پر یہ اعتراض ہے کہ اس کی سند میں محمد بن ابی لیلیٰ ہے جو کہ ضعیف ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ اگر بالفرض ضعیف بھی ہو تو کیا ضعیف روایت بطور متابعت پیش نہیں کی جا سکتی؟ حالانکہ اس قاعدہ کو غیر مقلدین خود تسلیم کر چکے ہیں کہ ضعیف روایت بطور متابعت پیش کی جا سکتی ہے اور متابعت سے حدیث کو تقویت ملتی ہے۔لیکن یہاں پر راوی محمد بن ابی لیلیٰ ایسا ضعیف بھی نہیں کہ بالکل اس کی روایت کو نظر انداز کر دیا جائے۔اگر چہ کچھ حضرات نے محمد بن ابی لیلیٰ پر کلام کیا ہے مگر اس کو ثقہ صدوق کہنے والے بھی تو موجود ہیں۔طوالت سے بچنے کے لئے ہم صرف ایک ہی حوالہ پر اکتفا کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

امام جرح وتعدیل علامہ ذہبی تذکرۃ الحفاظ میں محمد بن ابی لیلیٰ کا ترجمہ نقل کرتے ہوئے بعد میں یوں فرماتے ہیں۔"قُلْتُ حَدِيثُهُ فِي وَزْنِ الْحَسَنِ" (تذکرۃ الحفاظ ص ۱۳۹ ج ۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) امام ذہبی کہتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ محمد بن ابی لیلیٰ کی حدیث درجہ حسن کے برابر ہے۔غیر مقلدین غور کریں کہ امام جرح وتعدیل نے محمد بن ابی لیلیٰ پر جرح وتعدیل نقل کرنے کے بعد فیصلہ یوں دیا ہے کہ اس کی حدیث درجہ حسن میں ہے تو امام ذہبی علیہ الرحمہ کے فیصلہ کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہی کہ یہ حدیث درجہ حسن میں ہے اسی لئے امام ابوداؤد نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔(یعنی درجہ حسن کی حدیث ہے) اور صحت کی نفی سے درجہ حسن کی نفی نہیں ہوئی۔

تو معلوم ہوا کہ یہ حدیث جس کو بطور متابعت پیش کیا گیا ہے خود درجہ حسن کی حدیث ہے۔تو معلوم ہوا اصولی طور پر حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ صحیح حدیث

marfat.com

ہے جو کہ ترک رفع یدین پر صریح ہے۔اب ہم اس حدیث کی وہ سند پیش کرتے ہیں جس میں نہ تو یزید بن ابی زیاد ہے اور نہ ہی محمد بن ابی لیلیٰ ہے۔ ملاحظہ فرمائیے وہ روایت یہ ہے۔

حدیث نمبر ۱۷:۔

''حدثنا ابو القاسم بن بالویه النیسابوری ثنا بکر بن محمد بن عبدالله الحبال الرازی،ثنا علی،ثنا علی بن محمد بن روح ابن ابی الحرش المصیصی سمعت ابی یحدث عن ابیه روح ابن ابی الحرش، سمعت ابا حنیفة یقول الشعبی یقول ، سمعت البراء بن عازب ، یقول کان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة رفع یدیه حتی یحاذی منکبیه، لا یعود یرفعهما حتی یسلم من صلاته ''(مسند الامام ابی حنیفہ ص ۱۵۶ مؤلف امام ابونعیم اصبہانی مطبوعہ الکوثر ریاض)

ترجمہ:۔ امام ابونعیم اصبہانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بیان کیا ہم سے ابوالقاسم بن بالویہ نیسابوری نے کہا بیان کیا ہم سے بکر بن محمد بن عبداللہ الحبال رازی نے کہا بیان کیا ہم سے علی نے کہا بیان کیا ہم سے علی بن محمد بن روح ابن ابی الحرش مصیصی نے کہا سنا میں اپنے باپ سے کہ آپ فرماتے تھے کہ امام شعبیؒ فرماتے تھے کہ سنا میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ آپ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تھے تو اپنے ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے پھر سلام پھیرنے تک آپ پوری نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

نوٹ:۔ امام شعبیؒ علیہ الرحمہ وہ جلیل القدر تابعی ہیں جنہوں نے پانچ سو صحابہ کرام

marfat.com

رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔

لو جناب! اس سند میں نہ تو یزید بن ابی زیاد ہے اور نہ ہی محمد بن ابی لیلیٰ۔ پھر جس طرح حدیث براء بن عازب کو حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت براء بن عازب سے روایت کیا ہے اسی طرح اس حدیث کو حضرت براء بن عازب سے امام شعبی علیہ الرحمہ نے بھی بیان کیا ہے۔ یہ حدیث صحیح بھی ہے اور ترک رفع یدین پر صریح بھی۔ ضد کا کوئی علاج نہیں۔

واللہ الهادی الی الرشد

حدیث نمبر ۱۸:۔

امام کبیر امام طحاوی علیہ الرحمہ اپنی سند ثقہ کے ساتھ روایت فرماتے ہیں۔

''حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی اَوَّلِ تَکْبِیْرَۃٍ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ''

(طحاوی شریف ص۱۶۲ ج۱ مکتبہ حقانیہ ملتان)

ترجمہ:۔ امام طحاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا ابن ابی داؤد نے کہا بیان کیا ہم سے نعیم بن حماد نے کہا بیان کیا ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسود سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ بے شک آپ ﷺ رفع یدین کرتے تھے نماز شروع کرتے وقت پہلی تکبیر میں پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

marfat.com

نوٹ:۔ ا۔ ابن ابی داؤد کے بارے میں ابن حجر لسان المیز ان ص ۲۷۶ ج ا پر کہتے ہیں ''کان من الحفاظ المکثرین ''یعنی آپ حافظ حدیث ہیں اور کثرت سے احادیث آپ سے مروی ہیں۔

۲۔ ابن حجر لسان المیز ان ص ۴۱۲ ج ۷ پر نعیم بن حماد کے بارے کہتے ہیں کہ امام احمد امام یحیٰ امام عجلی نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔

۳۔ وکیع بن جراح بخاری شریف کے راوی ہیں۔

۴۔ سفیان بھی بخاری شریف کے راوی ہیں۔

۵۔ عاصم بن کلیب صحیح مسلم کے راوی ہیں اور بہت سے آئمہ نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔

۶۔ عبدالرحمٰن بن اسود ثقہ ہیں (تہذیب التہذیب ص ۳۳۹ ج ۳)

۷۔ حضرت علقمہ بالاتفاق ثقہ ہیں جلیل القدر تابعی ہیں تو اس حدیث کی سند ثقہ ہے اور یہ حدیث اصول کے اعتبار سے صحیح ہے جو کہ مرفوع بھی ہے اور ترک رفع یدین پر صریح بھی ہے۔

حدیث نمبر ۱۹:

امام ربانی مجتہد فقیہ محدث محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمہ سیدنا امام مالک علیہ الرحمہ سے سند ثقہ سے روایت فرماتے ہیں

''مالک بن انس قدوری عن نعیم بن عبداللہ المجمر و ابی جعفر القاری انھما اخبراہ ان ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ کان یصلی بھم فیکبر کلما خفض و رفع قالا و کان یرفع یدیہ حین یکبر و یفتتح الصلاۃ''

marfat.com

(کتاب الحجہ علی اہل المدینہ ص۹۶ ج ا مطبوعہ دار المعارف نعمانیہ)

ترجمہ:۔ کہ امام مالک بن انس نے نعیم بن عبداللہ مجمر اور ابو جعفر قاری دونوں سے روایت لی ہے کہ دونوں راویوں۔نے کہا کہ بے شک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھاتے تھے تو تکبیر تو ہر اونچ نیچ میں کہتے تھے دونوں نے کہا کہ رفع یدین کرتے تھے جب تکبیر کہہ نماز شروع کرتے تھے۔

حدیث نمبر ۲۰:۔

''حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيىٰ عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِمْعَانَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِى الله عنه قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوٰةِ رَفَعَ يَدَيهِ مَداً''

(ابوداؤد ص ۱۱۷ ج ا باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع)

ترجمہ:۔ بیان کیا ہم سے مسدد نے کہا بیان کیا ہم سے یحییٰ نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن سمعان سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تھے تو خوب ہاتھ دراز کر کے رفع یدین کرتے تھے۔

یہ حدیث بھی ترک رفع یدین عند الرکوع کی دلیل ہے کیونکہ امام ابوداؤد نے اس کو رکوع کے وقت رفع یدین نہ کرنے کے باب میں درج کیا ہے اور اس پر کسی قسم کی کوئی جرح نہیں فرمائی۔

حدیث نمبر ۲۱:۔

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

marfat.com

''عن نعيم المجمر و ابی جعفر القاری عن ابی هريرة انه كان يرفع يديه اذا افتتح الصلوٰة و كبر كلما خفض ورفع ويقول انا اشبهكم صلاةً برسول الله ﷺ''

(التمہید لمافی الموطا من المعانی والاسانید ص ۲۱۵ ج ۹)

ترجمہ:۔ حضرت نعیم المجمر اور حضرت ابو جعفر قاری علیہما الرحمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رفع یدین تو نماز شروع کرتے وقت کرتے تھے اور تکبیر ہر اونچ نیچ میں کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ تم سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔

اس حدیث صحیح میں صراحت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تکبیر تو ہر اونچ نیچ میں کہتے تھے اور رفع یدین صرف نماز شروع کرتے وقت کرتے تھے پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میری نماز زیادہ مشابہ ہے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے۔

حدیث نمبر ۲۲

''حدثنا اسحق بن ابی اسرائيل نا محمد بن جابر عن حماد عن ابراهيم عن علقمة عن عبدالله قال صليت مع النبی ﷺ و مع ابی بكر و مع عمر رضی الله عنهما فلم يرفعوا ايديهم الا عند التكبيرة الاولىٰ فی افتتاح الصلوٰة قال اسحق به ناخذ فی الصلوٰة كلها''

(دار قطنی ص ۳۹۹ ج ۱، بیہقی، سنن کبریٰ ص ۷۹ ج ۲)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ

marfat.com

ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی ہے ان میں سے کوئی بھی رفع یدین نہیں کرتا تھا سوائے تکبیر افتتاح کے۔

امام اسحاق نے فرمایا کہ ہم اسی حدیث سے دلیل پکڑتے ہیں۔

نوٹ:۔ اگر چہ محمد بن جابر پر جرح موجود ہے لیکن یہ روایت تو بطور متابعت پیش کی ہے پھر محمد بن جابر ایسا راوی بھی نہیں کہ بالکل متروک ہو جب کہ حدیث کے جلیل القدر امام اس سے روایت کرنے والے ہیں۔ (دیکھئے کامل ابن عدی ص ۳۲۸ تا ۳۴۰ ج ۷) امام ابن عدی کہتے ہیں کہ "وَعِنْدَ اِسْحَاقِ بْنِ اَبِی اِسْرَائِیلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ کِتَابٌ اَحَادِیْثُ صَالِحَه" (کہ اسحاق بن ابی اسرائیل کے پاس محمد بن جابر کی روایت سے ایک کتاب ہے جس کی احادیث صالحہ ہیں۔ تو یہ روایت بھی محمد بن جابر سے روایت کرنے والے یہی امام اسحاق بن ابی اسرائیل ہیں) امام ابن عدی کہتے ہیں کہ امام اسحاق ابن ابی اسرائیل محمد بن جابر کو شیوخ کی ایک جماعت پر فضیلت دیتے تھے جو یقیناً محمد بن جابر سے زیادہ ثقہ تھے تو اگر محمد بن جابر اس مقام پر فائز نہ ہوتے تو کبار محدثین مثلاً ایوب، ابن عون، ہشام بن حسن، ثوری، شعبہ، ابن عینیہ وغیرہ اس سے روایت نہ کرتے۔

حدیث نمبر ۲۳

"حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ اٰدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَیَّاشٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِکِ بْنِ اَبْجُرٍ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیٍّ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی الله عنه

marfat.com

يُرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ قَالَ وَ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيَّ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُمَرُ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَيْضاً إِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ''

(طحاوی شریف ص ۱۶۴ ج ا مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان)

ترجمہ:۔ امام طحاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا ابن ابی داؤد نے کہا بیان کیا ہم سے حمانی نے کہا بیان کیا ہم سے یحیٰ بن آدم نے حسن بن عیاش سے انہوں نے عبدالملک بن ابحر سے انہوں نے زبیر بن عدی سے انہوں نے ابراہیم (نخعی) سے انہوں نے اسود سے اسود نے کہا کہ دیکھا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو آپ رفع یدین نماز کی پہلی تکبیر میں کرتے تھے پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے اور کہا کہ میں نے امام شعبی اور ابراہیم کو دیکھا وہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔(یعنی سوائے تکبیر افتتاح کے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

امام ابوجعفر طحاوی نے فرمایا کہ اس حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سوائے تکبیر افتتاح کے رفع یدین نہیں کرتے تھے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ الدرایہ ص ۱۵۲ ج ا'' کہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ابن ترکمانی کا ترجمہ ۲۲۴ صفحہ پر دیکھیں۔

علامہ ابن ترکمانی علیہ الرحمہ جوہر نقی میں فرماتے ہیں ''وَهٰذَا السَّنَدُ أَيْضاً صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ'' (جوہر نقی علی البیہقی ص ۷۵ ج ۲)

کہ یہ سند امام مسلمؒ کی شرط کے مطابق صحیح ہے یہ سند ثقہ صحیح ہے لیکن غیر

marfat.com

مقلدین تعصب کی بناپر اس کو صحیح ماننے کے لئے تیار نہیں اس پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اس کی سند میں ابراہیم نخعی ہے جو کہ مدلس ہے اور مدلس کی وہ روایت جو عن سے ہو قبول نہیں ہوتی یہی اعتراض مبارک پوری نے ابکار المنن میں کیا ہے اور یہی اعتراض یحییٰ گوندلوی نے التحقیق الراسخ میں اس حدیث پر کیا ہے۔ اس کے متعلق میں صرف اتنا ہی عرض کرتا ہوں کہ غیر مقلدین کا یہ کہنا کہ بخاری شریف کی ساری حدیثیں صحیح ہیں اور اس کے راوی ثقہ ہیں یہ غیر مقلدین کا جھوٹ ثابت ہوا کیونکہ اگر ان لوگوں کا بخاری اور اس کے راویوں پر صحت کا اتفاق ہوتا تو کبھی بھی ان راویوں پر جرح نہ کرتے جو بخاری شریف کے راوی ہیں۔ حالانکہ امام ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ بخاری شریف کے راوی ہیں اور بخاری میں متعدد ایسی احادیث ہیں جو کہ ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ نے عن سے روایت کی ہیں تو گویا غیر مقلدین کے نزدیک پھر وہ بخاری شریف کی تمام احادیث نا قابل اعتبار ٹھہریں گی جن کی سند میں ابراہیم ہے اور عن سے روایت کی ہے تو گویا ان لوگوں نے خود ہی بخاری کے رواۃ پر جرح شروع کر دی ہے۔ اگر چہ بخاری کا نام نہ لیا تو غیر مقلدین حضرات جو جواب بخاری کی ان روایات کا دیں گے جن میں ابراہیم ہے اور عن سے روایت کی ہے وہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لیں۔ غیر مقلدین کی مشہور کتاب (الرسائل) میں اس حدیث پر یہ اعتراض بھی کیا گیا ہے کہ اس کی سند مین حمانی مجہول ہے۔ حالانکہ یہ راوی حمانی مجہول نہیں ہے بلکہ ثقہ ہے۔

پھر بھی ہم وہ سند پیش کر دیتے ہیں جس میں یہ راوی حمانی نہیں ہے اور وہ سند امام بخاری علیہ الرحمہ کے استاد کی سند ہے ملاحظہ کیجئے۔

marfat.com

''حدثنا یحییٰ بن آدم عن حسن بن عیاش عن عبدالملک بن ابحر عن الزبیر بن عدی عن ابراهیم عن الاسود قال صلیت مع عمر فلم یرفع یدیه فی شیءٍ من صلاته الا حین افتتح الصلوٰة قال عبدالملک ورایت الشعبی و ابراهیم و ابا اسحاق لا یرفعون ایدیهم الا حین یفتتحون الصلوٰة'' (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۷ ج۱)

ترجمہ:۔ ابن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ بیان کیا ہم سے یحییٰ بن آدم نے حسن بن عیاش سے انہوں نے عبدالملک بن ابحر سے انہوں نے زبیر بن عدی سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے اسود نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے رفع یدین صرف نماز شروع کرتے وقت کی پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کیا۔ عبدالملک نے کہا کہ میں نے امام شعبی، ابراہیم اور ابواسحاق کو دیکھا یہ سب حضرات صرف نماز کی ابتداء کے سوا رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

لو جناب! اس سند میں حمانی راوی نہیں ہے جس کو غیر مقلدین نے مجہول کہا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ یہ سند صحیح ثقہ سند ہے جو نہ مانے اس کی اپنی مرضی ہے۔

نوٹ:۔ ترجمہ ابن ترکمانی غیر مقلدین کے ممدوح علامہ عبدالحی صاحب لکھتے ہیں کہ ''علی بن عثمان بن ابراهیم المار دینی علاء الدین الشهیر با بن ترکمانی کان اماماً عالماً شیخاً بارعاً کاملاً محققاً مدققاً متبحراً فی الفنون العقلیة والنقلیه له الید الطولیٰ فی الحدیث والتفسیر'' کہ ابن ترکمانی علیہ الرحمہ امام عالم زاہد کامل محقق مدقق متبحر ہیں علوم عقلیہ ونقلیہ میں اور آپ حدیث اور تفسیر میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ (فوائد البھیہ ص ۱۲۳) بعد چند سطور امام سیوطی

marfat.com

علیہ الرحمہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''کان اماماً فی الفقه والاصول والحدیث '' کہ آپ فقہ، اصول، حدیث میں امام ہیں۔ (فوائد البہیمہ ص۱۲۳)

امام ابوالفضل مکی ذیل طبقات الحفاظ میں فرماتے ہیں ''ابن ترکمانی علی بن عثمان بن ابراهیم بن مصطفی ماردینی حنفی قاضی القضاة امام علامه حافظ علاؤ الدین ..... روی عنه شیخنا الحافظ ابو الفضل العراقی سمع علیه صحیح البخاری وله تالیف حسنة مفیدة .... و ذکره شیخنا زین الدین العراقی فی ذیله علی ذیل العبر للذهبی فقال شیخنا الامام العلامة الحافظ قاضی القضاة علاؤ الدین علی بن عثمان بن مصطفی بن عثمان الترکمانی و ذکر له ترجمه رحمه الله علیه'' (ذیل طبقار الحفاظ لابی الفضل المکی ص۸٦ ج۵)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ امام علامہ ابن ترکمانی علیہ الرحمہ حافظ الحدیث امام عراقی کے استاذ الحدیث ہیں اور امام عراقی نے آپ کو امام علامہ حافظ قاضی القضاۃ کے لقب سے ملقب کیا ہے اور ابو الفضل مکی علیہ الرحمہ نے بھی آپ کو امام علامہ حافظ اور صاحب تالیفات حسنہ اور مفیدہ فرمایا ہے یعنی آپ کی کتابیں بڑی عمدہ اور مفید ہیں۔ اتنے بڑے امام نے حضرت عمر کی ترک رفع یدین کی حدیث کو جوہر نقی میں صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر ۲۴:

امام ابو بکر عبداللہ بن ابی شیبہ اپنی سند صحیح کے ساتھ حدیث روایت فرماتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے۔

marfat.com

"حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ اِبْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا فِي اَوَّلِ مَا يَفْتَتِحُ" (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۷ ج ۱)

ترجمہ:۔ ابن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ بیان کیا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے مجاہد سے کہ مجاہد نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کبھی رفع یدین کرتے نہیں دیکھا سوائے تکبیر افتتاح کے۔

اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ترک رفع یدین پر عامل تھے اگر رفع یدین ترک نہ کر دیا گیا ہوتا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ ضرور رفع یدین کے ساتھ نماز پڑھتے۔ حضرت مجاہد جو کہ امام التفسیر ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کبھی بھی رفع یدین کرتے نہیں دیکھا سوائے تکبیر افتتاح کے۔ اس حدیث کے تمام راوی صحیح بخاری کے ہیں اسی لئے امام عراقی کے استاد امام علامہ محدث ابن ترکمانی علیہ الرحمہ جوہر نقی علی البیہقی ص ۷۴ ج ۲ پر اس سند کے بارے میں فرماتے ہیں "هٰذَا سَنَدٌ صَحِيْحٌ"

تو قارئین محترم! اس حدیث ابن عمر سے پہلے آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سند صحیح کے ساتھ حدیث پڑھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سوائے تکبیر افتتاح کے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ اسی طرح ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی سوائے تکبیر افتتاح کے رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ جیسا کہ ابھی سند صحیح کے ساتھ حدیث گزری ہے جس کے تمام راوی بخاری شریف کے راوی ہیں۔ تو اگر رفع یدین متروک نہ ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو کہ خلیفہ راشد ہیں۔ آپ کی شخصیت سے یہ کب امید کی جا سکتی تھی کہ آپ رفع یدین نہیں کریں گے۔ پھر آپ کے

marfat.com

صاحبزادے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جو کہ خود رفع یدین کرنے والی حدیث کے راوی ہیں اس کے باوجود آپکا رفع یدین کے بغیر نماز پڑھنا دلیل ہے کہ رفع یدین متروک ہے اور جن روایات میں رفع یدین کا ذکر ہے وہ منسوخیت سے پہلے کا ہے۔

نوٹ:۔ ابوبکر بن عیاش صحیح بخاری کا راوی ہے (دیکھئے بخاری ج۱،ص ۱۸۶،۲۳۲، ۲۶۰،۲۶۳،۲۷۴، ۴۹۶) اگر ابوبکر بن عیاش کو ضعیف کہو گے تو بخاری شریف کی اتنی روایات کا کیا ہوگا جن میں ابوبکر بن عیاش ہے۔"**فافهم وتدبر**"

حصین بن عبدالرحمٰن بھی صحیح بخاری کا راوی ہے۔(دیکھئے بخاری شریف ج۲،ص ۷۲۵)

اور امام مجاہد تو وہ بالاتفاق ثقہ ثبت حجت ہیں اور صحاح ستہ کے راوی ہیں اور خود امام ابوبکر بن ابی شیبہ بخاری کی تیس سندوں میں مذکور ہیں اور مسلم شریف کی پندرہ سو سے زائد سندوں میں مذکور ہیں تو معلوم یہ ہوا کہ اس حدیث کی سند بخاری کی سند ہے اور صحیح ہے۔ جو اس سند کو صحیح نہیں مانتا حقیقت میں وہ بخاری کی ان روایات کا منکر ہے جن سندوں میں یہ راوی ہیں۔"**فافهم و تدبر**"

حدیث نمبر ۲۵:۔

امام المحدثین امام جلیل طحاوی علیہ الرحمہ اپنی سند ثقہ کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔

"**حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمْ یَکُنْ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِلَّا فِی التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی مِنَ الصَّلٰوۃِ**" (طحاوی شریف ص ۱۶۳، ج۱

marfat.com

مکتبہ حقانیہ ملتان)

ترجمہ:۔ امام ابوجعفر طحاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بیان کیا ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا بیان کیا ہم سے احمد بن یونس نے کہا بیان کیا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے انہوں نے حصین سے انہوں نے مجاہد سے کہ امام مجاہد نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے نماز میں رفع یدین نہیں کیا سوائے پہلی تکبیر کے۔

امام ابوجعفر طحاوی علیہ الرحمہ اس حدیث کے پہلے روای ہیں۔ دوسرے راوی ہیں ابن ابی داؤد۔ ان کے متعلق ابن حجر عسقلانی لسان المیز ان ص ۲۷۶، ج ا پر فرماتے ہیں ''کَانَ مِنَ الْحُفَّاظِ الْمُکْثِرِیْنَ ''یعنی آپ حافظ حدیث ہیں اور کثرت سے روایت کرنے والے ہیں۔ اس سند کے تیسرے راوی احمد بن یونس ہیں اور یہ بخاری شریف کے راوی ہیں (دیکھئے بخاری شریف ص ۷۲۵، ج ۲) ابو بکر بن عیاش، حصین بن عبدالرحمٰن بھی بخاری شریف کے راوی ہیں۔ بخاری کے اسی مذکورہ صفحہ پر یہ سند اس طرح ہے ''حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ حُصَیْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ''

تو یہ بات واضح ہوگئی کہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ جو ترک رفع یدین پر صریح ہے یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمہ کی شرط کے مطابق صحیح ہے کیونکہ اس کی ساری سند بخاری شریف والی ہے اگر یہ راوی بخاری میں ثقہ ہیں تو یہاں بھی ثقہ ہیں اگر یہاں ثقہ نہیں تو پھر بخاری میں بھی ان کو ثقہ نہ مانو۔ ''یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً''

marfat.com

نوٹ:۔ امام ابو جعفر طحاوی کا پورا نام اس طرح ہے احمد بن محمد بن سلامہ۔ مفید تصنیفات اور قیمتی فوائد کے مالک ہیں یہ حدیث کی روایت میں ثقہ، ثبت، فقیہ، عاقل ہیں اور اپنے بعد اپنی مثل نہ چھوڑا۔ (تذکرۃ الحفاظ ص ۲۱ ج ۳)

اب ذہبی کے بعد غیر مقلدین کا ممدوح علامہ عبدالحی لکھنوی کی زبانی امام طحاوی کا ترجمہ سنئے۔ آپ اپنی کتاب فوائد البھیہ میں فرماتے ہیں کہ احمد بن محمد بن سلامہ ابو جعفر طحاوی امام جلیل القدر ہیں اور آفاق میں مشہور ہیں ''و کان اماما فی الاحادیث والاخبار و سمع الحدیث من کثیر '' کہ آپ حدیث و اخبار میں امام ہیں اور آپ نے کثیر احادیث کا سماع کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔اور علامہ سیوطی علیہ الرحمہ نے آپ کا ذکر حسن المحاضرہ فی اخبار مصر القاہرہ میں کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ آپ امام ثقہ ثبت فقیہ ہیں اور اپنے بعد اپنی مثل نہ چھوڑا۔۔۔۔۔۔اور انساب سمعانی میں ہے کہ آپ امام ثقہ فقیہ عاقل ہیں اور اپنے بعد اپنی مثل نہ چھوڑا۔ (فوائد البھیہ ص ۳۱، ۳۲، ۳۳ مکتبہ خیر کثیر آرام باغ کراچی)

حدیث نمبر ۲۶:

جس طرح امام مجاہد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ترک رفع یدین کی روایت کی ہے اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہ سے آپ کے ایک اور شاگرد عبدالعزیز بن حکیم بھی ترک رفع یدین کی روایت کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔ امام محمد علیہ الرحمہ موطا امام محمد میں فرماتے ہیں۔

''قال محمد اخبرنا محمد بن ابان ابن صالح عن عبدالعزیز بن حکیم قال رایت ابن عمر یرفع یدیه حذاء اذنیه فی اول تکبیرة

marfat.com

افتتاح الصلوٰۃ ولم یر فعھما فیما سوی ذلک''

(موطا امام محمد ص ۹۰ مطبوعہ سعید ایچ ایم کمپنی کراچی)

ترجمہ:۔ کہا خبر دی ہم کو محمد بن ابان بن صالح نے انہوں نے عبدالعزیز بن حکیم سے عبدالعزیز بن حکیم نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ پہلی تکبیر کے وقت کانوں کے برابر رفع یدین کرتے تھے پھر کسی جگہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔تو اس سند میں عبدالعزیز بن حکیم مجاہد کا متابع بھی موجود ہے حالانکہ اس حدیث کو متابعت کی حاجت نہیں کیونکہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اس کی سند بخاری شریف والی ہے اور صحیح ہے تاہم متابعت سے اور بھی تقویت حاصل ہوتی ہے اس سند میں محمد بن ابان بن صالح پر کلام ہے۔

نوٹ:۔ محمد بن ابان بن صالح پر اگر چہ آئمہ نے جرح کی ہے لیکن وہ مضر نہیں کیونکہ یہ حدیث بطور متابعت پیش کی ہے اور غیر مقلدین نے توضیح الکلام اور کئی کتب میں یہ تسلیم کیا ہے کہ ضعیف سند متابعت کو مضر نہیں۔ پھر جب کہ محمد بن ابان بن صالح کوفی ہیں اور امام محمد بن حسن شیبانی بھی کوفہ کے رہنے والے تھے تو اگر یہ راوی ان کی نظر میں اس قابل نہ ہوتا تو آپ ہرگز اس سے احتجاج نہ کرتے۔۔۔۔۔۔ ابن عدی نے کامل ص ۲۹۶ ج ۷ پر کہا کہ محمد بن ابان کی حدیث لکھی جائے گی اس کے ضعف کے باوجود۔

حدیث نمبر ۲۷:۔

امام مالک علیہ الرحمہ کے شاگرد رشید فقیہ مجتہد محدث امام عبدالرحمٰن بن قاسم مدونۃ الکبرٰی میں فرماتے ہیں۔

marfat.com

"وکیع عن ابی بکر بن عبداللہ بن قطاف النھشلی عن عاصم بن کلیب عن ابیہ ان علیا کان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلوٰۃ ثم لا یعود" (مدونۃ الکبریٰ ص ۶۹ ج ۱ مطبوعہ مصر، مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۶ ج ۱)

ترجمہ:۔ امام وکیع نے ابوبکر بن عبداللہ بن قطاف نہشلی سے روایت کی ہے انہوں نے عاصم بن کلیب۔ سے انہوں نے اپنے باپ کلیب سے کہ بے شک حضرت علی رضی اللہ عنہ رفع یدین کرتے تھے جب نماز شروع کرتے تھے پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

اس روایت سے واضح ہو گیا کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ بھی نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے سوائے پہلی تکبیر کے، اگر یہ رفع یدین ترک نہ کی گئی ہوتی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کبھی بھی رفع یدین نہ چھوڑتے۔ حالانکہ آپ خود رفع یدین کی ایک حدیث کے راوی ہیں۔ تو آپ کا رفع یدین نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اسکو چھوڑ دیا گیا تھا اور نہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے خلاف سنت کام کا سوچا بھی نہیں جا سکتا تو اگر رفع یدین باقی ہوتی تو آپ ضرور رفع یدین کے ساتھ نماز پڑھتے۔ اور اسی حدیث کو امام کبیر امام طحاوی علیہ الرحمہ نے شرح معانی الآثار المعروف طحاوی شریف میں بھی روایت کیا ہے۔ (دیکھئے طحاوی شریف ص ۱۶۳ ج ۱ مکتبہ حقانیہ ملتان)

حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ اس سند طحاوی کے متعلق فرماتے ہیں "ورجالہ ثقات" (الدرایہ فی تخریج احادیث الھدایہ ص ۱۵۲ ج ۱) کہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

حافظ ابن حجر کی توثیق کے بعد اب غیر مقلدین کو اس حدیث پر اعتراض کا

marfat.com

حق تو نہیں تھا لیکن کیا کریں ضد بڑی بری بلا ہے۔ اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس کی سند میں ابو بکر بن عبداللہ بن قطاف نہشلی ہے جو کہ ضعیف ہے۔ حالانکہ یہ راوی ثقہ ہے ضعیف نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ہم اس حدیث علی رضی اللہ عنہ کی وہ سند پیش کر دیتے ہیں جس میں ابو بکر بن عبداللہ بن نہشلی موجود نہیں ہے وہ سند انتہائی درجہ کی اعلیٰ سند ہے اہل بیت کرام کی سنہری سند ہے۔ لو جناب ملاحظہ فرمائیں۔ وہ سند یہ ہے۔

''حضرت سیدنا زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اپنی مسند میں اسی سند کے ساتھ یعنی اپنے باپ علی بن حسین سے اور وہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ **سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنه**

''اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى اِلٰى فُرُوْعِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا حَتّٰى يَقْضِيَ صَلٰوتَهٗ'' (مسند امام زید ص ۹۰)

ترجمہ:۔ بلاشبہ آپ پہلی تکبیر میں کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھاتے تھے پھر نہیں اٹھاتے تھے حتی کہ اپنی نماز پوری کر لیتے۔ یہ سنہری سند ہے جس کے تمام راوی جرح وقدح سے بالاتر ہیں۔ امام زید رضی اللہ عنہ ۱۲۲ھ میں شہید ہوئے آپ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں اور حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے چچا محترم ہیں اور حضرت سیدنا امام حسین عالی مقام رضی اللہ عنہ کے پوتے اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے ہیں۔ ابن حجر عسقلانی نے تہذیب التہذیب میں آپ کی ثقات بیان کی ہے۔

لو جناب! اب اس سند عالی میں نہ تو ابو بکر بن عبداللہ نہشلی ہے جس کی بنا پر آپ حدیث کا انکار کریں اور نہ ہی کوئی ضعیف راوی۔

marfat.com

غیر مقلدین کے ممدوح علامہ شوکانی نے اپنی کتاب نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار ص۱۸۳ ج ۲ پر امام زید کے مسند کا ذکر بھی کیا ہے جس کا دوسرا نام المجموع بھی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ غلام احمد حریری نے بھی امام زید کے مسند کا ذکر کیا ہے (دیکھئے تفسیر و مفسرون ص ۴۸۵)

حدیث نمبر ۲۸:۔

امام بخاری و مسلم کے استاذ الحدیث امام ابن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں۔

''حدثنا یحییٰ بن سعید عن اسماعیل قال کَانَ قَیْسٌ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اَوَّلَ مَا یَدْخُلُ فِی الصَّلٰوۃِ ثُمَّ لَا یَرْفَعُھُمَا''

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۶ ج ۱)

ترجمہ:۔ بیان کیا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے اسماعیل سے اسمٰعیل نے کہا کہ حضرت قیس رضی اللہ عنہ رفع یدین کرتے جب نماز شروع کرتے تھے پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ امام ذہبی کے ایک قول کے مطابق آپ صحابی ہیں اور آپ صرف نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرتے تھے دوبارہ نہیں کرتے تھے اور اگر دوسرے قول کے مطابق آپ کو تابعی ہی مان جائے تو پھر بھی دلیل ہے کیونکہ آپ کبار تابعی ہیں یعنی سیدنا امیر المؤمنین امام المتقین خلیفہ بلا فصل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور خلیفہ راشد سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں اگر آپ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رفع یدین کرتے دیکھتے تو آپ ضرور رفع یدین کرتے مگر آپ ترک رفع یدین کے قائل ہیں معلوم ہوا کہ آپ کے اساتذہ یعنی صحابہ کرام

marfat.com

رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ترک رفع یدین کے قائل ہیں اور جو احادیث رفع یدین کی ہیں وہ منسوخ ہونے سے پہلے کی ہیں۔ اللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

نوٹ:۔ **قیس بن ابی حازم** آپ کے متعلق امام ذہبی لکھتے ہیں کہ آپ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حجرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں اور آپ ثقہ، حجت ہیں۔ قریب ہے کہ آپ صحابی ہوں ابن معین اور تمام لوگوں نے آپ کو ثقہ کہا ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۳۹۲ ج ۳)

حدیث نمبر ۲۹:۔

امام ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں کہ

"حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَ اُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ عَبْدِاللّٰهِ وَ اَصْحَابُ عَلِيٍّ لَا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ اِلَّا فِي اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ" (ابن ابی شیبہ ص ۲۳۶ ج ۱)

ترجمہ:۔ بیان کیا ہم سے وکیع اور اسامہ نے ان دونوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحاق سے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے تمام شاگرد صرف نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔ اس حدیث کے متعلق علامہ ابن ترکمانی جوہر نقی میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند صحیح جلیل ہے۔ (جوہر نقی علی البیہقی ص ۷۹ ج ۲)

اس پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ اس کی سند میں ابو اسحاق سبیعی ہے جو کہ ضعیف ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بالکل غلط بات ہے کہ یہ راوی ضعیف ہے بلکہ یہ ثقہ ہے اور کتب رجال میں ان کی کافی ثقات موجود ہے پھر امام دار قطنی نے اپنی سنن

marfat.com

میں صحت حدیث کا التزام کیا ہے اور دارقطنی نے کتنی ہی حدیثوں کو صحیح کہا ہے۔ جن کی اسناد میں یہی راوی ابواسحاق ہے (دیکھئے مثلاً دارقطنی ص۲۴۹ ج ا پر)

تو معلوم ہوا کہ امام دارقطنی کے نزدیک ابواسحاق کی حدیث صحیح ہے اسی لئے علامہ ابن ترکمانی جو کہ حافظ عراقی کے استاذ الحدیث ہیں اور حدیث، تفسیر، فقہ، اصول میں ید طولیٰ رکھنے والے ہیں۔ انہوں نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ حوالہ اوپر مذکور ہو چکا، تو اگر رفع یدین باقی ہوتی یعنی نہ چھوڑ دی گئی ہوتی تو حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے شاگرد کیوں رفع یدین چھوڑتے۔

نوٹ:۔ شیخ مجدی حسن نے بھی دارقطنی کے ذیل میں ابواسحاق کی حدیث کو صحیح کہا ہے (دارقطنی ص۲۴۹ ج۱)

حدیث نمبر ۳۰:۔

امام ابن ابی شیبہ اپنی سند صحیح کے ساتھ روایت فرماتے ہیں۔

''حدثنا ابن فضیل عن عطاء عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قَالَ لَا تُرْفَعُ الْاَیْدِی اِلَّا فِی سَبْعِ مَوَاطِنَ وَاِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَاِذَا رَاَی الْبَیْتَ وَعَلَی الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَفِی عَرَفَاتٍ وَفِی جَمْعٍ وَعِنْدَ الْجِمَارِ''

(ابن ابی شیبہ ص۲۳۶، ۲۳۷ ج۱)

ترجمہ:۔ بیان کیا ہم سے ابن فضیل نے انہوں نے عطاء سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے کہ آپ نے فرمایا رفع یدین نہ کیا جائے سوائے سات مقامات کے۔ (۱) نماز شروع کرتے وقت (۲) اور بیت اللہ کی زیارت کے وقت (۳) اور صفا پہاڑی پر (۴) اور مروہ پر (۵) اور وقوف عرفہ کے وقت (۶) اور

marfat.com

وقوف مزدلفہ کے وقت (۷) اور رمی جمار کے وقت۔

یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے جس کی سند صحیح ہے اور آپ نے رفع یدین کے مقامات بیان کیے ہیں کہ رفع یدین کہاں کہاں کیا جائے گا جس میں نماز کا ذکر بھی ہے باقی چھ مقام حج میں، تو نماز کے متعلق رفع یدین کا ذکر آپ نے صرف پہلی بار کا کیا ہے یعنی نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کی جائے گی۔ مگر آپ نے رکوع و سجود والی رفع یدین کا ذکر بالکل نہیں کیا اگر رکوع کے وقت رفع یدین ہوتا تو آپ ضرور اس کا ذکر کرتے مگر آپ نے صرف ابتداء کا ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ جن روایات میں رفع یدین کا ذکر ہے وہ متروک ہیں یعنی نسخ سے پہلے کا ہے جیسا کہ امام جلیل استاذ المحدثین امام طحاوی علیہ الرحمہ نے شرح معانی الآثار میں وضاحت کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس حدیث کو مرفوع بھی بیان کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔ امام جلیل حدیث کے بہت بڑے امام طبرانی علیہ الرحمہ اپنی معجم کبیر ص۶۰۶ ج۱۱ پر فرماتے ہیں۔

حدیث نمبر ۲۱:

کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لَا تُرْفَعُ الْاَيْدِي اِلَّا فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ، حِيْنَ يُفْتَتَحُ الصَّلٰوةُ وَحِيْنَ يَدْخُلُ مَسْجِدَ الْحَرَامِ فَيَنْظُرُ اِلَى الْبَيْتِ وَحِيْنَ يَقُوْمُ عَلَى الصَّفَا وَحِيْنَ يَقُوْمُ عَلَى الْمَرْوَةِ وَحِيْنَ يَقِفُ مَعَ النَّاسِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَ بِجَمْعٍ وَلَا الْمَقَامَيْنِ حِيْنَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ" (معجم طبرانی کبیر ص ۳۰۵ ج ۱۱ بحوالہ

marfat.com

نزل الابرار ص ۴۴، نصب الرایہ ص ۳۹۰ ج ۱)

ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رفع یدین نہ کیا جائے مگر سات مقامات میں (۱) جب نماز شروع کی جائے (۲) اور جب مسجد حرام میں داخل ہوتے ہوئے نظر بیت اللہ شریف پر پڑے (۳) اور جب صفا (۴) اور مروہ پہاڑی پر کھڑا ہو (۵) اور عرفہ میں بعد از زوال جب لوگوں کے ساتھ وقوف کرے (۶) اور مزدلفہ میں وقوف کے وقت (۷) اور جمرتین کی رمی کرتے وقت۔

غیر مقلدین کا محدث علامہ نواب صدیق حسن خان کہتے ہیں ''من حدیث ابن عباس بسند جید'' (نزل الابرار ص ۴۴) کہ اس حدیث ابن عباس کی سند بڑی عمدہ ہے۔ غیر مقلدین اس پر ایک اعتراض یہ بھی کرتے ہیں کہ اس کی سند میں محمد بن ابی لیلیٰ موجود ہے جس پر جہت حفظ سے کلام ہے۔ تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ جرح و تعدیل کے امام علامہ ذہبی علیہ الرحمہ محمد بن ابی لیلیٰ کی حدیث کو درجہ حسن کی حدیث قرار دیتے ہیں (دیکھئے تذکرۃ الحفاظ ص ۱۲۹ ج ۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

حدیث نمبر ۳۲:۔

امام ابن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں۔

''حدثنا وکیع عن مسعر عن ابی معشر عن ابراھیم عَنْ عَبْدِاللّٰہِ انہ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی اَوَّلِ مَا یَسْتَفْتِحُ ثُمَّ لَا یَرْفَعُھُمَا''

(ابن ابی شیبہ ص ۲۳۶ ج ۱)

ترجمہ:۔ بیان کیا ہم سے وکیع نے مسعر سے انہوں نے ابو معشر سے انہوں نے

marfat.com

ابراہیم (نخعی) علیہ الرحمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ آپ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔تو معلوم ہوا کہ رفع یدین متروک ہے یعنی رکوع والی رفع یدین ۔اگر یہ رفع یدین متروک نہ ہوتی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کیوں چھوڑتے۔آپ کے شاگرد کیوں رفع یدین ترک کرتے۔حضرت ابن عمر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے جب چھوڑ دیا تو احناف کثرھم اللہ تعالیٰ نے بھی رکوع جاتے وقت سر اٹھاتے وقت کی رفع یدین چھوڑ دی۔

حدیث نمبر ۳۳:۔

امام ابن ابی شیبہ اپنی سند ثقہ کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

"حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ اَشْعَثٍ عَنِ الشَّعْبِي اَنَّهُ كَانَ يُرْفَعُ يَدَيْهِ فِي اَوَّلِ التَّكْبِيرِ ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا" (ابن ابی شیبہ ص ۲۳۶ ج ۱)

ترجمہ:۔ بیان کیا ہم سے ابن مبارک نے انہوں نے اشعث سے انہوں نے امام شعبی سے کہ آپ رفع یدین صرف نماز شروع کرتے وقت کرتے تھے پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

امام شعبی وہ جلیل القدر تابعی ہیں جن کو پانچ سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔

قارئین محترم! دیکھا آپ نے کہ پانچ سو صحابہ کی زیارت کرنے والا جلیل القدر امام رفع یدین کا قائل نہیں بلکہ ترک رفع یدین کا عامل ہے اگر آپ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو رفع یدین کرتے دیکھا ہوتا یا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں

marfat.com

مروج ہوتا تو اتنا بڑا امام رفع یدین کے بغیر نماز نہ پڑھتا۔ معلوم ہوا کہ جن احادیث میں رفع یدین کا ذکر ہے وہ منسوخ ہیں جیسا کہ نسخ پر پہلے شروع میں مرفوع احادیث درج ہو چکیں ہیں۔ اللہ ورسول اعلم بالصواب۔

حدیث نمبر ۳۴:۔

امام طحاوی علیہ الرحمہ اپنی سند ثقہ کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ

''حدثنی ابن ابی داؤد قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا ابو بکر بن عیاش قال مَا رَأَیتُ فَقِیهاً قطّ یفعَلُه یَرفَعُ یَدَیهِ فِی غَیرِ التَّکبِیرَةِ الاُولیٰ'' (شرح معانی الآثار للطحاوی ص ۱۶۵ ج ا مکتبہ حقانیہ ملتان)

ترجمہ:۔ بیان کیا مجھ سے ابن ابی داؤد نے کہا بیان کیا ہم سے احمد بن یونس نے کہا بیان کیا ہم سے بوبکر بن عیاش نے کہا کہ میں نے کوئی ایسا فقیہ نہیں دیکھا جو کہ رفع یدین کرتا ہو سوائے تکبیر افتتاح کے۔

ابو بکر بن عیاش کا فرمان اس دور کی خوب ترجمانی کرتا ہے کہ رفع یدین متروک ہے۔

حدیث نمبر ۳۵:۔

امام ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ جو کہ جلیل القدر فقیہ اور تابعی ہیں آپ رفع یدین سے منع کرتے تھے اور آپ بخاری شریف کے راوی ہیں۔ امام الآئمہ امام الفقہاء امام ربانی محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمہ کتاب الآثار میں فرماتے ہیں۔

''کذلک بلغنا عن ابراھیم انه قَالَ لَا تَرفَعُ یَدَیکَ فِی شَیءٍ مِّن صَلَاتِکَ بَعدَ المَرَّةِ الاُولیٰ'' (کتاب الآثار ص ۱۷ مطبوعہ الرحیم اکیڈمی)

marfat.com

ترجمہ:۔ امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات اسی طرح پہنچی ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ تو رفع یدین نہ کر اپنی نماز میں پہلی تکبیر کے بعد۔

نوٹ:۔ امام ابوبکر بن عیاش صحیح بخاری شرف کا راوی ہے دیکھئے گذشتہ ص پر حاشیہ۔

امام ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ صحیح بخاری کے راوی ہیں۔

اسی روایت کو امام بخاری و مسلم کے استاذ الحدیث امام ابن ابی شیبہ باسند روایت کرتے ہیں۔

"حدثنا هشيم قال اخبرنا حصين و مغيرة عن ابراهيم اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا كَبَّرْتَ فِي فَاتِحَةِ الصَّلٰوةِ فَارْفَعْ يَدَيْكَ ثُمَّ لَا تَرْفَعْهُمَا فِيْمَا بَقِيَ" (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۶ ج ۲)

ترجمہ:۔ بیان کیا ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو حصین اور مغیرہ نے انہوں نے ابراہیم (نخعی) سے کہ آپ نے فرمایا جب تو تکبیر کہے نماز کی ابتداء میں تو رفع یدین کر پھر اس کے بعد باقی نماز میں کسی جگہ رفع یدین نہ کر۔

اسکی دوسری سند یہ ہے امام ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں۔

"حدثنا ابو بكر بن عياش عن حصين و مغيرة عن ابراهيم قال لَا تَرْفَعْ يَدَيْكَ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِي الْاِفْتِتَاحِ الْاُوْلٰى"

(ابن ابی شیبہ ص ۲۳۶ ج ۲)

ترجمہ:۔ بیان کیا ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے حصین اور مغیرہ دونوں سے روایت کی انہوں نے امام ابراہیم نخعی سے کہ آپ نے فرمایا کہ نہ رفع یدین کر تو نماز میں سوائے پہلی تکبیر کے۔

marfat.com

حدیث نمبر۳۶:۔

"عَنْ عَبَّادِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي اَوَّلِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا فِي شَيْءٍ حَتّٰى يَفْرُغَ"

(اخرجہ البیہقی فی الخلافیات بحوالہ الدرایہ فی تخریج احادیث ہدایہ ص۱۵۲)

ترجمہ:۔ حضرت عباد بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے پھر نماز سے فارغ ہونے تک کسی جگہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

قارئین کرام! یہ چند روایات ترک رفع یدین کی میں نے پیش کی ہیں جو کہ صحیح، ثقہ روایات ہیں اور ترک رفع یدین پر صریح ہیں تو یہ بات واضح ہوگئی کہ ترک رفع یدین پر سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ تنہا نہیں بلکہ آپ کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین کرام علیہم الرضوان کی اور کئی آئمہ کرام کی زبردست حمایت حاصل ہے تو معلوم ہوا کہ رفع یدین صرف نماز شروع کرتے وقت کرنا چاہیے پھر رکوع کرتے وقت اور سر اٹھاتے وقت بالکل نہیں کرنا چاہیے۔ طوالت کے خوف سے انہیں روایات پر اکتفا کرتا ہوں۔ اس موضوع پر فقیر کی مفصل کتاب زیر طبع ہے اس میں کافی شرح وسط سے یہ مسئلہ بیان کیا ہے۔

اس مسئلہ پر غیر مقلدین سے ایک سوال

(الف) کیا کوئی ایسی حدیث صحیح مرفوع، متصل، غیر مضطرب، غیر مجروح ہے جس میں یہ موجود ہو کہ رکوع جاتے وقت رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تیسری رکعت کی ابتداء میں رفع یدین کرنا سنت ہے، سنت کا لفظ متن حدیث سے ہو۔

marfat.com

(ب) کیا کوئی ایسی حدیث صحیح مرفوع، متصل غیر مضطرب موجود ہے جس میں یہ فرمان ہو کہ حضور ﷺ نے اپنے وصال شریف تک رفع یدین کیا ہے۔

(ج) کیا کوئی ایسی حدیث صحیح، مرفوع، متصل، غیر مضطرب موجود ہے جس میں یہ فرمایا گیا ہو کہ رفع یدین عندالرکوع و بعدالرکوع نماز کی زینت ہے۔

(د) کیا کوئی ایسی حدیث صحیح، مرفوع، متصل، غیر مضطرب موجود ہے جس میں یہ فرمایا گیا ہو کہ جو رفع یدین عندالرکوع نہ کرے اس کی نماز باطل یا ناقص ہے۔

(ہ) کیا خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کا فرمان بسند صحیح، موجود ہے کہ جو رفع یدین نہ کرے اس کی نماز ناقص ہے۔

(و) کیا کوئی ایسی حدیث صحیح، متصل، مرفوع موجود ہے جس میں یہ موجود ہو کہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو بھی رکوع اور بعد الرکوع اور تیسری رکعت کی ابتداء میں رفع یدین کرنے کا حکم فرمایا ہو۔

(ز) کیا کوئی ایسی حدیث صحیح، مرفوع، متصل، غیر مجروح موجود ہے جس میں یہ فرمایا گیا ہو کہ رکوع والی رفع یدین کرنے سے اتنا، اتنا ثواب ہے۔ (بینوا و توجروا) اللہ و رسولہ اعلم بالصواب۔

نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا

قرآن و احادیث میں اہل ایمان کو بار بار ذکر اللہ کی طرف متوجہ کیا گیا ہے اور قرآن مجید نے ذکر اللہ کو اہل ایمان کے دلوں کا اطمینان قرار دیا ہے اور ذکر اللہ کرنے والوں کو کامیابی کی بشارت سنائی گئی اور اہل ایمان کو حکم ہوتا ہے کہ تم کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو تا کہ تمہاری فلاح ہو۔ ذکر الٰہی کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی بے

marfat.com

شمار رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ گناہ معاف ہوتے ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔

ذکر کی دو قسمیں ہیں

(۱) ذکر بالجہر یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا۔

(۲) ذکر خفی یعنی آہستہ چپکے سے ذکر کرنا۔ ذکر خفی میں تو کسی کا اختلاف نہیں البتہ بعض لوگ ذکر بالجہر پر اعتراض کرتے ہیں۔ خصوصاً فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے پر۔

ذکر بالجہر کے تین درجے ہیں۔ ۱۔ ادنیٰ ۲۔ متوسط ۳۔ ذکر بالجہر مفرط۔ ان تینوں میں ذکر بالجہر مفرط کو مکروہ کہا گیا ہے۔ باقی دو درجے بلا شک وشبہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت ہیں۔

غیر مقلدین کا ممدوح علامہ عبدالحی لکھنوی صاحب فرماتے ہیں کہ لہٰذا ادنیٰ جہر یہ ہے کہ آپ کی آواز کوئی اور سن رہا ہو خواہ سننے والا ایک ہی ہو اور ادنیٰ سر یہ ہے کہ اپنے آپ کو آواز سنائی دے صرف تصحیح حروف نہ ہو یہی بات صحیح ہے۔ (سباحۃ الفکر فی الجہر بالذکر ص ۲۷ مترجم) اور متوسط درجہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالے۔ تو یہ دونوں بلا شک وشبہ جائز و مستحسن ہیں اور بلند آواز سے ذکر کی آیات و احادیث مبارکہ موجود ہیں۔

آیت نمبر ۱:۔

قرآن کریم میں ارشاد فرمایا۔

''فاذکروا اللہ کذکرکم آبائکم او اشد ذکرا''

marfat.com

ترجمہ:۔ اللہ کا ذکر کرو جیسے تم اپنے آباء کا ذکر کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ۔

زمانہ جاہلیت میں کفار کا طریقہ یہ تھا کہ وہ حج سے فارغ ہونے کے بعد بیت اللہ کے سامنے کھڑے ہوتے اور اپنے باپ دادوں کے کارناموں کو فخر کے ساتھ بیان کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بجائے باپ دادوں کے ذکر کے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو اور عقل والوں پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ لوگوں کو سنانے کے لئے جو ذکر ہو گا وہ بلند آواز سے ہی ہو گا۔ تو اس آیہ مبارکہ سے بلند سے ذکر کرنے کا جواز ثابت ہوا۔ امام المحدثین شیخ العلماء البرکت رسول اللہ فی الہند حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

"دیگر آنکہ جهر مذکور مشروع است بے شبہ ۔۔۔۔۔ از ادلہ آنست قول حق سبحانہ و تعالیٰ کذکرکم آبائکم"
(اشعۃ اللمعات ص ۲۷۸ ج ۲)

ترجمہ:۔ جان لو کہ ذکر بالجہر بلاشبہ جائز ہے اور اس کے دلائل میں سے اللہ سبحانہ کا فرمان ہے "کذکرکم آبائکم"

آیت نمبر ۲:۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

"فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ"

ترجمہ:۔ پس جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے۔

marfat.com

سید المفسرین حبر الامہ ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں ''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهٖ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ قَالَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَالْغِنٰى وَ الْفَقْرِ وَالسُّقْمِ وَالصِّحَّةِ وَالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ''

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ رات اور دن میں دریا اور خشکی میں سفر اور حضر میں فراغت اور تنگدستی میں بیماری اور صحت میں آہستہ اور بلند آواز سے اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

(تفسیر درمنثور ص ۲۱۴ ج ۲، احیاء العلوم)

آیت نمبر ۳:۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

''فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ''

ترجمہ:۔ تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں ذکر کرنے کا حکم دیا ہے اور ذکر کو کسی حالت یعنی آہستگی یا بلند آواز کے ساتھ خاص نہیں کیا اور مقید نہ کرنا اس کے عموم و اطلاق کو ظاہر کرتا ہے اور قانون یہ ہے کہ مطلق اپنے اطلاق پر رہتا ہے۔ اب اگر کوئی ذکر بالجہر کرے تو بھی یہ آیت اس کو شامل ہے اور اگر کوئی آہستہ کرے تو بھی اس کو شامل ہے۔

اب ذکر بالجہر پر چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔ صرف ترجمہ پر ہی اکتفا

marfat.com

کیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ا:۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو آہستہ آواز سے نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو بلند آواز سے پڑھ رہے تھے پس جب دونوں حضور کریم ﷺ کے پاس جمع ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اے ابو بکر میں تیرے پاس سے گزرا تیری آواز نماز میں پست تھی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم جس سے میری مناجات تھی میں نے اسے اپنی بات سنا دی پھر نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں تمہارے پاس سے گزرا اور تمہاری آواز بہت بلند تھی۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں سوتوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) تم اپنی آواز کو قدرے بلند کرو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اپنی آواز کو پست کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی، مشکوۃ شریف ص ۱۰۷ ج ۱)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور انور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جہر مفرط سے جہر معتدل کی طرف راجع کیا لیکن جہر کو آپ نے قائم رکھا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو آہستگی سے بلند آوازی کی طرف راجع فریاما۔ چنانچہ فرمایا اے ابو بکر اپنی آواز کو کچھ بلند کرو۔ پس اس فرمان عالی شان میں بلند آوازی کا حکم فرمایا ۔اس کی شرح میں حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ مرقات شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں کہ آواز کو بلند کرو تا کہ سننے والے کو تم سے نفع حاصل ہو اور متلاشیء ہدایت کو ہدایت

marfat.com

حاصل ہو۔(مرقات شرح مشکوٰۃ)

حدیث نمبر ۲:۔

''عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ ''(متفق علیہ، مشکوٰۃ ص ۸۸)

ترجمہ:۔ بخاری ومسلم نے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے اختتام کواللہ اکبر کہنے سے پہچانا کرتا تھا۔

امام المحدثین عاشق رسول البرکت رسول اللہ فی الہند شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں تکبیر سے مراد مطلق ذکر ہے جیسا کہ صحیح بخاری اور مسلم میں ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں نمازوں کے بعد ذکر بالجہر معروف تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اختتام نماز کو ذکر بالجہر سے پہچانتا تھا۔اس کے بعد امام بخاری نے اس حدیث کو ذکر کیا پس معلوم ہوا کہ یہاں تکبیر سے مراد مطلق ذکر ہے۔ صرف ترجمہ پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔(اشعۃ اللمعات ص ۴۱۸ ج ۱)

حضرت امام نووی علیہ الرحمہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ یہ حدیث سلف کے اس مسلک پر دلیل ہے کہ فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا مستحب ہے۔(مسلم مع شرح نووی ص ۲۳۷ ج ۱)

حدیث نمبر ۳:۔

''عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَلَّمَ مِنْ

marfat.com

صَلٰوتِہٖ یَقُوْلُ بِصَوْتِہِ الْاَعْلٰی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ . . .

الخ" (رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص ۸۸)

ترجمہ:۔ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد بلند آواز سے " لاالہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ " کا ذکر فرماتے تھے۔ امام المحدثین سند المحققین البرکت رسول اللہ فی الہند شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں

"ایں حدیث صریح است در جہر بذکر کہ آنحضرت بآواز بلندمی خواند" (اشعۃ اللمعات ص ۴۱۹ ج ۱)

ترجمہ:۔ اور یہ حدیث ذکر بالجہر پر نص صریح ہے کہ رسول اللہ ﷺ ذکر بالجہر کیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر ۴:۔

حضرت امام طبرانی علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ حضرت سعید بن جبیر سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَھَلَّ فِی دُبُرِ الصَّلٰوۃِ " (طبرانی کبیر ص ۳۴۳ ج ۱۱) کہ بے شک نبی ﷺ نماز کے بعد کلمہ (شریف) پڑھتے تھے۔

اس حدیث شریف میں کتنی وضاحت ہے کہ نماز کے بعد نبی ﷺ کلمہ شریف کا ذکر فرماتے تھے۔

حدیث نمبر ۵:۔

امام کبیر نسائی علیہ الرحمہ سند ثقہ سے روایت فرماتے ہیں۔

marfat.com

''عن عبدالرحمن بن البزیٰ عن ابیہ قال کَانَ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلاثًا یَرْفَعُ صَوْتَہٗ بِالثَّالِثَۃِ''

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۲، نسائی شریف)

ترجمہ:۔ عبدالرحمٰن بن البزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد تین بار'' سبحان الملک القدوس '' فرماتے اور تیسری مرتبہ آواز بلند فرماتے۔

اس حدیث مبارکہ کی تشریح میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔'' ودریں حدیث دلیل است بر مشروعیت جہر نہ کر آں ثابت است بے شبہ'' (اشعۃ اللمعات ص ۵۳۷ ج ا)

ترجمہ:۔ اس حدیث میں ذکر بالجہر کے جواز پر دلیل ہے اور وہ بلاشبہ ثابت ہے۔

حدیث نمبر ۲:۔

(ترجمہ پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں پس اگر وہ مجھے اکیلا یاد کرتا ہے تو میں اسے اکیلا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر کرے تو میں اس سے بہتر جماعت میں اس ذکر کرتا ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۶)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اس حدیث کی شرح میں ارشاد فرماتے ہیں۔'' ودرایں حدیث دلیل است بر جواز ذکر

marfat.com

جھر ''(اشعۃ اللمعات ص۱۸۰ ج۲)

ترجمہ:۔ اس حدیث میں ذکر بالجھر کے جواز پر دلیل ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

حدیث نمبر ۷:۔

امام بخاری و مسلم کے استاذ الحدیث امام بوبکر بن ابی شیبہ اپنی سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو کوئی ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت تین بار یہ کلمات پڑھے ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْراً عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الطَّیِّبَاتِ الْمُبَارَکَاتِ '' پھر تین بار کہے ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ''تو اس کی قبر میں نور ہوگا اور پل صراط پر بھی اسے نور دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۲۹ ج ۱۰)

نوٹ:۔ اس حدیث کو سید علی متقی نے کنز العمال ص ۴۰۸ ج ۲ پر ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ اس کی سند حسن ہے۔ (دیکھئے حاشیہ ابن ابی شیبہ ص ۲۲۹ ج ۱۰)

حدیث نمبر ۸:۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ الحاوی للفتاوی میں حاکم اور بیہقی کی شعب الایمان کے حوالہ سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں مجنوں کہیں۔ (الحاوی للفتاوی ص ۳۹۰ ج ۱)

حدیث نمبر ۹:۔

امام بیہقی علیہ الرحمہ نے شعب الایمان میں ابو جوزا سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ منافقین تم کو ریا کار

marfat.com

کہنے لگیں ۔ (الحاوی للفتاوٰی ص ۳۹۰ ج ۱)

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان حدیثوں کی دلالت ذکر بالجہر پر اس وجہ سے ہے کہ لوگوں کا ذکر کرنے والے کو مجنوں یا ریا کار کہنا اسی وقت متصور ہوسکتا ہے جب وہ بلند آواز سے ذکر کررہے ہوں۔

حدیث نمبر ۱۰:۔

علامہ بیہقی نے اپنے سند کے ساتھ ابن ادرع سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں میں ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ جارہا تھا کہ ایک شخص کو مسجد میں بلند آواز سے ذکر کرتے ہوئے دیکھا میں نے عرض کیا حضور (ﷺ) یہ آدمی ریا کار لگتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ آہ وزاری کرنے والا شخص ہے۔

(الحاوی للفتاوٰی ص ۳۹۱ ج ۱)

حدیث نمبر ۱۱:۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ، امام احمد، ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی، ابن ماجہ کے حوالہ سے حدیث صحیح نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم و نے فرمایا ہے جبرئیل میرے پاس آیا اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے صحابہ سے کہو کہ تکبیر بلند آواز سے کہا کریں۔ (الحاوی للفتاوٰی ص ۳۹۱ ج ۱)

حدیث نمبر ۱۲:۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، ابویعلیٰ، ابن حبان اور بیہقی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کریم قیامت کو فرمائیں گے آج مجمع کو پتہ چل جائے گا کہ آج اہل کرم کون ہیں؟ آپ سے عرض کیا گیا یا

marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کون اہل کرم ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو ذکر کی مجالس منعقد کرتے ہیں۔ (سباحۃ الفکر مترجم ص ۵۸ از علامہ عبدالحی لکھنوی صاحب)

حدیث نمبر ۱۳:۔

امام بیہقی علیہ الرحمہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ بھی جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں انہیں آسمان سے پکارنے والا پکارتا ہے تم اب اس حال میں اٹھو کہ تمہیں مغفرت مل گئی ہے۔ (سباحۃ الفکر ص ۵۹ از علامہ عبدالحی لکھنوی صاحب)

تو قارئین کرام! یہ تیرہ احادیث مبارکہ مذکور ہوئیں جن میں بلند آواز سے ذکر کرنے پر جواز و استحباب ہے تو معلوم ہوا کہ نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا صحیح حدیثوں سے ثابت ہے جیسا کہ سابقہ اوراق میں گذر چکا، اور جو منع کرتے ہیں وہ ذکر الٰہی سے منع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پناہ عطا فرمائے۔

نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

قرآن و احادیث میں دعا مانگنے کی بڑی فضیلت آئی ہے اور دعا کرنے کی طرف رغبت دلائی گئی ہے۔ دعا مانگنا عبادت ہے بلکہ عبادت کا مغز ہے۔ بعض لوگ فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے سے منع کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ جب کہ اس کے متعلق کئی احادیث موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک نے اپنے بندوں کو دعا مانگنے کا حکم فرمایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

آیت نمبر ۱:۔ ”وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ

marfat.com

یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِی سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْن"

(سورہ مؤمن پ۲۴ ع۶)

ترجمہ:۔ اور تمہارے پرودگار کا فرمان ہے کہ تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا کو قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری دعا سے تکبر کرتے ہیں جلدی جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ دعا مانگنا رب العالمین وحدہ لاشریک کا حکم ہے اور یہ بھی بیان فرمایا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے میں تکبیر کرتے ہیں یعنی نہیں مانگتے وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔

آیت نمبر۲:۔

"ادعوا ربکم تضرعا وخفیة انه لا یحب المعتدین "(سورۃ الاعراف پ۸ ع۷)

ترجمہ:۔ اپنے رب سے دعا مانگو عاجز ہو کر اور آہستہ بے شک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

اس آیت میں دعا مانگنے کا حکم واضح ہے۔

آیت نمبر۳:۔

"واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلهم یرشدون"

ترجمہ:۔ اور جب آپ سے سوال کریں میرے بندے میرے متعلق تو میں قریب ہوں جواب دیتا ہوں دعا مانگنے والے کی دعا کا جب مجھ سے دعا مانگے تو چاہیے کہ وہ

marfat.com

دعا مانگنے والے میرے حکم کو بھی قبول کریں اور میرے ساتھ ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

اس آیت میں بھی دعا کا حکم واضح ہے اور قبولیت کی بشارت۔منکرین دعا کو نظر نہ آئے تو اس کی اپنی بدبختی ہے۔اب دعا کے متعلق کچھ احادیث بیان کی جاتی ہیں۔ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث نمبر ۱:۔

''عن النعمان بن بشیر عن النبی ﷺ قَالَ الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِی اَسْتَجِبْ لَكُمْ'' (ابوداؤد شریف ص ۲۱۵ ج ۱)

ترجمہ:۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

حدیث نمبر ۲:۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ'' کہ دعا مانگنا عبادت ہے۔

(کنز العمال ص ۱۶۷ ج ۱)

حدیث نمبر ۳:۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا ''اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ'' کہ دعا مانگنا عبادت کا مغز ہے۔(ترمذی شریف ص ۱۷۳ ج ۲)

marfat.com

حدیث نمبر ۴:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''اَشْرَفُ الْعِبَادَةِ الدُّعَاء'' کہ اشرف عبادت دعا ہے۔

(کنز العمال ص ۱۶۷ ج ۱)

حدیث نمبر ۵:۔

جناب مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَ عِمَادُ الدِّيْنِ وَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ'' (کنز العمال ص ۱۶۷ ج ۱) کہ دعا مانگنا مؤمن کا ہتھیار ہے دعا دین کا ستون ہے دعا آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

حدیث نمبر ۶:۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''اَلدُّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ'' کہ دعا تقدیر کو پلٹ دیتی ہے۔ (کنز العمال ص ۱۶۷ ج ۱)

حدیث نمبر ۷:۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''اَلدُّعَاءُ يَرُدُّ الْبَلَاءَ'' کہ دعا بلا کو پھیر دیتی ہے۔

(کنز العمال ص ۱۶۷ ج ۱)

حدیث نمبر ۸:۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے

marfat.com

فرمایا۔ ''اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِی مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اَنْ یَرُدَّھُمَا صِفْرًا'' (ابوداؤد شریف ص ۲۲۵ ج ۱)

ترجمہ:۔ تمہارا پروردگار حیادار کریم ہے اسے شرم آتی ہے کہ اس کا بندہ جب اس کی جانب اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے تو وہ انہیں خالی لوٹا دے۔

حدیث نمبر ۹:۔

امیر المؤمنین امام المتقین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ ''کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ لَمْ یَحُطَّھُمَا حَتّٰی یَمْسَحَ بِھِمَا وَجْھَہٗ'' (ترمذی شریف ص ۱۷۴ ج ۲)

ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ جب دعا میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تو انہیں گرانے سے پہلے اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔

حدیث نمبر ۱۰:۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ''کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ اِبْطَیْہِ'' (مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۶ ج ۱)

ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ دعا میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔

حدیث نمبر ۱۱:۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''اَلْمَسْئَلَۃُ اَنْ تَرْفَعَ یَدَیْکَ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اَوْ نَحْوَھُمَا'' (ابوداؤد شریف ص ۲۲۵ ج ۱)

ترجمہ:۔ دعا مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے بالمقابل یا

marfat.com

اس کے آس پاس تک اٹھاؤ۔

فرض نماز کے بعد دعا مانگنا

حدیث نمبر ۱۲:۔

نماز کے بعد دعا مانگنے سے دعا قبول ہوتی ہے جیسا کہ ایک حدیث شریف میں واضح فرمایا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

''عَنْ اَبِی اُمَامَةَ قَالَ قِیلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْآخِرِ وَ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَاتِ''

(ترمذی شریف ص۱۸۸ ج۲)

ترجمہ:۔ حضرت ابوامام باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ کون سی دعا سب سے زیادہ قبول کی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا رات کے آخر میں اور فرض نماز کے بعد۔

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

حدیث:۔

''عن الفضل بن عباس قال قال رسول الله ﷺ الصلوۃ مثنی مثنی تشهد فی کل رکعتین و تخشع و تضرع و تمسکن و تقنع یدیک یقول ترفعهما الی ربک مستقبلا ببطونهما وجهک و تقول یا رب یا رب ومن لم یفعل ذلک فهو کذا و کذا قال ابو عیسیٰ و قال غیر ابن المبارک فی هذاالحدیث من لم یفعل ذلک فهو

خداج ''(ترمذی ص ۵۰ ج ۱، صحیح ابن خزیمہ ص ۲۲۰ ج ۲، ابن ماجہ ص ۹۵)

ترجمہ:۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نماز دو، دو رکعت ہے۔ تشہد پڑھنا ہے ہر دو رکعت میں اور عاجزی و انکساری کرنا ہے اور مسکینی ظاہر کرنا ہے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے پروردگار کی جانب اس طرح اٹھاؤ کہ ہتھیلیاں تمہارے چہرے کی طرف ہوں اور کہو اے رب اے رب اور جس نے ایسا نہیں کیا اس کی نماز ایسی ہے اور ایسی ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ جس نے ایسا نہیں کیا اس کی نماز ناقص و نامکمل ہے۔

حدیث:۔

حضرت اسود بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔

''صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ الْفَجْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ اِنْحَرَفَ وَ رَفَعَ یَدَیْہِ وَ دَعَا'' (المعجم الکبیر للطبرانی ص ۲۰۲ ج ۲)

ترجمہ:۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو رخ انور موڑا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور دعا کی۔

حدیث:۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ رَفَعَ یَدَیْہِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَھُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَۃَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ خَلِّصِ الْوَلِیْدَ بْنِ الْوَلِیْدِ'' (اخرجہ ابن ابی حاتم معارف السنن ص ۱۲۲ ج ۳)

ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد اپنے ہاتھ اٹھائے اس حال میں کہ رخ انور قبلہ کی طرف تھا پس فرمایا اے اللہ ولید بن ولید کو نجات عطا فرما۔

marfat.com

امام کا منہ پھیر کر بیٹھنا

سلام پھیرنے کے بعد امام کے لئے جائز ہے کہ وہ دائیں طرف منہ کر کے بیٹھے یا بائیں طرف کیونکہ حضور انور ﷺ سے یہ سب چیزیں ثابت ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث:۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ

''کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا صَلّٰی صَلٰوۃً اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ''

(بخاری شریف ص ۱۱۷ ج ۱)

ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھ چکتے تو اپنا رخ انور ہماری طرف پھیر کر بیٹھ جاتے۔

حدیث:۔

آپ ﷺ کا دائیں جانب بیٹھنا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور انور ﷺ کے پیچھے دائیں جانب کھڑا ہونا پسند کرتے تھے کیونکہ حضور انور ﷺ سلام پھیرنے کے بعد دائیں جانب رخ کر کے بیٹھتے تھے۔ (ابوداؤد شریف ص ۱۰۶ ج ۱)

حدیث

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی اپنی نماز میں شیطان کا حصہ نہ بنائے اور یہ سمجھے کہ بس دائیں طرف ہی منہ پھیر کر بیٹھنا ہے۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بائیں طرف رخ انور کر کے بیٹھتے بہت دیکھا

marfat.com

ہے۔ (بخاری شریف ص ۱۱۸ ج ۱)

تو قارئین کرام! یہ چند احادیث مبارکہ دعا کے متعلق درج ہوئی ہیں ان پر عمل کریں اور ڈھیروں ثواب حاصل کمائیں۔ اللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

عورت اور مرد کی نماز میں فرق

نماز جمعہ وعیدین مرد پر فرض ہیں عورت پر نہیں۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۲ ج ۱، ابن ماجہ ص ۹۴)

مرد کیلئے زیادہ ثواب اس میں ہے کہ وہ مسجد میں حاضر ہوکر باجماعت نماز ادا کرے۔مگر عورت کا زیادہ ثواب اس میں ہے کہ وہ اپنے گھر کے اندر وہ بھی کسی گوشے میں نماز ادا کرے۔(مسند امام احمد ص ۲۹۷ ج ۶، ابوداؤد شریف ص ۱۰۰)

مردوں کو سجدہ میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے جدا رکھنے چاہئیں اور عورت کو ملا ہوا۔اسی طرح مرد کی کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں اور عورت کی بچھی ہوئی۔مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا چاہیے اور دائیں پاؤں کی انگلیوں کے بل کھڑا رکھنا چاہئے اور عورتوں کو بائیں سرین کے بل بیٹھنا چاہیے اور دونوں پاؤں دائیں جانب نکال دینے چاہئیں بعض نمازوں مین مرد جہری قرأت کرے گا مگر عورت کبھی بھی جہری قرأت نہیں کرسکتی کیونکہ عورت کی آواز بھی عورت ہے جس پر شواہد موجود ہیں۔چند روایات ملاحظہ فرمائیں جن میں مرد اور عورت کے طریقہ نماز میں فرق کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔

حدیث:۔

حضرت یزید بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''ان رسول اللہ

ﷺ مَرَّ عَلٰی امْرَاَتَیْنِ تُصَلِّیَانِ فَقَالَ اِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ اِلَی الْاَرْضِ فَاِنَّ الْمَرْاَۃَ لَیْسَتْ فِیْ ذٰلِکَ کَالرَّجُلِ" (مراسیل ابوداؤد ص ۸)

ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورت کا حکم اس میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

حدیث:۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور انور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اِذَا سَجَدَتْ اَلْصَقَتْ بَطْنَهَا بِفَخِذَیْهَا کَاَسْتَرِ مَا یَکُوْنُ لَهَا"

(کنز العمال ص ۱۱۷ ج ۴)

ترجمہ:۔ عورت جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں سے چپکا لے اس طرح کہ اس کے لئے زیادہ سے زیادہ پردہ ہو جائے۔

حدیث:۔

حضرت امیر المؤمنین **مولا علی** شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَۃُ فَلْتَحْفِزْ وَ لْتَضُمَّ فَخِذَیْهَا" (المغنی ص ۵۶۲ ج ۱)

ترجمہ:۔ جب عورت نماز پڑھے تو سرین کے بل بیٹھے اور اپنی دونوں رانوں کو ملائے رکھے۔

حضرت عطاء کا فرمان

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عوت کی ایک خاص ہیت ہے جو

marfat.com

مرد کی نہیں۔ (ابن ابی شیبہ ص ۲۳۹ ج ۱)

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کا عمل

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا تکبیر تحریمہ میں ہاتھ یوں اٹھاتیں کہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو کندھوں کے مقابل اٹھاتیں جب نماز شروع کرتیں۔

(ابن ابی شیبہ ص ۲۳۹ ج ۱)

حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ کا فرمان

حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ جب عورت سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں سے چپکائے اور اپنی سرین کو بلند نہ کرے اور اعضاء کو اس طرح دور نہ رکھے جیسے مرد دور رکھتا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۳۹ ج ۱)

نماز جمعہ کا بیان

مریض، مسافر، بچے، عورت، غلام اور مجنوں کے علاوہ تمام لوگوں پر لازم ہے کہ نماز جمعہ میں شریک ہوں اور قصداً نماز جمعہ ادا نہ کرنے والے گنہگار ہوں گے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فعلیہ الجمعة یوم الجمعة الا مریض او مسافر او امراة او صبی او مملوک فمن استغنی بلھو او تجارة استغنی اللہ عنہ واللہ غنی حمید''

(رواہ الدار قطنی، مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۲ ج ۱)

marfat.com

ترجمہ:۔ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ فرض ہے۔سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے، اور غلام کے پس جو شخص لہو ولعب یا کاروبار میں مشغول رہ کر اس سے غافل رہا۔اللہ تعالیٰ اس سے اپنی توجہ (رحمت) بھی ہٹا لے گا اور اللہ تعالیٰ بے نیاز قابل تعریف ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص سستی اور کاہلی سے تین جمعے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔(ابوداؤد شریف ص ۱۶۷ ج ۱)

آداب: جمعہ کے لئے جلد از جلد جامع مسجد میں پہنچنا، غسل کرنا، مسواک کرنا صاف ستھرا لباس پہننا، خوشبو لگانا مسنون و مستحب ہے۔

(بخاری ص ۱۲۱ ج ۱، مسلم ص ۲۷۰ ج ۱)

صفوں کو چیرنا اور پھلانگنا اور خطبہ کے وقت گفتگو کرنا یا نماز وغیرہ پڑھنا کچھ بھی جائز نہیں ہے۔ خاموشی ضروری ہے۔جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث میں موجود ہے۔

حدیث:۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور حسب استطاعت خوب پاکی حاصل کرے اور تیل یا خوشبو لگائے پھر نماز جمعہ کے لیے نکلے اور وہاں پہنچ کر کسی دو میں تفریق نہ کرے۔ پھر نماز پڑھے جو مقرر کی گئی ہے اور جب امام خطبہ دے تو خاموش رہے ایسے شخص کی اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

marfat.com

جمعہ کی دو اذانیں

جمعہ کے دن دو اذانیں دی جائیں ایک اذان خطبہ سے اتنی دیر پہلے ہونی چاہیے کہ لوگ مسجد میں آ کر پورے اطمینان کے ساتھ سنن پڑھ سکیں اور سنت سے فارغ ہو کر پرسکون ہو کر خطبہ سنیں اور دوسری اذان خطبہ کے وقت خطیب کے منبر پر بیٹھنے کے بعد خطیب کے سامنے دی جائے۔

حدیث:۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جائے جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت آیا اور لوگوں کی تعداد بڑھ گئی تو انہوں نے زیادہ کی تیسری اذان مقام زوراء پر۔ پس امر اسی پر ثابت ہو گیا۔ (بخاری شریف ص ۱۲۴ ج ۱، ابو داؤد ص ۱۷۱ ج ۱)

یہ تیسری اذان وہی ہے جو سب سے پہلے ہوا کرتی ہے چونکہ تعیین کے اعتبار سے اس کا تیسرا نمبر ہے اسی لئے تیسری اذان کہا گیا ہے اور معنوی اعتبار سے اقامت کو بھی اذان میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس طرح کل تین اذانوں کا اس حدیث میں ذکر ہے۔

marfat.com

نماز جمعۃ المبارک کا وقت

نماز جمعہ کی نماز دو رکعت فرض ہے اور اس کا وقت وہی ہے جو نماز ظہر کا ہے جن پر نماز جمعہ فرض ہے وہ نماز جمعہ ہی پڑھیں گے۔ ظہر نہیں پڑھیں گے جن پر نماز جمعہ فرض نہیں وہ بھی نماز جمعہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔ جس کی نماز جمعہ فوت ہوگئی وہ جمعہ کی قضاء نہیں کرے گا بلکہ نماز ظہر ادا کرے گا۔

حدیث:۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو جمعہ کی ایک رکعت پالے وہ دوسری رکعت بھی اس کے ساتھ ملائے اور جس کی دونوں رکعتیں چھوٹ جائیں وہ چار رکعت ظہر پڑھے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۴ ج ۱)

دیہات میں جمعہ نہیں

حضرت امیر المؤمنین سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ "لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيْقَ وَلَا صَلٰوةَ فِطْرٍ وَلَا اَضْحٰى اِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ اَوْ مَدِيْنَةٍ عَظِيْمَةٍ" (ابن ابی شیبہ ص ۱۰۱ ج ۲ مصنف عبدالرزاق ص ۱۶۷ ج ۳)

جمعہ کی سنتیں

نماز جمعہ سے پہلے چار رکعت اور نماز جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھنا ضروری ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ سے پہلے چار رکعت اور جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے۔ (ترمذی شریف ص ۶۹ ج ۱)

دوسری حدیث میں اس طرح ہے کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھ لے تو

marfat.com

چاہیے کہ اس کے بعد چار رکعات پڑھے۔ (مسلم شریف ص ۲۸۸ ج ۱)

ابوداؤد کی روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز جمعہ کے بعد چھ رکعات منقول ہیں چار ایک سلام سے دو ایک سلام سے۔

(ابوداؤد ص ۱۷۶ ج ۱)

جمعہ کے دو خطبے ہیں

دونوں منبر پر کھڑے ہو کر نمازیوں کی طرف متوجہ ہو کر دیئے جائیں۔
دونوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھنا ہے۔

حدیث

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے۔ پہلے منبر پر چڑھنے کے بعد بیٹھ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہو جاتا پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر (ایک خطبہ دیکر) بیٹھ جاتے اور خاموش رہتے اس کے بعد پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے۔

خطبہ آیات قرآنی، احادیث مبارکہ اور نصیحت آمیز باتوں پر مشتمل ہونا چاہیے۔

خطبہ کی اذان منبر کے سامنے دی جائے

خطبہ کی اذان خطیب کے منبر پر بیٹھ جانے کے بعد خطیب کے سامنے دی جائے۔ اذان رسول اللہ ﷺ کے سامنے دی جاتی تھی۔ (آثار السنن ص ۹۴ ج ۲)

marfat.com

خطبہ عربی میں ہونا چاہیے

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ خطبہ کا عربی زبان میں ہونا اس لئے ہے کہ تمام مسلمانوں کا مشرق و مغرب میں ہمیشہ یہی عمل رہا ہے باوجودیکہ بہت سے ممالک میں مخاطب عجمی لوگ تھے اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاذکار میں تحریر فرمایا ہے کہ خطبہ کے شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ وہ عربی زبان میں ہو۔ (شرح موطا شاہ ولی اللہ بحوالہ رسول اکرم کا طریقہ نماز ص ۳۱۳)

خطبہ مختصر ہونا چاہیے

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز لمبی پڑھاتے اور خطبہ مختصر دیتے۔ (نسائی شریف ص ۲۰۹ ج ۱)

خطبہ کے وقت نہ نماز جائز ہے نہ گفتگو

خطبہ کے وقت نہ کوئی نماز جائز ہے نہ بات چیت۔ مفسرین کے بیان کے مطابق سورہ اعراف کی یہ آیت ''وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ'' (سورہ اعراف آیت ۲۰۴)

ترجمہ:۔ اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

یہ آیت نماز اور خطبہ دونوں کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۲۸۰ ج ۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں خطبہ کے وقت بات کرنے والے کو گدھے سے تشبیہ دی گئی ہے اور اس کو خاموش کرانے والے کے متعلق فرمایا

marfat.com

گیا ہے کہ اس کا جمعہ ہی نہیں ہوا۔

حدیث:۔

جس نے جمعہ کے دن خطبہ کے دوران بات کی وہ اس گدھے کی طرح ہے جس پر بوجھ لدا ہوا ہو اور جو شخص اس سے کہے کہ خاموش رہ اس کا جمعہ ہی نہیں۔

(مشکوۃ شریف ص ۱۲۳ ج ۱)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ "**اذا قعد الامام علی المنبر فلا صلوٰۃ**" (ابن ابی شیبہ ص ۱۱۱ ج ۲)

ترجمہ:۔ جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو کوئی نماز جائز نہیں۔

حدیث:۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ "جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو امام منبر پر ہو تو نہ کوئی نماز جائز ہے نہ بات چیت یہاں تک کہ امام فارغ ہو جائے"۔

(مجمع الزوائد ص ۱۸۴ ج ۲)

نماز عیدین کا بیان

نماز عیدین کا طریقہ وہی ہے جو دیگر نمازوں کا ہے بس تھوڑا سا فرق یہ ہے کہ نماز عیدین میں چھ زائد تکبیریں کہی جاتی ہیں پہلی رکعت میں ثناء کے بعد قرأت سے پہلے تین تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے تین تکبیریں ۔پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ اور دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر علیحدہ ہے۔ اگر ان دونوں کو بھی ان چھ کے ساتھ شامل کر لیا جائے تو ہر رکعت میں حالت قیام میں چار،

marfat.com

چار تکبیریں ہو گئیں جس طرح نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہوتی ہیں۔

حدیث:۔

حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کتنی تکبیریں کہتے تھے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ چار تکبیریں نماز جنازہ کی تکبیر کی طرح۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ (ابوداؤد شریف ص ۱۷۹ ج ۱)

اس حدیث کے متعلق آثار السنن ص ۳۱۴ پر ہے کہ اس کی اسناد حسن ہے۔

حدیث:۔

حضرت علقمہ اور اسود کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس حضرت حذیفہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ ان سب سے حضرت سعید بن عاص نے عید کی تکبیر کے بارے میں سوال کیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے پوچھو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھو۔ اس لئے کہ وہ ہم میں سب سے پرانے بھی ہیں اور سب سے بڑے عالم بھی۔ چنانچہ حضرت سعید بن العاص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا۔ چار تکبیریں کہے پھر قرأت کرے پھر رکوع کرے پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو پہلے قرأت کرے پھر قرأت کے بعد چار تکبیریں کہے۔

(مصنف عبدالرزاق ص ۲۹۳ ج ۳)

marfat.com

علامہ محقق نیموی علیہ الرحمہ اس کی سند کے متعلق فرماتے ہیں۔ ''واسناد صحیح'' (آثار السنن ص ۳۱۵)

حدیث:۔

''عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه کَانَ یُکَبِّرُ فِی الْعِیْدَیْنِ تِسْعًا، اَرْبَعًا قَبْلَ الْقِرَاۃِ ثُمَّ یُکَبِّرُ فَیَرْکَعُ وَفِی الثَّانِیَةِ یَقْرَأُ فَاِذَا فَرَغَ کَبَّرَ اَرْبَعًا ثُمَّ رَکَعَ'' (رواہ عبدالرزاق واسنادہ صحیح، آثار السنن ص ۳۱۶)

ترجمہ:۔ حضرت علقمہ اور اسود، دونوں سے روایت ہے کہ بے شک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عیدین میں نو تکبیریں کہتے تھے۔ چار قرأت سے قبل پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرتے اور دوسری رکعت میں پہلے قرأت کرتے جب قرأت سے فارغ ہو جاتے تو چار تکبیریں کہتے۔ پھر رکوع کرتے۔

عیدین سے متعلق ضروری احکام

نماز عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت۔ (مسلم شریف ص ۲۸۹ ج ۱)

نماز عیدین میں خطبہ نماز کے بعد ہوگا۔ (بخاری شریف ص ۱۳۱ ج ۱)

عورتیں عیدگاہ میں نہ جائیں۔ (ابن ابی شیبہ ص ۱۸۳ ج ۲)

عیدین کی نماز میں قرأت جہراً ہوگی۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۶ ج ۱)

رسول اللہ ﷺ عیدالفطر کے دن کھجور یا کوئی بھی میٹھی چیز کھا کر عیدگاہ تشریف لیجاتے لہذا عیدالفطر کے دن عید کی نماز سے پہلے طاق عدد کھجور یا کوئی میٹھی چیز کھا کر عیدگاہ جانا سنت ہے۔ (بخاری شریف ص ۱۷۱ ج ۱)

عیدگاہ ایک راستہ سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا سنت ہے۔

marfat.com

(بخاری ص ۱۳۴ ج ۱)

اگر کسی وجہ سے نماز عید الفطر پہلے دن یکم شوال کو ادا نہ ہو سکے تو دوسرے دن ادا کی جائے اس کے بعد نہیں۔ (ابوداؤد ص ۱۸۰ ج ۱)

لیکن نماز عید الاضحیٰ کسی عذر سے دس ذی الحجہ کو نہ ادا کی جا سکے تو گیارہ کو ادا کی جائے اگر گیارہ کو بھی عذر لاحق ہو گیا ہو تو بارہ کو ادا کی جائے یعنی قربانی کے ایام میں ادا کرنے کی گنجائش ہے بشرطیکہ بلا عذر ترک نہ کی جائے ورنہ گناہ ہوگا۔

نماز عیدین کا وقت آفتاب کے بلند ہو جانے کے بعد زوال سے پہلے ہے۔

(ابن ماجہ ص ۹۴)

نماز عید الاضحیٰ جلدی اور نماز عید الفطر قدرے تاخیر سے ادا کرنی چاہیے۔

حدیث:۔

حضرت ابوالحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے پاس نجران میں تحریر فرمایا کہ عید الاضحیٰ جلدی پڑھو اور نماز عید الفطر میں تاخیر کرو۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۷ ج ۱)

marfat.com

نماز تراویح کا بیان

نماز تراویح کو احادیث میں قیام رمضان سے تعبیر کیا گیا ہے۔حضور اقدس ﷺ نے خود نماز تراویح کو سنت قرار دیا ہے اور اس کی ترغیب دی ہے۔

حدیث:۔

حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان میں روزہ فرض قرار دیا ہے اور میں نے اس کے قیام کو سنت قرار دیا ہے۔(نسائی شریف ص ۳۰۸ ج ۱، ابن ماجہ)

حدیث:۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے رمضان میں تراویح پڑھے۔اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(بخاری، مسلم ص ۲۵۹ ج ۱، مشکوٰۃ ص ۱۷۳)

حدیث:۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور مرفوع حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ قیام رمضان کی ترغیب دیا کرتے تھے۔(مسلم شریف ص ۲۵۹ ج ۱)

حدیث:۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان آتا تو نبی کریم ﷺ اپنے بستر پر تشریف نہ لاتے یہاں تک کہ ماہ رمضان ختم ہو جاتا۔ (بیہقی)

marfat.com

تراویح کی جماعت

نبی کریم رؤف الرحیم جناب محمد رسول اللہ ﷺ خودتو سارے رمضان میں رات بھرنماز وعبادت میں مصروف رہتے تھے اور اُمت کوبھی قیام رمضان کی ترغیب فرماتے تھے لیکن تراویح کی جماعت پر آپ نے ہمیشگی نہیں فرمائی۔ آپ ﷺ نے ترک مداومت کا یہ سبب ارشادفرمایا کہ اس سے کہیں امت پر فرض نہ ہو جائے۔ آپ ﷺ نے ایک ایک رات کے وقفہ سے تین راتیں (۲۳، ۲۵، ۲۷ رمضان المبارک کی شب) جماعت سے تراویح کی نماز پڑھائی۔ پہلی شب تہائی رات تک۔ دوسری شب آدھی رات تک اور تیسری شب صبح صادق کے قریب تک نماز تراویح پڑھاتے رہے۔ یہاں تک کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کوسحری کے فوت ہو جانے کا اندیشہ لاحق ہوگیا۔ تفصیل کیساتھ حدیث ملاحظہ فرمائیں ابوداؤد ص ۲۰۲ ج ۱، مشکوٰۃ ص ۱۱۴، مسند امام احمد، نسائی، ابن ماجہ وغیرہ۔

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں باقاعدہ تراویح کی جماعت کا انتظام فرمایا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو جماعت تراویح کا امام مقرر فرمایا۔ (بخاری شریف ص ۲۶۹ ج ۱)

تراویح بیس رکعت ہیں

حضرت سائب بن یزید صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

''قَالَ كَانُوا يَقُومُونَ عَلىٰ عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً'' (سنن کبریٰ بیہقی ص ۴۹۶ ج ۲)

marfat.com

ترجمہ:۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں لوگ (یعنی صحابہ و تابعین) ماہ رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے۔اس حدیث کے متعلق امام علامہ حافظ الحدیث حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔(المصابیح)

حضرت امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔"اِسْنَادُہٗ صَحِیْحٌ"(شرح المہذب ص۳۲ ج۴)

علامہ محدث محقق نیموی علیہ الرحمہ آثار السنن پر اس کو صحیح حدیث قرار دیتے ہیں۔اور بھی کئی محدثین نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث:۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث ہے۔

"قَالَ کُنَّا نَقُوْمُ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ بِعِشْرِیْنَ رُکْعَۃً"(اخرجہ البیہقی فی معرفۃ الآثار والسنن بحوالہ نصب الرایہ ص۱۵۴ ج۲)

ترجمہ:۔ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے۔

امام نووی علیہ الرحمہ خلاصہ میں فرماتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے۔

محقق نیموی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے۔(آثار سنن)

حدیث:۔

حضرت یزید بن رومان تابعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

"کَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِیْ رَمَضَانَ بِثَلٰثٍ وَّ

marfat.com

عِشْرِیْنَ رَکْعَةً'' (بیہقی ص ۴۹۶ ج ۲، موطا امام مالک ص ۹۸)

ترجمہ:۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں لوگ رمضان مبارک میں تئیس رکعت پڑھتے تھے۔ (یعنی بیس تراویح اور تین وتر)

حدیث:۔

حضرت یحییٰ بن سعید علیہ الرحمہ سے مروی ہے۔

''اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَمَرَ رَجُلًا یُّصَلِّیْ بِھِمْ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً'' (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳ ج ۲)

ترجمہ:۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائیں۔

حدیث:۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو رمضان کی رات نماز پڑھانے کا حکم دیا تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیس رکعت نماز پڑھائی۔

(کنز العمال ص ۴۰۹ ج ۸)

حدیث:۔

حضرت محمد بن کعب قرظی تابعی علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں رمضان مبارک میں بیس رکعت پڑھتے تھے۔ (قیام اللیل مروزی)

marfat.com

حدیث:۔

حضرت عبدالعزیز بن رفیع تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"كَانَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّی بِالنَّاسِ فِی رَمَضَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ" (ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳ ج ۲)

ترجمہ:۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ماہ رمضان المبارک میں مدینہ منورہ میں لوگوں کو بیس رکعت پڑھاتے تھے اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔

حدیث:۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی تابعی علیہ الرحمہ حضرت سیدنا مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا عمل مبارک نقل کرتے ہیں۔

"دَعَا الْقُرَّاءَ فَاَمَرَ مِنْهُمْ رَجُلًا يُّصَلِّی بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً"

(بیہقی ص ۴۹۶ ج ۲)

ترجمہ:۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے قراء حضرات کو بلایا اور ان میں سے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان مبارک میں بیس رکعت پڑھائے۔

حدیث:۔

حضرت ابوالحسناء رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس رکعت پڑھائے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳ ج ۲)

حدیث:۔

حضرت زید تابعی علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی

marfat.com

اللہ عنہ رمضان المبارک میں ہمیں نماز پڑھاتے تھے۔ زید کے شاگرد حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیس رکعت پڑھتے اور وتر تین پڑھتے تھے۔ (قیام اللیل مزوری)

حدیث:۔

حضرت عطاء تابعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو (صحابہ و تابعین) کو پایا کہ وہ وتر سمیت تیئس رکعت پڑھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳ ج ۲)

حدیث:۔

حضرت ابوالخصیب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ رمضان المبارک میں ہمارے امام بنتے تو بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے۔

(بیہقی ص ۴۹۶ ج ۲)

حدیث:۔

حضرت نافع بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی ملیکہ ماہ رمضان میں ہمیں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳ ج ۲)

حدیث:۔

حضرت سعید بن عبید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ربیعہ لوگوں کو رمضان المبارک میں پانچ ترویحہ (یعنی بیس رکعت) پڑھاتے اور تین وتر۔

(ابن ابی شیبہ س ۳۹۳ ج ۲)

حدیث:۔

marfat.com

حضرت شتیر بن شکل تابعی علیہ الرحمہ کا عمل مروی ہے کہ آپ حضرت شتیر بن شکل ماہ رمضان میں بیس رکعت پڑھتے تھے۔(ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳ ج ۲)

حدیث:۔

حضرت ابوالبختری تابعی علیہ الرحمہ بھی ماہ رمضان میں پانچ ترویحہ (یعنی بیس رکعت) پڑھتے تھے اور تین وتر پڑھتے تھے۔(ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳ ج ۲)

حدیث:۔

حضرت حارث علیہ الرحمہ بھی ماہ رمضان میں لوگوں کو بیس رکعت پڑھاتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳ ج ۲)

حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ کے شاگرد رشید حضرت **امام ترمذی** علیہ الرحمہ اپنی سنن میں فرماتے ہیں۔

"وَاَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰى مَارُوِىَ عَنْ عَلِيٍّ وَّعُمَرَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً" (ترمذی شریف ص ۹۹ ج ۱)

ترجمہ:۔ اکثر اہل علم بیس رکعت تراویح پر قائم ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہیں۔

علامہ **ابن عبدالبر** مالکی علیہ الرحمہ بیس رکعت تراویح کو جمہور کو قول قرار دیتے ہیں۔(عمدۃ القاری ص ۱۲۷ ج ۱۱)

علامہ **ابن رشد** مالکی علیہ الرحمہ نے امام مالک سے ایک قول میں اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رضی اللہ عنہ اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا

marfat.com

قول بیس رکعت تراویح ہی قرار دیا ہے۔ (بدایۃ المجتہد ص ۲۱۰ ج ۲)

علامہ **ابن حجر** شافعی مکی علیہ الرحمہ بیس رکعت تراویح پر صحابہ کا اجماع نقل کرتے ہیں۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۱۹۴ ج ۳)

محدث ابن قدامہ حنبلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے ہاں بیس رکعت تراویح مختار اور راجح ہیں۔ (المغنی ص ۹۸ ۷ ج ۳)

علامہ **قسطلانی** شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں بیس رکعت تراویح کا واقعہ بمنزلہ اجماع کے ہے۔ (ارشاد الساری شرح بخاری ص ۴۲۶ ج ۳)

علامہ **امام نووی** شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ نماز تراویح بیس رکعت ہے۔ ہمارا مذہب یہی ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے اصحاب اور امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ اور امام داؤد، ظاہری اور دوسرے علماء کا یہی قول ہے اور قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی جمہور علماء کا یہی مسلک نقل کیا ہے۔

(شرح المہذب ص ۳۲ ج ۴)

الحاصل

بیس رکعت تراویح جمہور صحابہ وتابعین کا عمل ہے جو اجماع کی ایک شکل ہے۔ آئمہ اربعہ کا اس پر اتفاق ہے۔ اہل اسلام اسی پر عمل پیرا ہیں۔

واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

marfat.com

نماز جنازہ کا بیان

نماز جنازہ کا طریقہ:۔

نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے۔ پہلی تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لے۔ جیسے نماز میں باندھے جاتے ہیں پھر ثناء پڑھے، ثناء کے بعد دوسری تکبیر کہے بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے۔ پھر درود شریف پڑھے وہی درود شریف جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد تیسری تکبیر کہے بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے پھر میت کے لئے دعا پڑھے۔ بالغ ہو تو بالغ کی دعا اور نا بالغ ہو تو نا بالغ کی دعا، لڑکا یا لڑکی کے اعتبار سے۔ دیگر نمازوں کی طرح نماز جنازہ میں بھی صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع یدین کرے۔ اس کے بعد کسی بھی تکبیر کے ساتھ رفع یدین نہ کرے۔

نماز جنازہ کی دعائیں

بالغ مرد وعورت کیلئے دعا:۔

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ" (مسند امام احمد ص ۲۹۹ ج ۱، مستدرک حاکم ص ۳۵۸ ج ۱)

ترجمہ:۔ اے اللہ بخش دے ہمارے زندوں کو اور ہمارے وصال یافتہ کو اور ہمارے حاضر کو اور غائب کو اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے مردوں اور عورتوں کو۔ اے اللہ! ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ، اور جسے وفات دے

marfat.com

اسے ایمان پر وفات دے۔

نوٹ:۔ احادیث میں جنازہ کی اور دعائیں بھی منقول ہیں بوجہ طوالت ذکر نہیں کیں

نابالغ کیلئے دعا:

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطاً وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْراً وَّ ذُخْراً وَّ اجْعَلْہُ لَنَا شَافِعاً وَّ مُشَفَّعاً"(بیہقی شریف)

ترجمہ:۔ اے اللہ اس بچے کو ہمارے لئے پہلے سے پہنچا ہوا ثواب کردے اور اسے ہمارے لئے ذخیرہ و سبب اجر بنادے اور اے اللہ اس کو ہمارے لئے شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا ہوا بنادے۔

نابالغ لڑکی کیلئے بھی یہی دعا ہے۔فرق یہ ہے کہ مذکر کی ضمیروں، صیغوں کو مؤنث سے بدل دینا ہے۔اجعلہ کو اجعلھا اور شافعاً اور مشفعاً کی جگہ شافعۃ و مشفعۃ کہنا ہے۔

نماز جنازہ میں قرأت نہیں ہے نہ فاتحہ کی نہ کسی اور سورت کی:

علامہ ابن قیم حنبلی کہتے ہیں کہ "نماز جنازہ کا مقصد مردہ کے لئے دعا ہی کرنا ہے۔"

marfat.com

(زادالمعادص ۱۴۱ج ۱)

حدیث:۔

"عَنِ الشَّعْبِی قَالَ اَلتَّکْبِیْرَۃُ الْاُوْلٰی عَلَی الْمَیِّتِ ثَنَاءٌ عَلَی اللّٰہِ وَ الثَّانِیَۃُ صَلٰوۃُ النَّبِیِّ ﷺ وَالثَّالِثَۃُ دُعَاءٌ لِلْمَیِّتِ وَالْاَرْبَعَۃُ تَسْلِیْمٌ"

(مصنف عبدالرزاق ص ۴۱۹ ج ۲)

ترجمہ:۔ حضرت امام شعبی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میت پر پہلی تکبیر اللہ کی حمد وثناء ہے اور دوسری تکبیر نبی ﷺ پر درود ہے اور تیسری تکبیر میت کے لئے دعا ہے اور چوتھی تکبیر سلام پھیرنا ہے۔

حدیث:۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔"اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَأْ بِتَحْمِیْدِ رَبِّہٖ جَلَّ وَ عَزَّ وَالثَّنَاءُ عَلَیْہِ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ یُصَلِّیْ بَعْدَ بِمَاشَاءَ"

(ابوداؤدص ۲۰۸ ج ۱، ترمذی)

ترجمہ:۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی صفت وثناء بیان کرے پھر اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ پر درود شریف پڑھے اور پھر جو چاہے دعا کرے۔

حدیث:۔

حضرت ابوسعید مقبری علیہ الرحمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نماز جنازہ کیسے پڑھتے ہیں تو فرمایا میں جنازہ کے پیچھے چل کر جاتا ہوں پھ جب جنازہ نیچے رکھ دیا جاتا ہے۔"کَبَّرْتُ وَ حَمِدْتُ اللّٰہَ وَصَلَّیْتُ عَلٰی

marfat.com

بِنَبِيِّهٖ ثُمَّ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ'' (موطا امام مالک ص ۷۰) میں پہلی تکبیر کہتا ہوں پھر اللہ کی ثناء بیان کرتا ہوں پھر نبی ﷺ پر درود پڑھتا ہوں پھر میت کے لئے دعا مانگتا ہوں۔

اس حدیث میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ کا طریقہ ارشاد فرمایا ہے اور اس سارے طریقے میں سورہ فاتحہ کا نام تک نہیں لیا۔ اب معلوم نہیں کہ غیر مقلدین حضرات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نماز کے متعلق کیا کہتے ہیں۔

حدیث:۔

''عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما کَانَ لَا يَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ'' (موطا امام مالک ص ۷۹)

ترجمہ:۔ جناب نافع علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ میں قرأت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

حضرت سالم تابعی کا قول

حضرت سالم تابعی جو کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہیں اور فقہاء سبعہ میں سے تھے جن کا فتوی چلتا تھا فرماتے ہیں۔ ''لا قراۃ علی الجنازۃ''

(ابن ابی شیبہ ص ۲۹۹ ج ۳)

ترجمہ:۔ نماز جنازہ میں کسی قسم کی کوئی قرأت نہیں ہے۔

حضرت عطا تابعی کا فتوی

جب آپ سے جنازہ میں قرأت کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ ''مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا'' (ابن ابی شیبہ ص ۲۹۹ ج ۳)

marfat.com

ترجمہ:۔ کہ ہم نے جنازہ پر قرأت کا مسئلہ کبھی سنا تک بھی نہیں۔

حضرت طاؤس تابعی کا فتویٰ

حضرت طاؤس تابعی اور حضرت عطاء بن ابی رباح تابعی دونوں نماز جنازہ میں قرأت کا انکار کرتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ ص ۲۹۹ ج ۳)

جناب مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کا عمل

حضرت مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب نماز جنازہ پڑھاتے تو پہلے خدا کی ثنا سے شروع کرتے پھر درود شریف پڑھتے پھر میت کے لئے دعا فرماتے۔

(ابن ابی شیبہ ص ۲۹۵ ج ۳)

امام شعبی اور امام نخعی علیہما الرحمہ کا فتویٰ

امام شعبی علیہ الرحمہ اور امام نخعی علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ "لَیْسَ فِی الْجَنَازَۃِ قِرَاۃٌ" (ابن ابی شیبہ ص ۲۹۹ ج ۳) یعنی نماز جنازہ میں کوئی قرأت نہیں ہے۔

حضرت امام ابن سیرین علیہ الرحمہ کا فتویٰ

حضرت امام ابن سیرین تابعی علیہ الرحمہ بھی یہی فرماتے تھے کہ نماز جنازہ میں قرأت نہیں ہے۔ (ابن ابی شیبہ ص ۲۹۹ ج ۳)

تو قارئین کرام! ان روایات سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ میں قرأت قرآن نہیں ہے۔ اگر جنازہ میں سورہ فاتحہ فرض ہوتی جیسا کہ غیر مقلدین کہتے ہیں تو

marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب جنازہ کا طریقہ ارشاد فرمایا تو ضرور فاتحہ کا بھی ذکر کرتے لیکن آپ نے فاتحہ کا نام تک نہیں لیا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اور کئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بے شمار تابعین کرام اسکے کے قائل ہیں کہ نماز جنازہ میں قرأت قرآن نہیں ہے۔ اللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔

نماز جنازہ کی تکبیرات چار ہیں

حدیث:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے نجاشی (بادشاہ حبشہ) کی موت کی خبر سنائی جس دن کہ وہ فوت ہوا اور لوگوں کو لے کر جنازہ گاہ تشریف لے گئے ان کی صف بندی فرمائی اور چار تکبیریں کہیں۔

(مشکوۃ شریف ص ۱۴۴، بخاری و مسلم)

حدیث:۔

"عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى عَلٰى اَصْحِمَةِ النَّجَاشِي فَكَبَّرَ اَرْبَعاً" (بخاری ص ۱۷۸ ج ۱)

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ ونہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں چار تکبیریں کہیں۔

حدیث:۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کسی جنازے پر آخری بار جو تکبیریں کہی ہیں وہ چار تکبیریں ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ

marfat.com

نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جنازے پر بھی چار تکبیریں کہی ہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جنازے پر بھی چار تکبیریں کہی ہیں اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جنازے پر بھی چار تکبیریں کہی ہیں اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے جنازے پر بھی چار تکبیریں کہی ہیں اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے جنازہ پر بھی چار تکبیریں کہی ہیں۔ (مستدرک حاکم، زجاجۃ المصابیح ص ۴۶۰)

چار تکبیروں پر اجماع

حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ لوگ جنازے پر پانچ، چھ، اور چار تکبیریں کہا کرتے تھے حتیٰ کہ نبی ﷺ کا وصال ہو گیا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بھی لوگوں نے ایسے ہی مختلف تکبیریں کہیں حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آ گیا اور لوگ پھر ویسے ہی کرنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اے اصحاب محمد (ﷺ) کی جماعت تم آپس میں اختلاف کرتے ہو تو تمارے بعد والے لوگ بھی لازماً اختلاف کریں گے حالانکہ لوگوں نے ابھی ابھی جاہلیت چھوڑی ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم لوگ کسی چیز پر جمع ہو جاؤ تا کہ تمہارے بعد والے بھی اس پر جمع ہو جائیں تو اصحاب رسول (ﷺ) کی رائے اس پر متفق ہو گئی کہ نبی ﷺ نے وصال سے پہلے کون سا آخری جنازہ پڑھایا ہے اس کو دیکھو اور اسے ہی اختیار کر لو۔ پھر اس کے ماسوا کو چھوڑ دو۔ چنانچہ انہوں نے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے آخری جنازے پر چار تکبیریں کہی تھیں۔ (طحاوی شریف ص ۳۳۳ ج ۱)

تو معلوم ہوا کہ جنازے پر چار تکبیر کہنا ایسا متفق علیہ مسئلہ ہے جس پر

marfat.com

اصحاب رسول (ﷺ) کا اجماع ہے۔

امام میت کے سینہ کے برابر کھڑا ہو

جناب ابو غالب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی تو آپ اس کے سینہ کے برابر کھڑے ہوئے۔

(زجاجۃ المصابیح ص ۴۶۳ ج ۱)

جناب ابراہیم نخعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جنازہ پڑھانے والا شخص اس کے سینے کے برابر کھڑا ہو۔ (طحاوی شریف ص ۳۳۰ ج ۱)

نماز جنازہ میں رفع یدین پہلی بار کرنا چاہیے پھر نہیں

''عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰی عَلَی الْجَنَازَةِ رَفَعَ یَدَیْهِ فِی اَوَّلِ تَکْبِیْرَةٍ ثُمَّ وَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی''

(ترمذی ص ۲۰۶ ج ۱)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز جنازہ پڑھتے تو صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین فرماتے پھر دائیں ہاتھ کو بائیں کے اوپر رکھ لیتے۔

جنازہ اٹھانے کا طریقہ اور اس کی فضیلت

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے اسے چاہیے کہ اس کے تمام پاؤں کو کندھا دے اس لئے کہ یہی سنت ہے پھر اگر چاہے تو نفلی طور پر اٹھائے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔ (آثار السنن ص ۲۷۴)

marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے جنازہ کے چاروں پایوں کو اٹھایا اللہ تعالیٰ اس کے چالیس بڑے گناہ معاف فرمادے گا۔ (زجاجہ المصابیح ص ۴۷۱)

بعد نماز جنازہ دعا مانگنا

نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا جائز و مستحب و مستحسن ہے۔ قرآن وحدیث سے بکثرت دلائل موجود ہیں اور پھر کئی آثار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی بعد نماز جنازہ دعا مانگنا ثابت ہے جیسا کہ آگے دلائل میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ کثرت دعا کی حدیث شریف میں بڑی فضیلت آئی ہے۔ دعا کو اشرف عبادت، مغز عبادت قرار دیا گیا ہے اور بندوں کو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بار بار حکم کیا گیا ہے۔ اب جو لوگ کہتے ہیں کہ بعد نماز جنازہ دعا نہیں مانگنی چاہیے اور اسے بدعت ضلالت کہتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اس پر قرآن وحدیث سے کوئی دلیل پیش کریں کہ بعد نماز جنازہ دعا مانگنے سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے یا نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے منع کیا ہے یا پھر کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے اس کا منع ہونا ثابت کریں۔ جب منع پر ایک بھی دلیل ان کے پاس موجود نہیں ہے اور اس کے کرنے پر کئی دلائل موجود ہیں تو پھر اس کار خیر سے منع کرنا یقیناً ایک غلط کام ہے۔ ان لوگوں سے یہ پوچھنا چاہیے کہ بتاؤ کس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی منع ہے۔ اگر اس وقت کی نشاندہی کر دیں اور اس وقت میں بعد نماز جنازہ کا وقت بھی ہو پھر تو اس بات پر غور کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یقین جانئیے منکرین بعد نماز جنازہ دعا کے پاس ایک بھی منع کی دلیل نہیں ہے۔ تو آپ حضرات کو چاہیے کہ ان بدعقیدہ لوگوں کے کہنے پر اس کار خیر اور اچھے کام کو چھوڑنا نہیں چاہیے بلکہ بعد نماز

marfat.com

جنازہ میت کیلئے دعاء مغفرت کرتے رہنا چاہیے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کے دعا کرنے سے ہی اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیں۔

دلیل نمبر ۱:۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ ''فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ'' (پ۳۰ سورہ الم نشرح)

ترجمہ:۔ تو جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو دعا میں محنت کرو۔

(ترجمہ کنز الایمان اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ)

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ تفسیر روح البیان میں فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ وضحاک رحمہما اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا معنی یہ ہے کہ جب تم نماز سے فراغت پاؤ تو دعا میں محنت کرو۔ (فیوض الرحمٰن اردو ترجمہ روح البیان ص۳۳۲ ج۱۴)

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں اس آیت کے تحت۔

''وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ قَتَادَةُ وَالضَّحَّاکُ وَالْکَلْبِی اِذَا فَرَغْتَ مِنَ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَةِ اَوْ مُطْلَقِ الصَّلٰوۃِ فَانْصَبْ اِلٰی رَبِّکَ فِی الدُّعَاءِ''

(تفسیر مظہری ص۲۹۴ ج۱۰)

ترجمہ:۔ اور فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور حضرت قتادہ حضرت ضحاک جناب کلبی نے کہ جب فارغ ہو تو فرضی نماز سے یا مطلق نماز سے (یعنی کسی بھی نماز سے) پس کوشش کر اپنے رب کی طرف دعا مانگنے میں۔

علامہ نسفی علیہ الرحمہ تفسیر مدراک میں فرماتے ہیں۔ ''وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ فَاِذَا فَرَغْتَ مِنْ صَلَاتِکَ فَاجْتَهِدْ فِی الدُّعَاءِ'' (تفسیر

marfat.com

مدراک ص ۱۹۷۸ ج ۳)

ترجمہ:۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تو اپنی نماز سے فارغ ہو جائے تو دعا مانگنے میں کوشش کر۔

تفسیر ابن عباس (رضی اللہ عنہ) میں ہے۔ "وَيُقَالُ اِذَا فَرَغْتَ مِنَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَانْصَبْ فِي الدُّعَاءِ" (تفسیر ابن عباس ص ۶۵۲)

ترجمہ:۔ اور کہا گیا کہ جب تو فارغ ہو جائے اپنی نماز فرض سے تو دعا میں کوشش کر۔

علامہ ابن کثیر اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ يَعْنِي فِي الدُّعَاءِ"

(تفسیر ابن کثیر ص ۵۲۶ ج ۴)

ترجمہ:۔ علی بن ابی طلحہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ (ابن عباس نے فرمایا) جب تو فارغ ہو جائے پس کوشش کر دعا مانگنے میں۔

علامہ خازن علیہ الرحمہ تفسیر خازن میں فرماتے ہیں کہ "قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا فَرَغْتَ مِنَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَانْصَبْ اِلٰى رَبِّكَ فِي الدُّعَاءِ"

(تفسیر خازن ص ۳۹۰ ج ۴)

ترجمہ:۔ فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جب تو نماز فرض سے فارغ ہو جائے تو اپنے رب سے دعا مانگنے میں کوشش کر۔

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں۔ "فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الصَّلٰوةِ فَانْصَبْ اَتْعَبْ فِي الدُّعَاءِ" (تفسیر جلالین ص ۵۰۲)

ترجمہ:۔ پس جب تو نماز سے فارغ ہو جائے تو دعا مانگنے میں کوشش کر۔

marfat.com

خلاصہ

ناظرین کرام! آپ نے پڑھا کہ اس آیت کی تفسیر میں صحابی رسول ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور مفسر تابعی جناب قتادہ علیہ الرحمہ اور جناب ضحاک اور جناب کلبی اور دیگر کثیر مفسرین کرام نے فرمایا کہ (اس آیت کی تشریح یہ ہے) کہ جب تو نماز سے فارغ ہو جائے تو دعا میں کوشش کر۔ پھر بعض مفسرین نے صلاۃ مکتوبہ یعنی نماز فرض کی قید لگائی ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ مطلق نماز۔ یعنی کوئی بھی نماز ہو۔ اس فراغت کے بعد آپ کو دعا مانگنا چاہیے۔ معلوم ہوا کہ نماز کے بعد دعا مانگنا، یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ نماز جنازہ کا نام صلاۃ ہے یا نہیں، یقیناً ہے۔ اور نماز جنازہ کا نام صلوٰۃ رکھا کس نے؟ جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے۔ تو جب نماز جنازہ کا نام صلوٰۃ خود حضور اقدس ﷺ نے رکھا ہے تو پھر جس طرح دوسری نمازوں کے بعد دعا مانگی جاتی ہے۔ نماز جنازہ کے بعد بھی دعا کا مانگنا یقیناً اس آیت میں داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ منکرین کو ہدایت عطا فرمائے۔ (آمین)

اگر منکرین نماز جنازہ کے بعد کی دعا کو اس میں داخل نہیں مانتے تو اس آیت سے خارج ہونے کی منکرین کے پاس کونسی شرعی دلیل ہے۔

دلیل نمبر ۲:۔

”وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ“

(پ۲ سورہ البقرہ آیت ۱۸۶)

ترجمہ:۔ اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں

marfat.com

دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔ تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ تفسیر روح البیان میں اس کا شان نزول اس طرح بیان کرتے ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ سے ایک اعرابی نے سوال کیا کہ کیا ہمارا رب ہمارے قریب ہے تاکہ ہم اس سے مناجات کریں یا بعید ہے تاکہ اسے پکار کر معروضات پیش کریں اس کے جواب میں فرمایا کہ مجھ سے میرے بندے جب بھی کوئی بات عرض کرتے ہیں تو میں ان کے سوال کی اجابت بہت جلد کرتا ہوں۔
(فیوض الرحمٰن اردو ترجمہ روح البیان ص ۱۱۴ ج ۱، تفسیر مدرک ص ۱۳۴ ج ۱)

اس آیت اور اس کے شان نزول سے معلوم ہوا کہ جب بھی کوئی دعا مانگنے والا دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اب جو حضرات دعا بعد نماز جنازہ سے منع کرتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ کوئی ایسی آیت پیش کریں جس میں یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فرمائے کہ میں ہر وقت دعا قبول کرتا ہوں مگر نماز جنازہ کے بعد دعا قبول نہیں کرتا۔ یقیناً اس طرح کی آیت کوئی منکر قیامت تک پیش نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہے ہی نہیں منکر لائے گا کہاں سے۔ تو جب اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ جب بھی کوئی دعا مانگنے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو کس دلیل سے اس آیت کے عموم سے بعد نماز جنازہ کا وقت خارج کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کو منع کرتے ہیں۔ اس آیت کے عموم و اطلاق کا تقاضا یہ ہے کہ جب بھی کوئی دعا کرے اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ اس کے عموم میں بعد نماز جنازہ کا وقت بھی یقیناً داخل ہے۔ اس لئے ضرور دعا مانگنی چاہیے۔

وہابیہ دیوبندیہ کے ممدوح علامہ ابن کثیر اپنی تفسیر میں اس کا شان نزول اس

marfat.com

طرح بیان کرتے ہیں۔

''قَالَ النَّاسُ لَوْ نَعْلَمُ اَیَّ سَاعَةٍ نَدْعُوْا؟ فَنَزَلَتْ (وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ..... الخ)'' (تفسیر ابن کثیر ص ۲۱۸ ج ۱)

ترجمہ:۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی کہ کاش ہمیں معلوم ہو جاتا کہ ہم کس وقت دعا کریں تو یہی آیت **نازل ہوگئی۔**

ناظرین گرامی:

اس شانِ **نزول** میں یہ بات **کتنی واضح** ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت دعا قبول کرنے والا ہے اور ہر وقت میں **یقیناً بعد نماز جنازہ کا وقت بھی** داخل ہے۔لہذا اہل ایمان کو اپنے خدا پر **یقین** رکھتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے کیونکہ وہ ذات اقدس قبول فرمانے والی ہے۔ جو بد بخت لوگ اس دعا سے منع کرتے ہیں وہ بتائیں تو سہی کہ کس **دلیل** کے ساتھ وہ **بعد نماز جنازہ کا وقت** اس آیت سے خارج کرتے ہیں۔تو جب **ان** کے پاس کوئی دلیل ہی نہیں ہے تو منع کرنا **شیطانیت** نہیں تو اور کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے **(آمین)**

دلیل نمبر ۳:

''امن یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوٓء و یجعلکم خلفآء الارض ء الہ مع اللہ قلیلاً ما تذکرون''

ترجمہ:۔ یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے **پکارے** اور دور کر دیتا ہے برائی اور تمہیں زمین کا وارث **کرتا** ہے **کیا اللہ تعالیٰ** کے ساتھ اور خدا ہے بہت ہی کم دھیان کرتے ہو۔

marfat.com

(ترجمہ کنز الایمان اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ پ ۲۰ سورہ نمل آیت ۶۲)

اس آیت میں صراحتاً بیان فرمایا کہ لاچار کی دعا کو وہ قبول کرنے والا ہے۔ نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے والے کیا لاچار نہیں ہیں۔ یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لاچار ہیں اور نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے والا یقیناً لاچار ہے تو پھر ضرور دعا مانگنی چاہیے اور منع کرنے والوں کے منہ میں خاک ہو۔

دلیل نمبر ۴:۔

''قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ''

ترجمہ:۔ فرمایا تمہارے رب نے مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری قبول کروں گا۔

اس میں بھی عموم واطلاق ہے اور یقیناً اس کے عموم میں بعد نماز جنازہ کا وقت داخل ہے۔ جو نہیں مانتا سے چاہیے کہ نص قطعی کیساتھ ثابت کرے کہ دعا بعد نماز جنازہ کا وقت اس میں داخل نہیں لیکن کوئی منکر قیامت تک یہ ثابت نہیں کرسکتا۔

دلیل نمبر ۵:۔

''وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ'' (پ ۳۰ سورہ والضحیٰ آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ اور منگتا کو نہ جھڑکو۔ (ترجمہ کنز الایمان اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ)

قارئین کرام!

اس آیت میں سائل کو یعنی مانگنے والے کو جھڑکنے سے منع کیا گیا ہے۔ کیا نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے والا سائل ہے کہ نہیں اگر نہیں تو قرآن وحدیث سے منکرین ثابت کریں۔ اگر بعد نماز جنازہ دعا مانگنے والا سائل ہے اور یقیناً ہے تو پھر منکرین منع کیوں کرتے ہیں اور منع کر کے اپنا نامہ اعمال سیاہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ

marfat.com

ہدایت عطا فرمائے (آمین)

دلیل نمبر۶:۔

"وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ" (پ۲۸ سورہ حشر آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔ (ترجمہ کنز الایمان اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بعد میں آنے والے اہل ایمان کا پہلے ایمان والوں کے لئے دعا مانگنے کا ذکر فرمایا ہے کہ بعد میں آنے والے اہل ایمان پہلے ایمان والوں کے لئے اس طرح دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہماری بخشش فرما اور ہمارے ایمان والے بھائیوں کی بھی مغفرت فرما جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں۔

علامہ نسفی علیہ الرحمہ تفسیر مدراک میں فرماتے ہیں۔ "کہا گیا ہے کہ وہ تابعین ہیں اور کہا گیا ہے کہ قیامت تک آنے والے سب مسلمان مراد ہیں"۔ (تفسیر مدارک)

علامہ خازن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "يَعْنِيْ مِنْ بَعْدِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَهُمُ التَّابِعُوْنَ لَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ" (تفسیر خازن ص ۲۴۹ ج ۴)

ترجمہ:۔ یعنی وہ مہاجرین و انصار کے بعد آنے والے لوگ ہیں اور وہ جو صحابہ کی پیروی کرنے والے ہیں قیامت تک۔

معلوم ہوا کہ یہ حکم قیامت کے مسلمانوں کے لئے ہے کہ وہ اہل ایمان کے

marfat.com

لئے جو پہلے گزر چکے ہیں ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہیں۔ اب اس آیت میں کسی خاص وقت کی قید نہیں ہے نہ ہی کسی وقت کی ممانعت ہے جس سے معلوم ہوا کہ اہل ایمان جب چاہیں گذرے ہوئے مسلمانوں کے لئے دعاء بخشش کر سکتے ہیں لہذا معلوم ہوا کہ اس آیت کے عموم میں نماز جنازہ کے بعد کا وقت بھی داخل ہین جو منکر اس میں داخل نہیں مانتا اسے چاہیے کہ اس پر واضح دلیل قرآن وحدیث سے پیش کرے۔ جو کہ منکر قیامت تک پیش نہیں کر سکتا۔ تو لامحالہ ماننا پڑے گا کہ بعد نماز جنازہ کا وقت بھی اس میں شامل ہے۔

احادیث و آثار

حدیث نمبر ۱:۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَہُ الدُّعَاءِ''

ترجمہ:۔ جب تم میت پر نماز پڑھ چکو تو اس کے لئے خاص دعا مانگو۔ (ابوداؤد شریف ص ۱۰۰ ج ۲، مشکوٰۃ شریف) اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا حضور اکرم ﷺ کے حکم سے ثابت ہے۔ اس حدیث میں ''اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ'' شرط ہے۔ ''فَاَخْلِصُوْا لَہُ الدُّعَاءِ'' اس کی جزا ہے۔ شرط اور جزا میں مغایرت ہوتی ہے یعنی شرط اور ہوتی ہے اور جزا اور ہوتی ہے۔ پھ جزا پر حرف ''فا'' داخل ہے، جو کہ تعقیب بلا مہلت کے لیے خاص ہے۔ یعنی ''فا'' یہ ظاہر کرتا ہے کہ (فا) سے پہلا کام جو کیا گیا ہے اس کے فوراً بعد دوسرا کام کیا گیا ہے۔

تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ دعا نماز پڑھ چکنے کے بعد کی ہے، یعنی نماز کے

marfat.com

فارغ ہونے کے بعد دعا مانگنا مراد ہے پھر جناب نواب قطب الدین صاحب علیہ الرحمہ نے مظاہر حق جلد۲ صفحہ ۱۱۹ اس حدیث میں (ف) کا ترجمہ کیا ہے پس اور پس کا ترجمہ لغت میں بعد، پیچھے وغیرہ (نسیم اللغات ص ۲۲۱ ،لغات کشوری ص ۸۵)

تو اس سے معلوم ہوا کہ اس حدیث میں جو دعا کا حکم ہے وہ نماز جنازہ کے بعد کی دعا ہے تو الحمدللہ! معلوم ہو گیا کہ نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کے حکم سے ثابت ہے اور جو لوگ اس کو بدعت و ناجائز کہتے ہیں وہ اس امر میں زیادتی کرتے ہیں۔

حدیث نمبر ۲:۔

شرح الصدور ص ۶۳ اور عون المعبود کے ص ۱۸۸ ج ۳ میں بالفاظ متقاربہ ہے "اَنَّہٗ ﷺ صَلّٰی عَلٰی صَبِیٍّ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ قِہٖ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ"

ترجمہ:۔ نبی پاک ﷺ نے ایک بچے پر نماز جنازہ ادا فرمائی اور پھر یہ فرمایا اے اللہ اس کو عذاب سے بچالے۔

یہاں "صلی" پر "قال" کا کلمہ "ف" سے عطف ہے جس میں تغایر و تعقیب ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ یہ دعا "اَللّٰھُمَّ قِہٖ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ" حضور اکرم ﷺ نے نماز جنازہ کے بعد کی تھی۔ (بحوالہ دعا بعد نماز جنازہ ص ۷ از افادات سیدی و مرشدی استاذ العلماء شمس المحققین مظہر فقیہ اعظم قدوۃ الصالحین ولی کامل خواجہ ابو الحقائق محمد رمضان محقق نوری قادری علیہ الرحمہ آستانہ عالیہ حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ)

حدیث نمبر ۳:۔

زرقانی شرح الموطا ص ۶۱ ج ۲ اور تجرید الصحابہ ص ۲۹۶ اور مظاہر الحق کے

marfat.com

اسماء الرجال اورعون المعبود شرح ابوداؤد ص ۱۹۷ ج ۳ میں حضرت طلحہ بن براء انصاری رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے کہ آپ کا وصال ہوا اور رات ہی دفن کر دیے گئے۔ صبح حضور علیہ السلام صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور نماز جنازہ پڑھی اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ اے خدا طلحہ سے اس حال میں ملاقات کر کہ تو ان کو دیکھ کر مسکرائے اور وہ تجھ کو دیکھ کر ہنسے۔ یہ عبارت مظاہر الحق کی ہے اور زرقانی وعون المعبود کے الفاظ یہ ہیں۔ ''ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ الْقِ طَلْحَۃَ یَضْحَکُ اِلَیْکَ وَاَنْتَ تَضْحَکُ اِلَیْہِ'' یعنی بعد نماز جنازہ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی ''اَللّٰھُمَّ الْقِ طَلْحَۃَ '' اور تجرید کی عبارت ہے۔ ''صَلَّی النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی قَبْرِہٖ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ الْقِ طَلْحَۃَ وَاَنْتَ تَضْحَکُ اِلَیْہِ '' اورعون المعبود وزرقانی میں یہ بھی لکھا ہے کہ ابن عبدالبر نے تمہید میں اسے بسند حسن روایت کیا ہے۔ جس سے واضح ہوا کہ اس نماز کا سلام پھیر کر دونوں ہاتھ اٹھا کر میت کے لئے دعا کرنی حدیث مرفوع حسن سے ثابت ہے۔

(بحوالہ دعا بعد نماز جنازہ ص ۸،۹)

حدیث نمبر ۴:۔

حضرت امام بخاری ومسلم کے استاذ الحدیث امام کبیر امام ابن ابی شیبہ اپنے مصنف میں سند ثقہ صحیح کے ساتھ حدیث نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جناب یزید بن مکفف کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں۔ ''ثُمَّ مَشٰی حَتّٰی اَتَاہُ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ نَزَلَ بِکَ الْیَوْمَ فَاغْفِرْلَہٗ ذَنْبَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ''

marfat.com

ترجمہ:۔ یعنی پھر آپ چلے یہاں تک کہ اس میت کے پاس آئے اور دعا کی اے میرے اللہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا آج تیری بارگاہ میں حاضر ہوا ہے اس کے لئے اس کے تمام گناہ بخش دے اور اس کی قبر کو فراخ کر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۳۱ ج ۳)

معلوم ہوا کہ یہ دعا نماز جنازہ کے بعد کی گئی ہے کیونکہ یہ دعا کچھ قدم چلنے کے بعد کی گئی ہے اور نماز میں چلنا ممنوع ہے۔

حدیث نمبر ۵:۔

غیر مقلدین کا محدث علامہ ابن حزم محلی میں حدیث نقل کرتے ہیں حماد بن سلمۃ ایوب سختیانی سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

''اِنَّهٗ قَدِمَ وَقَدْ مَاتَ اَخُوْهُ عَاصِمٌ فَقَالَ اَيْنَ قَبْرُ اَخِيْ؟ فَدَلَّ عَلَيْهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهٗ'' (محلی ابن حزم ص ۳۶۶ ج ۳)

ترجمہ:۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کا بھائی فوت ہو گیا تھا۔ آپ نے قبر کے متعلق پوچھا تو کسی نے قبر بتا دی تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے **(فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهٗ)** اس پر نماز پڑھی اور اس کے لئے دعا کی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے نماز پڑھی پھر اس کے بعد اپنے بھائی کے لئے دعا فرمائی۔ واضح ہوا کہ یہ دعا بعد نماز جنازہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا معمول تھا جو کوئی اس دعا سے منع کرتا ہے وہ غلطی پر ہے۔

حدیث نمبر ۶:۔

روایت کیا اس کو واقدی نے کتاب المغازی میں عبداللہ بن ابی بکر سے

marfat.com

انہوں نے کہا کہ جب موتہ کی لڑائی ہوئی تو رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے۔ واقعہ آپ کے لئے منکشف ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ (مدینۃ المنورہ) سے (ملک شام میں ہونے والی) لڑائی کو دیکھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جھنڈا زید بن حارثہ نے پکڑ لیا ہے۔ پس وہ شہید ہوگئے ہیں اور آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی اور اس کے لئے دعا کی اور فرمایا تم بھی اس کے لئے بخشش کی دعا کرو۔ ضرور وہ جنت میں داخل ہوگئے ہیں۔ پھر فرمایا اب جھنڈا جعفر بن ابی طالب نے پکڑ لیا ہے (یعنی ان کی شہادت کے بعد) پس وہ بھی شہید ہوگئے ہیں ''فَصَلّٰی عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَدَعَا لَهٗ'' رسول اللہ ﷺ نے حضرت جعفر پر نماز پڑھی اور ان کے لئے دعا کی اور فرمایا کہ تم بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کرو۔

(نصب الرایہ ص ۲۸۴ ج ۲ بحوالہ حاشیہ تمہید لابن عبد البر ص ۳۲۸ ج ۶)

اس حدیث میں بھی کتنی واضح بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنازہ پڑھا پھر اس کے بعد ان کے لئے دعا کی اور دوسرے لوگوں سے بھی فرمایا کہ تم بھی ان کے لئے استغفار کرو۔

الحمدللہ رب العالمین

حدیث نمبر ۷:

امام ابن عبد البر اپنی سند کے ساتھ اپنی کتاب التمہید میں فرماتے ہیں۔ فرمایا یحیٰی بن محمد نے کہ حضرت زبیر بن ہشام کا انتقال ہوگیا مقام عقیق میں اپنے والد کی زندگی میں ہی۔ تو حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے بیٹے پر (مقام) عقیق میں نماز جنازہ پڑھی اور اس کے لئے دعا کی۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

marfat.com

''فصلی علیہ بالعقیق و دعا لہ''

(التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید ص ۲۷۵ ج ۶)

اس روایت میں بھی کتنی وضاحت ہے کہ حضرت ہشام بن عروہ نے پہلے نماز جنازہ پڑھی۔ بعدازاں اس کے لئے دعا کی۔ معلوم ہو گیا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں یہ بات مروج و معمول بہ تھی کہ نماز جنازہ پڑھنے کے بعد میت کے لئے دعا کی جائے۔

(الحمدللہ! یہی عمل ہم اہلسنت و جماعت والوں کا ہے)

حدیث نمبر ۸:۔

حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے کہ ان سے ایک جنازہ پر نماز پڑھنی فوت ہو گئی جب حاضر ہوئے تو صرف بخشش کی دعا کی اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر نماز پڑھنی فوت ہو گئی جب پہنچے تو لوگوں سے فرمایا اگر تم نے مجھ سے پہلے نماز پڑھی ہے تو دعا سے مجھ سے آگے نہ بڑھو۔ (یعنی ٹھہرو مجھے بھی شریک کرلو) (مبسوط سرخی)

اس سے بعد از سلام دعا کرنا ثابت ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سلام کے بعد دعا کیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر ۹:۔

بدائع صنائع ص ۳۱۱ ج ۱ میں ہے ترجمہ کیا جاتا ہے ''یعنی نبی کریم ﷺ نے ایک جنازہ پر نماز جنازہ پڑھی جب فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے ساتھ تشریف لائے۔ ارادہ کیا کہ دوبارہ نماز جنازہ پڑھیں۔ حضور اکرم

marfat.com

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز جنازہ دوبارہ نہیں پڑھی جاتی لیکن اس میت کے لئے دعا کرا اور استغفار کر۔ معلوم ہوا کہ بعد از فراغ متصل ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ بمعہ قوم تشریف لائے اور سب نے رسول کریم ﷺ کے ارشاد سے میت کے لئے دعا کی اور استغفار کیا۔ (بحوالہ دعا بعد نماز جنازہ مصنف سیدی ومرشدی شمس العارفین امام العلماء مخدوم المشائخ غوثی وغیاثی ابوالحقائق خواجہ محمد رمضان محقق نوری قادری علیہ الرحمہ)

نماز تہجد

نماز تہجد کی بڑی فضیلت ہے احادیث وآثار میں اس کے متعلق کافی رغبت دلائی گئی ہے۔ اس کی ادائیگی کے متعلق نبی اکرم ﷺ کا معمول مبارک مختلف تھا، کبھی چار رکعات، کبھی آٹھ رکعات کبھی دس رکعات لیکن زیادہ تر معمول مبارک آٹھ رکعات کا تھا۔ جیسا کہ بخاری شریف، صحیح ابن خذیمہ، کم از کم اس کی دو رکعت ہیں۔

نماز تہجد کا وقت

نماز تہجد کا وقت بعد نماز عشاء کے ہے مسنون طریقہ یہ ہے کہ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد سو رہے پھر بیدار ہونے کے بعد نماز تہجد ادا کرلے۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر علیہ الرحمہ نے تلخیص الحبیر جلد۲ صفحہ ۱۶ پر سند حسن کے ساتھ حضرت حجاج بن عمرو کا فرمان نقل کیا ہے کہ نماز تہجد سونے کے بعد ادا کی جائے گی۔ نماز وتر اگر عشاء کے وقت ادا نہ کیے ہوں تو نماز تہجد کے ساتھ ادا کرنا مسنون ہے جیسا کہ بخاری شریف جلد (۱) صفحہ ۱۵۴ مسلم شریف (جلد ۱) صفحہ ۲۵۸۔

marfat.com

نمازِ چاشت

اس نماز کی بھی بڑی فضیلت ہے اگر ہو سکے تو یہ بھی ادا کرنی چاہیے۔ اس کی دو، چار۔ آٹھ۔ بارہ رکعات پڑھی جا سکتی ہیں۔ نماز چاشت کا وقت سورج میں گرمی آجانے کے بعد زوال سے پہلے تک ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی نماز چاشت کی بارہ رکعات ادا کرلے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں سونے کا محل بناتا ہے (مشکوۃ صفحہ ۱۱۶) ترمذی ،ابن ماجہ۔

حدیث

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ جو کوئی نماز صبح کے بعد اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے یہاں تک وہ نماز چاشت کی دو رکعات ادا کرلے اور سوائے خیر کے کوئی بات نہ کرے تو اس کی بخشش کردی جاتی ہے اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں ۔ابوداؤد شریف۔ مشکوۃ شریف صفحہ ۱۱۶۔

حدیث

حضرت معاذۃ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی پاک ﷺ نماز چاشت کی کتنی رکعات پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا چار رکعات اور بڑھاتے تھے جتنی اللہ تعالیٰ چاہتا تھا۔ مسلم شریف، مشکوۃ شریف صفحہ ۱۱۵۔

marfat.com

صلوۃ الاوابین

صلوۃ الاوابین کی چھ رکعات ہیں مغرب کی نماز کے بعد دو، دو رکعات پڑھی جائیں، ترمذی شریف جلد (۱) صفحہ ۵۸۔

تحیۃ الوضو

تحیۃ الوضو دو رکعات نماز ہے وضو کرنے کے بعد پڑھنی چاہیے۔ نسائی شریف صفحہ ۳۶ مسلم شریف جلد نمبر (۱) صفحہ ۱۲۰۔

تحیۃ المسجد

مسجد میں داخل ہونے والے شخص کیلئے مسنون ہے دخول مسجد کے بعد بیٹھنے سے قبل دو رکعات پڑھنی چاہیے۔ لیکن وہ وقت مکروہ اور ممنوع نہ ہو۔ مسلم شریف جلد (۱) صفحہ ۲۴۸۔

صلوۃ التسبیح

حدیث شریف میں اس نماز کی بھی بڑی فضیلت آئی ہے اگر ہو سکے تو ہر روز پڑھنی چاہیے نہیں تو ہفتہ میں ایک بار، یا پھر مہینہ میں ایک بار یا پھر سال میں ایک بار یا پھر کم از کم زندگی میں ایک بار ضرور پڑھنی چاہیے، اس نماز کی چار رکعات ہیں ایک سلام کے ساتھ۔ ہر رکعات میں پچھتر (۷۵) بار یہ تسبیح پڑھنی چاہیے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ چار رکعات کی نیت سے تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ ثناء پڑھنے کے بعد پندرہ مرتبہ اوپر والی تسبیح پڑھے پھر

marfat.com

اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورہ فاتحہ شریف پڑھے اور کوئی سورت بھی ساتھ ملائے اس کے بعد دس مرتبہ وہی اوپر والی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرلے رکوع میں (سبحان ربی الاعلی) کے بعد پہلی تسبیح دس بار پڑھے پھر قومہ میں دس بار پھر دونوں سجدوں میں دس دس بار اور دونوں سجدوں کے درمیان دس بار پڑھے یہ ایک رکعت مکمل ہوگئی۔ دوسری رکعت میں فاتحہ سے قبل پندرہ بار پڑھے پھر سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھے پھر دس بار تسبیح پڑھ کر۔ پھر پہلی رکعت کی طرح ہی باقی مقامات پر دس، دس بار پڑھے۔ اسی طرح تیسری اور چوتھی رکعت بھی پڑھے۔ ترمذی شریف جلد (۱) صفحہ ۶۴، ۶۳۔

نماز استخارہ

کسی بھی اہم امر میں نتیجہ فوائد پر مشتمل حاصل کرنے کیلئے خلوص دل سے دو رکعت نماز استخارہ ادا کرے پھر اس کے بعد یہ دعا استخارہ پڑھے۔ وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُکَ بِعِلۡمِکَ وَاَسۡتَقۡدِرُکَ بِقُدۡرَتِکَ وَاَسۡئَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّکَ تَقۡدِرُ وَلَا اَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ اَللّٰھُمَّ اِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعِیۡشَتِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ اَوۡ قَالَ فِیۡ عَاجِلِ اَمۡرِیۡ وَاٰجِلِہٖ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ ثُمَّ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡہِ وَاِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعِیۡشَتِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ اَوۡ قَالَ عَاجِلِ اَمۡرِیۡ وَاٰجِلِہٖ فَاصۡرِفۡہُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡہُ وَاقۡدُرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ کَانَ ثُمَّ اَرۡضِنِیۡ بِہٖ

(مترجم ترمذی جلد (۱) صفحہ ۲۹۲، ابن ماجہ، صفحہ ۹۹)

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے علم کی مدد سے تجھ سے بھلاء چاہتا ہوں اور تیری قدرت کی

marfat.com

مدد سے طاقت مانگتا ہوں۔ اور تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے میں نہیں جانتا تو ہی غیبوں کا جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (اس جگہ اپنے کام کا نام لے) میرے لئے بہتر ہے میرے دین اور میری زندگی اور میرے انجام کار میں اور میری دنیا اور آخرت میں تو اسے میری قدرت میں دیدے اور اسے میرے لئے آسان کردے پھر اس میں میرے لئے برکت فرمادے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے۔ میرے لئے میرے دین۔ میری زندگی۔ میرے انجام کار اور میری دنیا اور آخرت میں تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی مہیا کردے جہاں کہیں ہو پھر مجھے اسکے ساتھ اراضی کردے یہ نماز استخارہ چند یوم تک کرلے ان شاء اللہ تعالی اپنے مقصد میں کامیاب ہو۔

نماز کسوف و خسوف

سورج گرہن کو کسوف اور چاند گرہن کو خسوف کہتے ہیں دونوں کیلئے دو، دو رکعات مسنون ہیں۔ اور دونوں کے ہی پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو دیگر نمازوں کا ہے۔ بخاری شریف جلد (۱) صفحہ ۱۴۱۔ نماز کسوف جامع مسجد میں باجماعت پڑھی جائے۔ لمبی سری قرات کے ساتھ۔ اور نماز خسوف تنہا۔ تنہا اپنے گھر پڑھنا ہے دونوں نمازوں کے بعد دعا مانگی جائے نماز کسوف میں امام دعا مانگے بقیہ لوگ آمین کہیں اور خسوف میں تنہا، تنہا دعا مانگے جیسے نماز تنہا۔ تنہا پڑھی ہے۔

marfat.com

آندھی، مصیبت یا رنج کے وقت نماز پڑھنا

نبی کریم ﷺ کا طریقہ تھا کہ اگر آندھی آتی یا کوئی اور مصیبت و پریشانی ہوتی تو نماز میں مشغول ہو جاتے تھے۔ ابوداؤد شریف جلد (۱) صفحہ ۱۸۵۔

نماز استسقاء

استسقاء کا معنی ہے طلب باراں۔ اور طلب باراں کیلئے صرف نماز ہی مخصوص نہیں بلکہ صرف دعا بھی مانگی جا سکتی ہے اور نماز بھی پڑھی جا سکتی ہے آپ ﷺ سے دونوں کا اثبات ہے۔ بلکہ زیادہ تر اس موقعہ پر استغفار و دعا ہی ثابت ہے۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا۔ استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا۔ سورۃ نوح آیت نمبر ۱۰۔ ترجمہ: اپنے رب سے معافی مانگو وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔ تم پر شراٹے کا مینہ بھیجے گا۔

اس آیت میں بھی طلب باراں کیلئے دعا و استغفار ہی کی جانب متوجہ کیا گیا ہے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے بھی صرف دعا و استغفار ہی اس موقعہ پر ثابت ہے۔ بہر حال دونوں طریقے درست ہیں۔ اگر نماز پڑھنی ہو تو نماز کا طریقہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا حاکم یا امام مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ آبادی کے باہر آئے، انتہائی عجز و انکساری کے ساتھ امام دو رکعت نماز پڑھائے۔ اور بلند آواز سے قرات کرے اور نماز عید کی طرح خطبہ بھی دے اور استغفار کرے اور استسقاء کی دعائیں پڑھے۔ مثلاً اس طرح کہے۔ اے اللہ سیراب کر اپنے بندوں کو اور اپنے جانوروں کو اور پھیلا دے اپنی رحمت اور زندہ کر اپنے مردہ شہر کو۔ موطا امام مالک صفحہ ۷۲ ابو

marfat.com

داؤد شریف صفحہ ۱۸۴اور امام اپنی چادر یا رومال کو پلٹے نہ کہ مقتدی، چادر پلٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ اوپر کے حصے کو اندر کر دے اور اندر کے حصے کو اوپر کر دے۔ ابوداؤد شریف جلد (۱) صفحہ ۱۸۰۔

نماز حاجت

جب کسی کو کوئی مشکل پیش آئے دینی یا دنیاوی تو خلوص دل سے اس نماز کو ادا کرے اللہ تعالی فضل وکرم سے وہ مشکل آسان ہو۔ ترمذی شریف میں بروایت حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ روایت ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس آدمی کو اللہ تعالی یا کسی انسان کی طرف حاجت ہو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو نفل پڑھے اور پھر اللہ تعالی کی حمد وثناء اور بارگاہ رسالت ﷺ میں تحفہ درود پیش کرے پھر یہ دعا مانگے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ ترمذی شریف مترجم جلد (۱) صفحہ ۲۹۲۔ ابن ماجہ مترجم جلد (۱) صفحہ ۳۹۶۔ ترجمہ: اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں وہ برد بار بزرگ ہے بڑے عرش کا مالک (اے اللہ) میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔ تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لائق ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے (اے اللہ) میں تجھ سے تیری رحمت کے ذرائع بخشش کے اسباب نیکی کی آسانی اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں۔ میرے تمام گناہ بخش دے میرے جملہ غم

marfat.com

غلط کردے اور میری ہر وہ حاجت جو تیری رضا مندی کے مطابق ہو پوری فرما۔ اے سب مہربانوں سے بڑھ کر رحمت والے۔

ایک اور نماز حاجت

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نابینا حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے لئے خیر و عافیت کی دعا فرمائیے آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو تیرے لئے دعا کو موخر کر دوں جو تیرے لئے بہتر ہے اگر تو چاہے تو تیرے لیے دعا کر دوں اس نے عرض کیا دعا فرما دیجیے آپ ﷺ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا یہ دعا کرنا ۔اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ (ﷺ) اِنِّی قَدْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّی فِی حَاجَتِی ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِی اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ .قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ ،ابن ماجہ جلد(۱) صفحہ ۱۰۰،ابن ماجہ مترجم جلد(۱) صفحہ ۳۹۶،مستدرک حاکم جلد (۱) صفحہ ۵۲۶، ۵۲۷۔مسند امام احمد جلد (۴) صفحہ ۱۵۹،مطبوعہ ادارہ احیاء السنہ گرجاکھ بالفاظ متقاربہ۔

مسند امام احمد اور مستدرک حاکم میں یہ الفاظ ہیں کہ ہم نہ تو کہیں گئے تھے اور نہ ہی زیادہ وقت گزرا تھا تو وہ شخص (نماز) پڑھ کر آیا تو اسے معلوم ہوتا تھا گویا کہ کبھی اسے تکلیف تھی ہی نہیں (یعنی بالکل تندرست ہوگیا) اس حدیث میں ندا یا محمد (ﷺ) کا بیّن ثبوت ہے۔ الحمد للہ اس پر ہمارا اہل سنت و جماعت کا عمل ہے۔ اور اس حدیث شریف میں وسیلہ کا بھی روز روشن کی طرح واضح ثبوت ہے۔ اور یہ نماز اور دعا پڑھنے

marfat.com

سے مشکلات حل ہوتی ہیں مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

ایک اور نماز حاجت کا بیان

یہ مبارک نماز مشائخ عظام علیہم الرضوان کی معمول اور قضائے حاجات وحصول مرادات کیلئے عمدہ طریق مرضی ومقبول اور حضور پرنور غوث الکونین غیاث الثقلین صلوات اللہ ولا مہ علی جدہ الکریم وعلیہ سے مروی ومنقول ہے اجلہ علماء اکابر کملاء اپنی تصانیف عالیہ میں اسے روایت کرتے ہیں اور مقبول ومقرو مسلم معتبر رکھتے آئے امام اجل ہمام انجل سیدی ابوالحسن نورالدین علی بن جریر لخمی شطنوفی قدس اللہ سرہ العزیز بسند خود بہجۃ الاسرار شریف میں اور شیخ شیوخ علماء الہند شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی نوراللہ مرقدہ زبدۃ الآثار لطیف میں اور دیگر علماء کرام وکملائے عظام رحمھم اللہ تعالی اپنے اپنے اسفار منیف میں (مثلا ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے نزہۃ الخاطر الفاطر میں اور شاہ ابوالمعالی علیہ الرحمہ نے تحفہ قادریہ میں امام یافعی علیہ الرحمہ نے خلاصہ المفاخر میں) اس جناب ملائک رکاب علیہ رضوان العزیز الوہاب سے راوی وناقل کہ ارشاد فرمایا۔ جو بعد مغرب دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ اخلاص گیارہ بار پھر بعد سلام نبی ﷺ پر صلوۃ وسلام عرض کرے پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام یاد اور اپنی حاجت ذکر کرے اللہ تعالی کے فضل وکرم سے اس کی مراد پوری ہو اس عبارت میں مغرب کے بعد ایک روایت میں زائد ہے اور صاحب بہجۃ الاسرار اور صاحب زبدۃ الآثار نے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ زائد ذکر کیا۔ فتاوی رضویہ شریف جلد ۷ صفحہ ۵۷۱، ۵۷۲۔ مطبوعہ رضا فاونڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔ یہ نماز قضاء حاجات

marfat.com

وحصول مرادات میں بڑی مجرب ہے اس کے جواز میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اسی مقام پر بڑی شاندار بحث فرمائی اور عظیم واضح دلائل اس کے جواز پر قائم فرمائے تفصیل مطلوب ہو تو فتاوی رضویہ جلد سات کی طرف رجوع فرمائیں ۔ندا و استمداد کے موضوع پر فقیر راقم الحروف کی کتاب وسیلہ کونین اور الاستمداد رسالہ دیکھیے ۔

تمت بالخیر

آج مورخہ یکم جولائی ۲۰۰۲ء بروز سوموار بوقت سات بجکر بیس منٹ پر یہ کتاب مکمل ہوئی۔

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ و اصحابہ و بارک وسلم

marfat.com

ماخذ و مراجع

۱۔ قرآن مجید

۲۔ بخاری شریف

۳۔ مسلم شریف

۴۔ ترمذی شریف

۵۔ نسائی شریف

۶۔ ابن ماجہ شریف

۷۔ ابوداؤد شریف

۸۔ موطا امام مالک

۹۔ موطا امام محمد

۱۰۔ مستدرک حاکم

۱۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۔ صحیح ابن خزیمہ

۱۴۔ صحیح ابن حبان

۱۵۔ شرح مشکل الآثار

۱۶۔ شرح معانی الآثار

۱۷۔ سنن الکبریٰ بیہقی

۱۸۔ طبرانی کبیر

۱۹۔ طبرانی اوسط

۲۰۔ مسند ابی یعلیٰ موسیٰ

۲۱۔ مسند حمیدی

۲۲۔ مسند ابوداؤد طیالسی

۲۳۔ مسند امام احمد بن حنبل

۲۴۔ مسند امام زید

۲۵۔ نصب الرایہ

۲۶۔ کنز العمال

۲۷۔ کامل ابن عدی

۲۸۔ دارمی

۲۹۔ مشکوۃ

۳۰۔ زجاجۃ المصابیح

۲۱۔ تلخیص الحبیر

۳۲۔ نیل الاوطار

۳۳۔ دارقطنی

۳۴۔ جامع المسانید

۳۵۔ مسند الامام لابی نعیم

۳۶۔ جلاالافہام

marfat.com

۳۷۔ کتاب الآثار
۳۸۔ کتاب الحجہ
۳۹۔ جزء رفع یدین
۴۰۔ امام الکلام
۴۱۔ کتاب القرأت
۴۲۔ مسند ابوعوانہ
۴۳۔ محلی ابن حزم
۴۴۔ مسند ابوداؤد طیالسی
۴۵۔ جوہر نقی
۴۶۔ بدایۃ المجتہد
۴۷۔ مدونۃ الکبریٰ
۴۸۔ ابکار المنن
۴۹۔ آثار السنن
۵۰۔ کبیر ملا علی قاری
۵۱۔ تحفۃ الاحوذی
۵۲۔ مرقات ملا علی قاری
۵۳۔ اللآلی المصنوعہ
۵۴۔ تعلیقات سلفیہ
۵۵۔ ابکار المنن
۵۶۔ التمہید لابن عبدالبر
۵۷۔ التعلیق المغنی
۵۸۔ الدرایہ
۵۹۔ کتاب الناسخ والمنسوخ
۶۰۔ مراسیل ابوداؤد
۶۱۔ معارف السنن
۶۲۔ مجمع الزوائد
۶۳۔ قیام اللیل
۶۴۔ المغنی
۶۵۔ کتاب الصلوٰۃ از امام محمد
۶۶۔ زاد المعاد
۶۷۔ زرقانی شرح موطا
۶۸۔ سباحۃ الفکر
۶۹۔ شرح شفا ملا علی قاری
۷۰۔ الحاوی للفتاویٰ
۷۱۔ اشعۃ اللمعات
۷۲۔ نزل الابرار
۷۳۔ عینی شرح ہدایہ
۷۴۔ تہذیب الآثار

marfat.com

۷۵۔ تفسیر ابن عباس
۷۶۔ تفسیر ابن کبیر
۷۷۔ تفسیر مظہری
۷۸۔ تفسیر بیضاوی
۷۹۔ تفسیر در منشور
۸۰۔ تفسیر جلالین
۸۱۔ تفسیر خازن
۸۲۔ تفسیر روح البیان
۸۳۔ تفسیر مدارک
۸۴۔ تفسیر مراغی
۸۵۔ تہذیب التہذیب
۸۶۔ تقریب التہذیب
۸۷۔ میزان الاعتدال
۸۸۔ کامل ابن عدی
۸۹۔ تاریخ بغداد
۹۰۔ ابدایہ والنہایہ
۹۱۔ تذکرۃ الحفاظ
۹۲۔ مناقب ابی حنیفہ
۹۳۔ طبقات ابن سعد
۹۴۔ لسان المیزان
۹۵۔ فوائد البہیہ
۹۶۔ تاریخ وتفسیر ومفسرون
۹۷۔ تاریخ الثقات
۹۸۔ کتاب الثقات ابن حبان
۹۹۔ انساب سمعانی
۱۰۰۔ مظاہر حق
۱۰۱۔ زرقانی شرح موطا
۱۰۲۔ شرح الصدور
۱۰۳۔ بہجۃ الاسرار
۱۰۴۔ زبدۃ الاسرار
۱۰۵۔ نزہۃ الخاطر الفاطر
۱۰۶۔ تحفہ قادریہ
۱۰۷۔ زاد المعاد
۱۰۸۔ المغنی
۱۰۹۔ الحاوی للفتاوی
۱۱۰۔ اشعۃ اللمعات
۱۱۱۔ بستان المحدثین
۱۱۲۔ بہار شریعت

marfat.com

۱۱۳۔ درمختار	۱۱۴۔ فتاویٰ عالمگیری
۱۱۵۔ فتاویٰ رضویہ	۱۱۶۔ مجموعۃ الفتاویٰ
۱۱۷۔ فتاوی نوریہ	۱۱۸۔ علم الفقہ
۱۱۹۔ بوادرالنوادر	۱۲۰۔ کنزالدقائق
۱۲۱۔ قدوری	۱۲۲۔ ہدایہ
۱۲۳۔ الروضۃ الندیہ	۱۲۴۔ نزل الابرار
۱۲۵۔ حاشیۃ الطحاوی	۱۲۶۔ منیرالعین

marfat.com

مولف کے دیگر کتب

نورالانوار صلی اللہ علیہ وسلم		مطبوعہ
شفاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم		مطبوعہ
ترک رفع یدین	حصہ اول	مطبوعہ
ترک رفع یدین	حصہ دوم	مطبوعہ
ترک رفع یدین	حصہ سوم	زیر طبع
وسیلہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم		مطبوعہ
میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم		مطبوعہ
نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم		مطبوعہ
مشاہدہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم		زیر طبع
قدم غوث الوریٰ بر گردن اولیاء		زیر طبع
الاستمداد		زیر طبع

مطبوعہ۔ زاہد خالد پرنٹرز ساہیوال۔ فون: 221878